انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

مع

اوراد فتحیہ

هو الولی

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مع اوراد فتحیہ

از تصنیف

حضرت دستگاہ حقائق انتباہ مجمع کمالات ظاہری و باطنی منبع مکارم حسنات صوری و معنوی زبدۃ المفسرین و قدوۃ المحدثین پیشوائے سالکین فانی فی اللہ باقی باللہ جناب حضرت

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

کتب خانہ علویہ رضویہ مسجد نوری حنفیہ جکوٹ روڈ لاہور

صدیقی







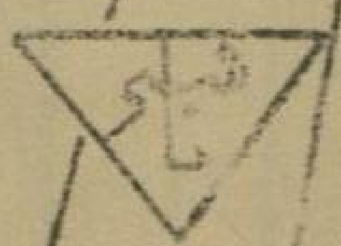
"اَلَآ اِنَّ اَولِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوفٌ عَلَیھِم وَلَا ھُم یَحزَنُون"

انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ اَوَرادِ فتحیہ



حضرت دستگاہ حقائق انتباہ مجمع کمالات ظاہری و باطنی منبع مکارم حسنات صوری و معنوی زبدۃ المفسرین وقدوۃ المحدثین پیشوائے سالکین فنا فی اللہ باقی باللہ جناب حضرت

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ



کتب خانہ علویہ رضویہ مسجد نوری حنفیہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

تعداد ایکہزار   بار سوم   قیمت صرف [illegible] روپے علاوہ محصولڈاک

فہرست کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

ختم شد

عبارت فارسی و عربی

ترجمہ یعنی عبارت اردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی بعث نبیہ
محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشیرا و
ونذیرا۔ وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا
منیرا فضل الصحابہ برؤیۃ محیاہ واستماع
کلامہ وصحبتہ ثم اتبعھم فی الفضل
ناسا من امتہ صح لھم السند فی
ظاہر العلم وباطنہ الیہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وتظاہر اتصالھم
الباطن والظاہر بہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فھم حجۃ اللہ علی عبادہ
وصفوتہ من خلقہ وائمۃ الھدیٰ
وقادۃ التقی ولولا العلم الماثور منہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذالہ
وسلم بالاسانید والفھم الذی
یونیہ اللہ عزوجل من شاء فی
ذالک العلم لم یعبد اللہ ولم یھتد احد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب حمد وثنا خدائی جل شانہ کو ہے۔ جس
نے اپنے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو بشیر ونذیر کرکے بھیجا۔ یعنی اسکے حکم سے
مسلمانوں کو بشارت دینے والے اور کافروں کو
ڈرانے اور انکو سراج منیر یعنی چراغ روشن
کیا۔ پھر انکے اصحاب کو فضیلت بخشی۔ کہ وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار مبارک سے
مشرف ہوئے۔ اور انکی حدیث شریف سنی
اور صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ صحابہ کے
بعد تابعین کو فضیلت عطا کی۔ کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم ظاہر وباطن کی
اُن سے سند لیجاتی ہے۔ اور انکے ظاہر وباطن کا
اتصال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر و مستحکم
ہوا۔ سو وہ اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں۔ اُسکے بندوں پر
اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں۔ اُسکی مخلوق ہیں
اور ہدایت کے امام اور تقویٰ کے پیشوا ہیں۔ اور

ولا تقرب بشر وصلے اللہ علی افضل خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ہ

اما بعد می گوید احمد بن عبد الرحیم العمری الدہلوی المعروف بولی اللہ تغمدہ اللہ تعالےٰ ومشائخہ و والدیہ برحمۃ العظمےٰ - این رسالہ الیست مسمےٰ - بانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ واسانید وارثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤلف - برائے تعریف سلاسل مشہورہ کہ این فقیر در ظاہر علم و باطن علم بآن متمسک شدہ وخود را بطرفے ازاں بستہ جعل اللہ تالیفہا خالصاً لوجہ الکریم واعادہ علےٰ وعلی الناس منہا الحظ الجسیم۔

مقدمہ در بیان سلاسل و ارتباط

مقدمہ :- باید دانست کہ یکے از نعم خدائے تعالےٰ بر امت مصطفویہ صلے اللہ علیہ وسلم علے صاحبہا الصلوات و التسلیمات آنست کہ تا ارتباط در سلسلہ ہائے ایشاں تا پیغامبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح وثابت است اگرچہ اوائل امت را باوا اخر امت در بعض امور اختلاف بودہ باشد پس صوفیہ صافیہ ارتباط ایشاں در زمن اول بصحبت وتعلیم وتادب بآداب تہذیب

علم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر روایت اور منقول نہ ہوتا اسناد سے اور اس فہم سے جو اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بخشتا ہے - تو کوئی اللہ تعالےٰ کی عبادت نہ کرتا - اور کوئی ہدایت نہ پاتا - اور نہ کوئی بشر مقرب ہوتا - اللہ جل شانہٗ کا وصلی اللہ علی افضل خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین -

اسکے بعد کہتا ہے احمد بن عبد الرحیم عمری دہلوی عرف ولی اللہ خدا اسکو اور اسکے مشائخ اور والدین کو اپنی رحمت عظمیٰ میں ڈھانک لیوے - یہ رسالہ ہے - کہ اسکا نام انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ واسانید وارثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے - تالیف کیا گیا واسطے تعریف اُن سلسلوں مشہورہ کے جن سے یہ فقیر علم ظاہر و باطن میں سند رکھتا ہے - خدا اس تالیف کو خالص توجہ اللہ کرے - اور مجھے اور اور لوگوں کو اس سے نصیب کامل عطا فرماوے -

مقدمہ :- جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں اس اُمت محمدی پر ہیں - صلی اللہ علیہ وسلم - ان میں سے ایک یہ ہے - کہ سلسلوں کا ربط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک صحیح وثابت ہے - اگرچہ بعض امور میں اوائل امت اور اواخر امت کا اختلاف ہوا ہو - تو حضرات صوفیہ صافیہ جو اول زمانہ میں ہوئے ہیں - توان کا ارتباط صحبت اور تعلیم اور نفس کی تہذیب کے آداب سے مودب

نفس بودہ است نہ بخرقہ وبیعت و در زمن
سیّد الطائفہ جنید بغدادی رسم خرقہ ظاہر
شد۔ بعد از آں رسم بیعت پیدا گشت
و ارتباط سلسلۂ ہمہ ایں امور متحقق است
و اختلافِ صور ارتباط ضرر نمی کند و خرقہ
و بیعت را اصلے ہست۔ از سنتِ سینہ
اما خرقہ پس اصلش الباس آنحضرت
است صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ را بہ عبد الرحمٰن
بن عوف در وقتیکہ امیر لشکر گردانید۔ و
اما بیعت پس وجود آں و اعتبار آں از
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مستفیض یقینی
است کما لا یخفی و علمائے کرام ارتباط ایشاں
در زمن اول باستماع احادیث وحفظِ آں در
وعاء قلب بود بعد ازاں تصنیف کتب و قرأۃ
و مناولہ و اجازت و وجادہ آں پیدا شد
و ارتباط سلسلہ بہمہ ایں امور صحیح است
و اختلاف صور را اثری نیست و ہر یکے
ازیں امور اصلے دارد از سنتِ سینہ
اما قرأۃ پس اصلش قرأۃ عبد اللہ بن
مسعود است و سوال اعرابی و مناولہ
اصلش کتابت آنحضرت است باطراف
بلدان و مناولہ صحیفہ بعبید اللہ بن جحش و
ہمچنیں اجازت و وجادہ را اصول است

ہونے سے تھا۔ اس وقت خرقہ اور بیعت نہ
نہ تھی۔ اور سید الطائفہ حضرت جنید بغدادیؒ
قدس سرہٗ کے زمانہ میں خرقہ کی رسم ظاہر ہوئی
اور بعد اسکے بیعت کا دستور جاری ہوا۔ اور
ارتباط اُن امور کے سلسلۂ روشن کا متحقق یعنی
صحیح و ثابت ہے۔ اور ارتباط یعنی رابطے کی صورتیں
جو مختلف ہیں۔ اُن سے کچھ ضرر نہیں۔ اور خرقہ
اور بیعت کی اصل ہے، سنت سینہ تو
خرقہ کی اصل تو الباس عمامہ ہے۔ کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمٰن بن
عوف کو عطا فرمایا تھا۔ جب ان کو امیر لشکر
کیا تھا۔ اور بیعت کی اصل خود آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم سے مستفیض اور متواتر یقینی ہے
کچھ پوشیدہ نہیں پس زمانۂ اول میں علمار کرام
کا ارتباط حدیثیں سُننے اور انکو اپنے دل میں محفوظ
کرنا تھا۔ بعد اسکے کتابیں تصنیف ہوئیں۔ اور
قرأۃ اور مناولہ اور اجازت اور وجادت
جاری ہوئی اور سلسلوں کا ارتباط ان سب امور
میں صحیح ہے۔ اور صورتوں کے اختلاف کا اسمیں کچھ
مضائقہ نہیں۔ اور ان سب باتوں کی سنت سینہ
میں اصل ہے۔ چنانچہ قرأۃ کی اصل تو حضرت عبد اللہ
بن مسعود سے اور اعرابی کا سوال اور مناولت کی
اصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لکھنے اطراف

که در کتب حدیث مبین می شود بالجمله رسم قدیم
صوفیه است که یاران خود را خرقه می پوشانند
از قلنسوه و عمامه و قمیص و قبا و ردا و ازار

اقسام خرقہ

هرچه میسر شود بسه وجه یکے خرقۂ اجازت
چوں خواہند کہ محبے را از محبان خود اجازت
طریقه دہند و او را نائب خود سازند در تلقین و
صحبت با طالبان و اخذ بیعت و اعطا خرقه
او را خرقه دہند و شرط آن قبولیت این حیثیت
دیگر خرقۂ ارادت چوں عزیزے در زمرۂ
صوفیان داخل شد. و اعمال ایشاں بجد تمام
پیش گرفت او را خرقۂ عطا می کنند تا علامت
دخول او باشد در طریقۂ صوفیه و شرط او درین
جد و جہد است و تفرس استقامت او درین
باب سوم خرقۂ تبرک. چوں بر کسے مہربان
شوند. کہ برکات عزیزاں شامل حال او باشد

اقسام بیعت

او را خرقہ دہند بغیر ملاحظۂ شرطے پادشاہ باشد
یا امیر یا تاجر و ہمچنیں اخذ بیعت بچند طریق
باشد. بیعت توبہ از معاصی و آں عام است
ہر مسلمان را و بیعت تبرک بدخول در سلسلۂ صالحین

در بیان طریقہ بیعت

و آں نیز عام است و بیعت تحکیم کہ شیخ را در
سلوک طریقۂ مجاہدہ بر خود حکم سازد و بجد تمام
ایں راہ را سلوک نماید و آں مخصوص باصحاب
ارادت است. و در ہیئت بیعت

بلدان میں اور مناولہ صحیفہ عبداللہ بن جحش اور
اسیطور اجازت اور وجادت کے اصلین ہیں جبکا
کتب حدیث میں بیان ہے. غرض صوفیہ کی رسم قدیم
ہے. کہ اپنے یاروں کو خرقہ پہناتے ہیں. خواہ کلاہ خواہ
عمامہ خواہ قمیص خواہ قبا خواہ چادر خواہ ازار جو کچھ
میسر ہو. اور اسکے تین طریقے ہیں. ایک تو خرقۂ
اجازت کہ جب چاہتے ہیں. کہ اپنے کسی دوست
کو طریقت کی اجازت دیں. اور اسکو اپنا نائب کریں
تلقین میں اور صحبت میں کہ طالبوں سے بیعت لے
اور خرقہ عطا کرے. تو اسکو خرقہ دیتے ہیں. سو اسکی
شرط ان امور کا قبول کرنا ہے. دوسری صورت
خرقۂ ارادت ہے. کہ جب کوئی عزیز صوفیوں
کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے. اور انکے سے عمل
جد و جہد کے کرنے لگتا ہے. اسکو خرقہ عطا کرتے
ہیں. کہ اسکی صوفیوں میں داخل ہونیکی علامت ہو.
اور اسکی شرط ان امور میں دیکھ لینا ہے. کہ وہ جہد
و کوشش کرتا ہے ان امور میں اور استقامت رکھتا
ہے. تیسرا خرقۂ تبرک ہے. کہ جب کسی مہربان ہوتے
ہیں. کہ صوفیوں کی برکات اسکے شامل حال ہوں. اسکو خرقہ
دیتے ہیں. اسمیں کچھ شرط نہیں بادشاہ ہو یا امیر یا سوداگر
کوئی ہو. اور اسیطرح بیعت بھی کئی قسم کی ہے.
ایک بیعت تو یہ ہے کہ گناہوں سے توبہ کرے.
سو وہ عام ہے. ہر مسلمان کیواسطے یعنی جس سے

است۔ جمہور صوفیہ دیارِ عرب ہیئتِ بیعت ایشاں است۔ کہ شیخ کف دست راست خود را بر کف دستِ راست۔

طالب نہد و ہر یکے با بہام و اصابع کف دیگر را قبض کنند و بعد قراۃ سورۃ فاتحہ و آیات از قرآنِ عظیم طالب گوید۔

انی اشھدک واشھد ملائکتک وانبیاءک واولیاءک انی قبلۃ شیخا فی اللہ ومرشدا وداعیا

شیخ گوید۔ اللھم انی اشھدک واشھد ملائکتک وانبیاءک واولیاءک انی قبلتہ ولدا فی اللہ۔ بعد ازاں دعا کند و بآنچہ ضروری واند وصیت کند و بہمیں ہیئت اشارہ واقع شدہ است در آیۃ ید اللہ فوق ایدیھم۔ و آنچہ والدِ ایں فقیر را از رؤیاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وایں فقیر نیز رؤیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم کردہ است ہیئت آں مصافحہ است دو دست طالب درمیان دو دست شیخ باشد و کلمات مبارکہ ماثورہ کہ در حدیث صحیح آمدہ است بگویند

چاہے بیعت کرے۔ اور جو چاہے بیعت لے لیوے۔ اور ایک بیعت تبرک ہے۔ کہ صالحین کے سلسلہ میں داخل ہو۔ سو وہ بھی عام ہے اور ایک بیعت تحکیم ہے۔ کہ شیخ کو سلوک طریقہ مجاہدہ میں اپنے پر حاکم کرے۔ اور خوب کوشش سے اس رستے چلے سو یہ خاص ہے۔ ارباب ارادت کیساتھ بیعت کے طور میں اختلاف ہے۔ ملکِ عرب کے کل صوفیوں کی بیعت کی۔ تو یہ صورت ہے کہ شیخ اپنا داہنا ہاتھ مرید کے داہنے ہاتھ پر رکھتا ہے اور انگوٹھے اور انگلیوں سے ایکدوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ اور بعد سورۂ فاتحہ پڑھنے اور قرآن شریف کی آئیتیں پڑھنے کے مرید کہتا ہے۔ اللھم انی اشھدک واشھد ملائکتک وانبیاءک واولیاءک انی قبلۃ شیخا فی اللہ ومرشدا وداعیا۔ اور شیخ کہتا ہے۔ اللھم انی اشھدک واشھد ملائکتک وانبیاءک انی قبلتہ ولدا فی اللہ۔ اسکے بعد دعا کرے۔ اور ضروری باتوں کی وصیت کرے۔ اور اسی آیت کا اشارہ ہے۔ آیہ کریمہ ید اللہ فوق ایدیھم میں اور جو طریقہ بیعت اس فقیر کے والد کو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کا معلوم ہوا ہے۔ اور اس فقیر کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں معلوم ہوا ہے۔ اسکی صورت مصافحہ کی ہے کہ دو ہاتھ مرید کے شیخ کے دونوں ہاتھوں میں ہوتے

۳۵ یعنی فلاں نے فلاں طریقہ اختیار کیا۔۱۲

و در آخر گویند۔ اخترت الطریقۃ الفلانیۃ ۳۵ و ایں مبحث در رسالہ القول الجمیل فی سواء السبیل۔ مذکور کردیم۔

وھذا اوان الشروع فی المقصود۔

اور کلمات مبارک جو صحیح حدیث شریف میں وارد ہیں کہتے ہیں اور بعد اسکے کہتے ہیں۔ اخترت الطریقۃ الفلانیۃ اور اسکا سبب کہ ہم نے کتاب قول الجمیل فی سواء السبیل میں مذکور کر دیا ہے۔ اور اب مقصد کے شروع کا وقت ہے۔

فصل

بیان بیعت از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

در عالم باطن ارتباط ایں فقیر از جہت بیعت و صحبت و خرقہ و فیض توجہ و تلقین بجناب عالی حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم است تفصیل ایں اجمال آنکہ ایں فقیر در واقعہ دید کہ بخدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسیدہ است مقابل آنحضرت صلی اللہ و آلہ وسلم نشستہ نخست۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صورت مثالیہ افاضہ فرمودند یکے جسمے کہ جانب اعلیٰ و اسفل او ہر دو پیراہن دارد۔ و اعلیٰ آں عریض تر است از اسفل و در میان اعلیٰ تا اسفل تدریجیست چنانکہ در جسم مخروطی می باشد۔ و آں مثال نسبت خاصہ آنحضرت است صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دیگر جسمی مدور مثل طبق منقر در زمین و در وسط آں عودی مرکوز است و آں تمثال نسبت سالکاں است۔ کہ از جذب چنداں بہرہ نیافتہ اند۔ سوم جسمی شبیہ ثانی الا آنکہ عود

فصل

اس فقیر کو ارتباط بیعت صحبت و خرقہ و فیض توجہ و تلقین عالم باطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ اس فقیر نے خواب میں دیکھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں حاضر ہوا ہے۔ اور روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا ہے۔ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مثالیہ دیکھی۔ اول تو ایک ایسا جسم کہ اُس کا اعلیٰ اور اسفل پیراہن رکھتا ہے۔ اور اعلیٰ اسفل سے زیادہ چوڑا ہے۔ اور درمیان اعلیٰ اور اسفل کے تدریج ہے۔ جیسے جسم مخروطی میں ہوتی ہے۔ اور وہ تمثال (صورت) ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص نسبت کی۔ پھر ایسا معلوم ہوا ایک جسم مدور جیسے ایک طباق زمین پر رکھا ہوا ہے اور اسمیں ایک لکڑی گڑھی ہوئی ہو۔ وہ تمثال سالکوں کی نسبت کی ہے۔ جنہوں نے جذب کا چنداں حصہ نہ پایا ہو۔ تیسرے ۳۵ ایسی شکل جیسی

بر زمین قائم است، و آن طبق بر وے معتمد و آن تمثال نسبت مجذوبان است۔ کہ از مراتب سلوک چنداں بہرہ ندارند۔ و در ضمن نمودن این صورتہائے سہ گانہ القا فرمودند۔ کہ نسبتِ خاصۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنست کہ طبقات مجردۂ روحانیہ و مراتب سفلانیہ جسمانیہ ہمہ بکمالات مناسبہ خود متصف باشند و مراتب روحانیہ قوی تر بود و ہیچ چیز از مراتب روحانیہ نباشد الا کہ او را در عالم النسمیہ خلیفہ و نموذجی ہست، مانند آن کہ محبت ذاتیہ را نمونہ باشد و آن محبت افعال است و انقیاد روح را خلیفہ باشد و آن سجدہ ظاہر و آنانکہ این جامعیت را نیافتہ اند۔ دو قسم اند۔ قسمی مجذوبانند کہ تکمیل مراتب روحانیہ کردہ اند دون المراتب النسمیہ و سعت درجات ایشاں فوق است۔ فقط و قسمی سالکانند کہ تکمیلِ مراتب سافلہ کردہ اند۔ دون المراتب الروحانیہ و وسعتِ کمال ایشاں درجات تحت است و بس چوں این معرفت جلیلہ بخاطرم جا گرفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبسم کناں سر از جیب مراقبہ بیروں آوردن۔ و دو دست خویش برداشتند و اشارت فرمودند۔ بہ بیعت و مصافحہ این فقیر برخاست۔ و زانو بہ زانو متصل ساختہ دو دست خود درمیان دو دست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

دوسرے سے مشابہ لیکن وہ اسطرح کہ جیسے لکڑی زمین میں گڑھی ہوئی ہوئی اور طباق اسکے اوپر ہو۔ وہ تمثال مجذوبوں کی نسبت کی ہے۔ جنہوں نے سلوک کا چنداں حصہ نہیں پایا۔ اور ان تینوں تمثالوں کے دکھلانے کے درمیان یہ بات دل میں ڈالی کہ خاص نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ہے۔ کہ طبقات مجردہ روحانیہ اور مراتب سفلانیہ جسمانیہ سب اپنے اپنے کمالات مناسبہ کیساتھ متصف ہوں۔ اور مراتب روحانیہ زیادہ قوی ہوں۔ اور مراتب روحانیہ سے کوئی ایسی چیز نہیں جس کا عالم النسمیہ میں خلیفہ اور نمونہ نہیں ہے۔ مثلاً محبت ذاتیہ کا نمونہ کیا ہے، محبت افعال اور روح کی اطاعت کا خلیفہ کیا ہے۔ سجدہ ظاہر اور جن لوگوں کو یہ جامعیت نہیں ملی ہے۔ وہ دو قسم ہیں۔ ایک قسم تو مجذوب ہیں۔ کہ انہوں نے روحانیہ کی تکمیل کی ہے، سوائے مراتب نسمیہ کی انکی وسعت درجات فقط فوق ہے۔ اور دوسری قسم سالک ہیں۔ کہ مراتب سافلہ کی تکمیل کی ہے سوائے مراتب روحانیہ کے انکی وسعت کمالات فقط درجات تحت ہے اور بس۔ جب یہ معرفت جلیلہ میری خاطر میں جچے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سر مبارک گریبان مراقبہ سے اٹھایا اور اپنے مبارک ہاتھ اٹھائے۔ اور اشارہ فرمایا، بیعت اور مصافحہ کا۔ یہ فقیر اٹھا اور زانو بہ زانو متصل

فرق درمیان مجذوب و سالک

طریقۂ بیعت از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نہادہ و بیعت کرد۔ و بعد فراغ از بیعت چشم ہا فرو بستند و ایں فقیر نیز در حضور مبارک چشم بستہ متوجہ شد آنگاہ ہماں نسبت خاصہ کہ سابقاً علم آں دادہ بودند عطا فرمودند۔

فاحطت بھا علماً۔ وحاشا دریں واقعہ ہیچ کلمہ و کلام درمیان نبودہ۔ وافاضہ روحانیہ بود با اشارت و فعل و چوں ایں فقیر بزیارت مدینہ منورہ رسیدہ مدتے بر قبر مبارک متوجہ شد۔ مراتب جذب و سلوک ہمہ از ابتدا تا انتہا در نظر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم طے کرد۔ آنگاہ ایں فقیر را بکنیت حکیم ملقب ساختند و طریقہ عنایت فرمودند۔ و آنچہ در علم مشکلات داشتم پرسیدم جواب با صواب اکثر آں چیزہا در رسالہ ہمعات بلیسر فیوض الحرمین نوشتہ ام و بیان طریقہ در رسالہ ہمعات میسر شد۔ ویکے از آں جوابہا کہ در فیوض الحرمین مرقوم نیست اینجا نوشتہ شد۔ ایں فقیر در جناب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم عرض کرد بوجہے از کلام روحانی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چہ مے فرمایند۔ در فرقہ شیعہ کہ محبت اہل بیت دعوے مے کنند۔ و باصحاب

بیٹھ کر اپنے دونو ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونو مبارک ہاتھوں میں رکھے اور بیعت کی۔ بعد فراغ بیعت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مبارک آنکھیں بند کیں۔ اور اس فقیر نے بھی اپنی آنکھیں اُن کے حضور مبارک میں بند کیں۔ اُسوقت آپ نے وہی نسبت خاصہ جسکا پہلے علم القا فرمایا تھا عطا فرمائی۔ تو میں محیط ہو گیا۔ از روئے علم کے اور حاشا للہ کہ اس واقعہ میں کچھہ کلمہ و کلام درمیان نہ تھا۔ فقط روحانیہ فیض تھا۔ یا اشارہ اور فعل تھا اور جب یہ فقیر مدینہ منورہ پہنچا اور ایک مدت تک روضۂ انور میں متوجہ رہا۔ سب مراتب جذب و سلوک کے ابتدا سے انتہا تک طے کیے۔ اُس وقت اِس فقیر کو القاب کی حکیم سے ملقب فرمایا۔ اور ایک طریقہ عنایت فرمایا۔ اور جو جو علم میں مشکلات تھی۔ مَیں نے پوچھی۔ اور اُنکا جواب با صواب پایا۔ اُنمیں سے اکثر مَیں نے رسالہ فیوض الحرمین میں لکھے ہیں۔ اور طریقہ کا بیان رسالہ ہمعات میں میسر ہوا۔ اور ایک اُن جوابوں میں سے جو رسالہ فیوض الحرمین میں نہیں لکھا۔ اسمیں لکھا ہے وہ یہ ہے کہ اس فقیر نے ایک روحانی کلام سے حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا۔ کہ فرقہ شیعہ کیواسطے کیا ارشاد ہے۔ کہ یہ اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور اصحاب رضی اللہ عنہم

یعنی ٹھہر گیا

عہ اسی وجہ سے شاہ صاحب حکیم الامت [illegible]

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عداوت دارند
افاضہ فرمودند۔ کہ مذہب این جماعت باطل
است وبطلان مذہب ایشان از تامل
در تعریف امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر
خواہد شد۔ انتہی بعد افاقت ازاں حالت
در معنے امام تامل کردہ شد معلوم گشت کہ
ایشان می گویند کہ امام معصوم[۲] مفترض[۳]
الطاعت مے باشد ووحی باطنی کہ عبارت
از القائے حکم الٰہی بر باطن است بطریق
اجتہاد یا الہام یا امن از خطا در آن مسئلہ
ادرا اثبات می کنند ومی گویند ادرا خدائے
تعالے نصب کردہ است برائے مردمان
تا ایشاں را احکام الٰہی رسانند وتحقیقت
معنے نبوت ہمیں خصال رجوع می کنند۔
زیرا کہ بعثہ اللہ لتبلیغ الاحکام
حاصلش ہمیں نصب وافتراض طاعت
است پس بحقیقت ایشاں قائل بختم نبوت
نیستند وآئمہ را رضی اللہ عنہم معنی نبوت اثبات
می کنند اگرچہ نام نبوت نمی گویند وھل
عقیدۃ اشنع من ذالک۔ ودر عالم
ظاہر این فقیر را از جہت بیعت وصحبت
وخرقہ واجازت وتلقین اشغال ہمہ این امور
یا بعض این امور با جمیع خانوادہ ہائے

سے عداوت رکھتے ہیں۔ تو افاضہ فرمایا کہ اس
جماعت کا مذہب باطل ہے۔ اور ان کے مذہب
کا بطلان ظاہر ہو جائیگا۔ جب غور کرو گے لفظ
امام کی تعریف میں جو انہوں نے مقرر کی ہے
انتہی۔ بعد اُس حالت کے افاقہ سے میں نے جو
غور کی تو معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہیں۔ امام معصوم[۲]
مفترض[۳] الطاعت ہوتا ہے۔ اور وحی باطنی
کہ عبارت ہے۔ حکم الٰہی کے القا ہونے سے
باطن میں یا الہام یا امن خطا سے اُس مسئلہ
میں ثابت کرتے ہیں۔ بطریق اجتہاد کے
اور کہتے ہیں۔ کہ اُس کو خدا مقرر کرتا ہے
لوگوں کے واسطے۔ کہ اُنکو احکام الٰہی پہنچاوے
اور فی الحقیقت نبوت۔ کے معنے یہی خصلتیں
ہیں اسواسطے کہ نبی کی تعریف یہی ہے۔ کہ بعثہ
اللہ لتبلیغ الاحکام یعنی اللہ نے اُس کو
بھیجا ہے۔ واسطے احکام پہنچانے کے اسکا
حاصل یہی مقرر کرنا۔ اور افتراض طاعت
ہے۔ تو یہ لوگ درحقیقت ختم نبوت کے
قائل نہیں ہیں۔ اور اماموں رضی اللہ عنہم کے
واسطے نبوت ثابت کرتے ہیں۔ اگرچہ نبوت
کا نام نہ لیں۔ اس عقیدہ سے بھی کوئی اور
بدتر عقیدہ ہے۔ اور عالم ظاہر میں اس
فقیر کو وجہ سے بیعت اور صحبت و

[۲] معصوم جو گناہ سے پاک ہو اور سہو اور بھول سے محفوظ ہو اور خطا اس سے سرزد نہ ہوتی ہو ۔۱۲

[۳] مفترض الطاعت یعنی جنکی تابعداری فرض کی گئی ۔۱۲

طریقہ کہ امروز بر روئے زمین مشہور اند یا اکثر آنہا ارتباط واقع شدہ است والحمد للہ از آنجملہ دریں رسالہ سند خانوادہ ہائے مشہورہ می نویسد۔ بالجملہ طریقہ قادریہ مشہور ترین طریق است در عرب وہندوستان و نقشبندیہ در ہندوستان و ماوراء النہر شہرت تمام دارد و در حرمین نیز شائع شدہ وچشتیہ در ہندوستان بسیار مشہور است۔ وسہروردیہ در نواحی خراسان وکشمیر وسندھ کبرویہ در توران وکشمیر وشطاریہ در ہندوستان وشاذلیہ در مغرب ومصر وسوڈان و مدینہ فی الجملہ در مغرب وعیدروسیہ در حضرموت سلسلہ صحبت ایں فقیر در طریق تہذیب باطن تا حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم مستفیض متصل یقینی الوقوع است۔ کہ ہر یکے از رجال سلسلہ با شیخ خود صحبت داشتہ وآداب طریق فرا گرفتہ۔ بے شبہ ہر چند تعین آں آداب واشغال یقینی نیست۔ پس فقیر با حضرت والد بزرگوار مدتے صحبت داشت وبیعت کرد و از آداب طریقہ طرفے عظیم آموخت واشغال طریق مشہورہ اخذ کرد وخرقہ صوفیہ از دست ایشاں پوشید ودر خلوت بریں ضعیف توجہ کردند۔ واصل نسبت حضور از توجہ ایشاں

خرقہ اور اجازت اور تلقین اشغال کے یہ سب امور یا ان میں سے بعضے امور اور سب خانوادوں طریقہ سے جو آج کے دن روئے زمین پر مشہور ہیں۔ یا ان میں سے اکثر سے ربط حاصل ہے۔ ان میں سے اس رسالہ میں مشہور خانوادوں کی سند لکھتا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ سب طریقوں سے قادریہ طریقہ عرب اور ہندوستان میں بہت مشہور ہے۔ اور نقشبندیہ ہندوستان اور ماوراء النہر میں بہت مشہور ہے۔ اور حرمین میں بھی شائع ہوا ہے۔ اور چشتیہ طریقہ ہندوستان میں بہت مشہور ہے۔ اور سہروردیہ خراسان وکشمیر وسندھ کے نواح میں۔ اور کبرویہ طریقہ توران وکشمیر میں اور شطاریہ ہندوستان میں اور شاذلیہ مغرب ومصر اور اسکے نواح اور مدینہ میں فی الجملہ مغرب میں اور عیدروسیہ طریقہ حضرموت میں۔ اس فقیر کا سلسلہ صحبت تہذیب باطن کے طریق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مستفیض متصل یقینی الوقوع ہے۔ کہ ہر ایک رجال سلسلہ نے اپنے شیخ کیساتھ صحبت رکھی ہے۔ اور آداب طریقہ حاصل کئے ہیں بے شبہ ہر چند تعین ہونا ان آداب و اشغال کا یقینی نہیں ہے۔ پس فقیر ایک مدت حضرت والد بزرگوار کی صحبت میں رہا ہے۔ اور بیعت کی ہے اور آداب طریقہ سے بہت کچھ سیکھا ہے اور طریقوں کے اشغال اخذ کئے ہیں۔ اور خرقہ صوفیہ انکے ہاتھ سے

نام مقامات شہرت طریقہ ہا

بیان سلسلہ حضرات نقشبندیہ

حاصل کرد و کرامات بسیار بچشم خود دیده و
واقعات عجیبه و اتفاقات غریبه که بر ایشان
شیوخ ایشان واقع شده بود یاد گرفت
چنانکه قسم اول از کتاب انفاس العارفین
بیان می کنند. و در عمر آخر اجازت تلقین و
بیعت و صحبت و توجه دادند. و کلمه
یده کیدی مکرر گفتند والحمد لله
علی ذالک حمدا کثیرا مبارکا فیه و
هو صحب شیوخا کثیرة منهم السید
عبد الله صحب الشیخ آدم البنوری
صحب الشیخ احمد السرهندی صحب
خواجه محمد باقی خواجگی امکنکی
صحب مولانا درویش محمد
صحب مولانا زاهد صحب
خواجه عبید الله الاحرار صحب
شیوخا کثیرة منهم مولانا یعقوب
الچرخی و خواجه علاؤ الدین
الغجدوانی صحبا خواجه نقشبند
بلا واسطه و صحب الاول ایضا
خواجه علاؤ الدین العطار
والثانی خواجه محمد پارسا وهما
من کبار اصحاب خواجه نقشبند
والخواجه نقشبند صحب شیوخا

پہنا ہے۔ اور خلوت میں اس ضعیف پر بہت توجہ فرمائی
ہے۔ اور اصل نسبت حضور کی انکی توجہ سے حاصل کی ہے
اور بہت کرامتیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں اور واقعات
عجیبہ اور اتفاقات غریبہ جو ان پر اور انکے مشائخ پر واقع
ہوئیں ہیں یاد کئے ہیں۔ چنانچہ قسم اول کتاب انفاس العارفین
میں بیان کئے ہیں۔ اور آخر عمر میں اجازت تلقین اور
بیعت و صحبت و توجہ کی عنایت فرمائی ہے۔ اور کلمہ
یدہ کیدی مکرر فرمایا ہے۔ یعنی اسکا ہاتھ جیسے
میرا ہاتھ ہے۔ سو الحمد للہ علی ذالک حمدا کثیرا
طیبا مبارکا فیہ۔ اور انہوں نے صحبت رکھی
ہے۔ بہت سے شیوخ سے ان میں سے سید عبداللہ
ہیں۔ کہ انہوں نے صحبت رکھی ہے۔ شیخ آدم بنوری
سے انہوں نے شیخ احمد سرہندی سے انہوں نے
خواجہ محمد باقی سے انہوں نے خواجہ امکنکی سے انہوں
نے مولانا درویش محمد سے انہوں نے مولانا زاہد سے
انہوں نے خواجہ عبیداللہ احرار سے اور وہ
بہت سے شیوخ کی صحبت میں رہے ہیں۔ کہ
ان میں سے مولانا یعقوب چرخی ہیں۔ اور خواجہ
علاؤالدین غجدوانی ہیں۔ یہ دونوں صحبت میں
رہے ہیں۔ خواجہ نقشبند کے بلا واسطہ اور مولانا
یعقوب چرخی خواجہ علاؤالدین عطار کی صحبت میں
بھی رہے ہیں۔ اور خواجہ علاؤالدین غجدوانی خواجہ محمد پارسا
کی صحبت میں رہے ہیں۔ اور یہ دونوں صاحب بڑے

كثيرة اجلهم خواجه محمد بابا السماسی
وخليفة الامير سيد كلال والخواجه
محمد صحب خواجه عليا الرامیتنی
صحب خواجه محمود الخير فغنوی
صحب خواجه عارف ريوكری صحب
خواجه عبد الخالق الغجدوانی صحب
خواجه يوسف الهمدانی صحب
اباعلی الفارمدی صحب شيوخا
كثيرة اجلهما اثنان احدهما
الامام ابوالقاسم القشيری صحب
اباعلی الدقاق صحب ابا القاسم
النصيرابادی صحب اباعلی الرودباری
واباكر الشبلی واباكر الواسطی
صحبوا سيد الطائفة الجنيد البغدادی
والثانی خواجه ابوالقاسم الكرگانی
صحب اباعثمان المغربی صحب اباعلی
الكاتب صحب اباعلی الرودباری
صحب جنيد البغدادی صحب
خاله السری السقطی صحب معروف
الكرخی صحب شيوخا كثيرة اجلهم
اثنان احدهما الامام علی بن موسی
الرضا صحب اباه الامام موسے
صحب اباه الامام جعفر الصادق

بڑے اصحاب خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے ہیں
کہ انمیں بہت بزرگ خواجہ محمد بابا سماسی ہیں اور خلیفہ
امیر سید کلال ہیں۔ اور خواجہ محمد صحبت میں رہے ہیں۔
خواجہ علی رامیتنی کے وہ صحبت میں رہے ہیں خواجہ
محمود خیر فغنوی کے اور خواجہ محمود صحبت میں رہے ہیں
خواجہ عارف ریوکری کے خواجہ عارف رہے ہیں۔
صحبت میں خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے اور خواجہ عبد الخالق
صحبت میں خواجہ یوسف ہمدانی کے خواجہ یوسف
صحبت میں رہے ہیں۔ ابوعلی فارمدی کے اور ابوعلی بہت
سے شیوخ کی خدمت میں رہے ہیں۔ کہ انمیں دو بہت
بزرگ ہیں۔ ایک تو امام ابوالقاسم قشیری کہ وہ صحبت میں
رہے ہیں۔ ابوعلی دقاق کے اور ابوعلی دقاق ابوالقاسم
نصیر آبادی کے اور ابوالقاسم ابوعلی رودباری کے اور ابوبکر
شبلی اور ابوبکر واسطی کے جنہوں نے صحبت پائی ہے سید
الطائفہ جنید بغدادی کی اور دوسرے خواجہ ابوالقاسم کرگانی
ہیں۔ جو صحبت میں رہے ہیں۔ ابوعثمان مغربی کے اور ابوعثمان
ابوعلی کاتب کے اور ابوعلی کاتب ابوعلی رودباری کے
اور ابوعلی رودباری جنید بغدادی کے اور جنید بغدادی
صحبت میں رہے ہیں۔ اپنے ماموں سری سقطی کے اور
سری سقطی معروف کرخی کے اور معروف کرخی صحبت
میں رہے ہیں۔ بہت سے شیوخ کے کہ انمیں دو بہت
بزرگ ہیں۔ ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا وہ اپنے والد
امام موسیٰ کی اور وہ اپنے والد امام جعفر صادق کے اور

صحب اباہ الامام محمد باقر صحب اباہ الامام زین العابدین صحب اباہ الامام حسین صحب اباہ الامام امیر المومنین علی بن ابی طالب صحب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وثانیہما داؤد الطائی صحب حبیب العجمی صحب الحسن البصری صحب اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منہم انس خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحافظ سنتہ باید دانست کہ طریقہ کہ امروز محفوظ است منشار آں جنید بغدادی است وخرقہ محفوظ امروز ہماں است کہ بواسطہ جنید است وازیں سلسلہ سید عبداللہ حامل بودند وبالاتر ازیں شان تا خواجہ محمد باقی در ہند مقتدائی صوفیہ بودند بارشاد ایشاں عالمے بہ منزل مقصود رسید۔ واز خواجہ امکنہ تا خواجہ عبدالخالق در ملک ماوراء النہر بودند ہر یکے در زمان خود مرجع صوفیہ ومقتدائے طالبان بفضل وارشاد مشہور آنچہ در مکتوبات حضرت خواجہ محمد باقی مسطور است وتابعان ایشاں برآں رفتہ اند ہمیں سلسلہ است کہ نوشتہ شد۔ ودر شجرۂ بعض اہلبیت خواجہ محمد امکنہ یافتہ شد۔ کہ خواجہ محمد امکنہ ارتباط انابت وصحبت ودر خفیہ بخواجہ

وہ اپنے والد امام محمد باقر اور وہ اپنے والد امام زین العابدین کے اور وہ اپنے والد امام حسین رض کے اور وہ اپنے والد امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور وہ صحبت میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسرے ان میں کے داؤد طائی کہ وہ صحبت میں رہے حبیب عجمی کی اور وہ حسن بصری رح کے اور وہ اصحابوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان میں سے انس رض خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حافظ ہیں۔ جاننا چاہیئے کہ جو طریقہ آج کے دن محفوظ ہے۔ اسکا منشا جنید بغدادی ہیں۔ اور خرقہ بھی محفوظ وہی ہے۔ جو جنید بغدادی کے واسطے سے ہے۔ اور اس سلسلہ سے سید عبداللہ حامل تھے۔ اور ان سے اوپر خواجہ محمد باقی تک ہند میں مقتدا صوفیہ کے تھے۔ اور ان کے ارشاد سے ایک عالم منزل مقصود کو پہنچا۔ اور خواجہ امکنہ سے خواجہ عبدالخالق تک ماوراء النہر کے ملک میں تھے۔ ہر ایک اپنے زمانہ میں صوفیوں کے مرجع اور طالبوں کے مقتدا اور فضل وارشاد میں مشہور تھے۔ وہ جو حضرت خواجہ محمد باقی کے مکتوبات میں لکھا ہے۔ اور انکے پیرو اس پر ہیں۔ وہ یہی سلسلہ ہے جو لکھا گیا۔ اور بعض کے شجرہ میں اہل بیت خواجہ محمد امکنہ کے لکھا ہے۔ کہ خواجہ محمد امکنہ مریدی اور صحبت خفیہ میں محمد درویش سے رکھتے ہیں۔ اور

محمد درویش داشتند و مولانا زاہد را نیز ملاقات کردہ اند و ایشان ہر دو صحبت حضرت خواجہ عبید اللہ احرار دریافتہ اند واللہ اعلم وبالاثر از خواجہ نقشبند طریقہ خواجگان می گفتند و ایشاں جہر بجمعیت می کردند، و ایں طرف از خواجہ نقشبند طریقہ نقشبندیہ میگفتند و ایشاں اکتفا کردند بخفیہ و از خواجہ یوسف ہمدانی تا جنید از راہ ابوالقاسم قشیری جامع بودند در علم ظاہر و باطن و محدث بودند و تذکیرے کردند، و از راہ ابوالقاسم کرگانی مخصوص بکشف وقائع مریدان و طریق تسلیک ایشاں و اختصاص ہر یکے با شیخ خود دریں سلسلہ از راہ صحبت و خرقہ و تلقین یقینی است، کہ شبہ را در آں دخل نہ بود، باید دانست کہ آنچہ دریں سلسلہ بغیر انقطاع یافتہ شد۔ تہذیب قلب و عقل و نفس است۔ اما تہذیب لطائف خفیہ و احوالے کہ بر تہذیب آں متفرع شود، از قبیل ثمرات و مواہب[۱] است نہ از قبیل مواریث، و باید دانست کہ بنور بفتح موحدہ و تشدید نون بلدۂ الیست از توابع سہرند و سہرند بکسر سین مہملہ و سکون ہا و فتح رای مہملہ بلدۂ الیست عظیمہ ما بین لاہور و دہلی در اصل نام آں سہرند یعنی بیشہ شیر ست و در زبان

مولانا زاہد سے بھی ملے ہیں۔ اور یہ دونوں صحبت میں خواجہ عبید اللہ احرار کے رہے ہیں واللہ اعلم اور خواجہ نقشبندیہ سے اوپر طریقہ خواجگان کا کہلاتا تھا۔ اور یہ مل کر ذکر جہر کیا کرتے تھے۔ اور اسطرف خواجہ نقشبند سے طریقہ نقشبندیہ کہلاتا ہے۔ اور انہوں نے خفیہ ذکر پر اکتفا کیا۔ اور خواجہ یوسف ہمدانی سے جنید تک ابوالقاسم قشیری کے طریق سے سب جامع تھے علم ظاہر و علم باطن کے اور محدث تھے۔ اور وعظ کہتے تھے۔ اور ابوالقاسم کرگانی کے طریق سے سب کو مریدوں کے حال کے کشف سے اور ان کے سلوک راہ سے اور ہر ایک کو خصوصیت اپنے شیخ سے اس سلسلہ میں از راہ صحبت و خرقہ و تلقین کے یقینی ہے۔ کہ اسمیں کچھ شک و شبہ کو دخل نہیں۔ جاننا چاہیئے کہ اس سلسلہ میں جو بلا انقطاع پایا جاتا ہے۔ وہ تہذیب قلب و عقل و نفس ہی لیکن تہذیب لطائف خفیہ کے اور جو حال اسکی تہذیب سے متفرع ہوتے ہیں۔ وہ ثمرات و مواہب[۱] کی قسم سے ہیں۔ اور جاننا چاہیئے کہ بنور بفتح موحدہ و تشدید نون ایک شہر ہے۔ توابع سہرند سے اور سہرند بکسر سین مہملہ و سکون ہا و فتح رای مہملہ ایک شہر عظیم ہے۔ درمیان لاہور اور دہلی کے اصل میں اسکا نام سہرند ہے یعنی جنگل شیر کا اور فارسی

[۱] مواہب جمع موہبت بمعنی بخشش

فارسی گویان سرہند مستعمل مے شود و انکنہ
نام موضع است نزدیک شہر شیراز و آن
را انکنہ نیز گویند و چرخ بجیم فارسیہ و رای
مہملہ و آخرش خاء معجمہ نام قریہ است از توابع
غزنین نقشبند نسبت است بحرفہ کمخاب بافی
ایشان پدر ایشان بآن مشغول بودند کذا فی سفینۃ
الاولیاء و غجدوان بغین معجمہ مکسورہ و سکون جیم نام موضع
است از توابع بخارا ہذا ہو المشہور و کفوی در طبقات
حنفیہ گفتہ است بضم الغین المعجمہ و سکون الجیم
وضم الدال المہملہ قریۃ علی ستۃ فراسخ من
بخارا و فی اللب بفتح الدال المہملہ واللہ اعلم الخبیر
فغنی بفتح فار و سکون غین معجمہ و نون دیہی
است از توابع بخارا و ریوکر بکسر راء مہملہ دیہی
است از توابع بخارا رامتین بفتح راء مہملہ و
کسر میم و سکون یائے تحتیہ و کسر مثناۃ آخر نون
قصبہ ایست از توابع بخارا سماسی بفتح سین
مہملہ و کسر ثانیہ دیہی است از توابع شہر
طوس کہ امروز آن را مشہد مے گویند و نسبت
بآن دیہہ سماسی است بفتح سین ثانیہ و ودیا
قشیری نسبت است و بہ بنی قشیر بضم
قاف و فتح شین معجمہ قبیلہ از عرب دقاق
بہ تشدید قاف اول و واسطہ شہریست میان
بصرہ و کوفہ و رود بارے نسبت بناحیہ

گویوں کی زبان پر سرہند مستعمل ہوا ہے۔ اور انکنہ
ایک موضع کا نام ہے۔ شہر شیراز کے قریب اور
اسکو انکنہ بھی کہتے ہیں۔ اور چرخ بجیم فارسی و رای مہملہ
اور آخر خای معجمہ ایک گاؤں کا نام ہے۔ توابع غزنین
سے نقشبند نسبت ہے۔ کمخاب بافی کے حرفہ کی طرف
کہ یہ اور انکے والد یہ کام کرتے تھے۔ کذا فی سفینہ
الاولیاء۔ اور غجدوان بغین معجمہ مکسورہ و سکون جیم ایک موضع
کا نام ہے۔ توابع بخارا سے یہ یونہی مشہور ہے اور کفوی
نے طبقات حنفیہ میں کہا ہے۔ کہ بضم غین معجمہ و سکون
جیم وضم دال مہملہ ایک گاؤں ہے۔ بخارا سے چھ فرسنگ
اور لب میں لکھا ہے۔ بفتح دال مہملہ واللہ اعلم الخبیر
فغنی بفتح فار و سکون غین معجمہ و نون ایک گاؤں ہے
بخارا کے توابع سے اور ریوکر بکسر راء مہملہ بھی ایک
گاؤں ہے۔ توابع بخارا سے رامتین بفتح رای
مہملہ و کسر میم و سکون یای تحتیہ و کسر مثناۃ آخر نون
ایک قصبہ ہے توابع بخارا سے۔ سماسی بفتح سین
مہملہ کسر سین مہملہ ثانیہ ایک گاؤں ہے۔ توابع شہر
طوس سے کہ آجکل اسکو مشہد کہتے ہیں۔ اس گاؤں
سے نسبت کر کے سماسی کہتے ہیں۔ سین مہملہ ثانیہ
کی فتح اور ودیائی سے قشیری نسبت ہے۔ بنی
قشیر سے بضم قاف و فتح شین معجمہ عرب کا قبیلہ
ہے۔ اور دقاق بتشدید قاف اول اور واسطہ ایک
شہر ہے۔ درمیان بصرے اور کوفے کے اور

کہ منشائے اصول ایشاں بود کرگانی بضم کاف اعرابی وتشدید مہملہ وکاف عجمیہ دیہی است از دیہہائے مشہد سرّی بفتح سین وکسر رائے مہملہ وتشدید یائی تحتیہ در لغت بمعنی جوان مرد سقطی نسبت بسقط فروشی وسقط متاع حقیر را گویند۔ در بعض شجرہ سری سقطی بن مغلس دیدہ شد المغلس بضم میم وفتح غین معجمہ وتشدید لام وسین مہملہ در لغت بمعنی نماز صبح را در سیاہی شب گزارندہ سلسلہ صوفیہ علماء سلسلہ بشارت باید نوشت اما طریقہ قادریہ را شعب بسیار است اصح واوثق آن نزدیک اہل حدیث شعبہ اکبریہ است از جانب شیخ محی الدین ابن العربی اشہر آں در عوام شعبہ جیلانیہ از جہت سادات جیلانیہ واشہر آں در یمن شعبہ مسرعیبہ است بالجملہ ایں فقیر را باکثر ایں شعب ارتباط صحیح واقع است پس ارتباط ایں فقیر از جہت بیعت وصحبت وخرقہ وتلقین واجازت با والد بزرگوار خود است وایشاں را ارتباط از جہت خرقہ وتلقین وصحبت واجازت با سید عبداللہ است۔ عن الشیخ ادم البنوری عن شیخ احمد السرہندی عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن شاہ کمال عن

رودباری نسبت ہے۔ ایک اطراف کی کہ اُنکے اصول کا منشا رہے۔ یعنی ابا و اجداد کی پیدائش وہاں ہے کرگان بضم کاف عربی وتشدید مہملہ وکاف عجمیہ ایک گاؤں ہے مشہد کے گاؤں میں سے سرّی بفتح سین مہملہ ورار مہملہ وتشدید یائی تحتیہ لغت میں بمعنی جوانمرد ہے سقطی نسبت بہ سقط فروشی ہے۔ اور سقط متاع حقیر کو کہتے ہیں اور بعض شجرہ میں سری سقطی مغلس دیکھا ہے۔ مغلس بضم میم وفتح غین معجمہ وتشدید لام وسین مہملہ ساکن لغت میں اسے کہتے ہیں جو صبح کی نماز رات کی تاریکی میں پڑھے۔ سلسلہ صوفیہ علماء کا سلسلہ بشارت کا لکھنا چاہیئے۔ اور طریقہ قادریہ کے شعبہ بہت ہیں۔ اور بہت مضبوط اہل حدیث کے نزدیک شعبۂ اکبر یہ ہے۔ شیخ محی الدین ابن عربی کی جہت سے اور بہت مشہور شعبہ جیلانیہ ہے۔ عوام میں سادات جیلانیہ کی جہت سے اور یمن میں بہت مشہور شعبہ مسرعیبہ ہے۔ الغرض اس فقیر کو اکثر ان شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے۔ پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور صحبت اور خرقہ اور تلقین اور اجازت کی رو سے اپنے والد بزرگوار سے ہے۔ اور انکو خرقہ اور تلقین اور صحبت واجازت کی رو سے سید عبداللہ سے ہے۔ ان کو شیخ آدم بنوری سے انکو شیخ آدم سرہندی سے انکو اپنے والد شیخ عبدالاحد

السیّد فضیل عن سیّد گدا رحمٰن
عن السیّد شمس الدین عارف
عن السیّد گدا رحمٰن بن سیّد
ابی الحسن عن شمس الدین صحرائی
عن السیّد عقیل عن السیّد
بہاؤالدین عن السیّد عبد الوہاب
عن السیّد شرف الدین القتال
عن السیّد عبد الرزاق عن ابیہ
امام الطریقۃ ابی محمد الشیخ عبد القادر
جیلانی و ایضاً ایشاں را ارتباط از جہت
خرقہ با شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی است
عن ابیہ عن جدہ عن شیخ
عبد العزیز عن السید ابراہیم الایرجی
عن الشیخ بہاؤالدین القادری
عن الحسیب النسیب سیّد السادات
ابی العباس احمد بن حسن بن موسیٰ
بن علی بن محمد بن حسن بن ابی نصر
بن ابو صالح بن عبد الرزاق بن قطب
ابی محمد محی الدین عبد القادر جیلانی
عن ابیہ عن جدہ وهلم جراً
و این فقیر را ارتباط از جہت خرقہ با شیخ
ابوطاہر محمد بن ابراہیم الکردی واقع است وقد
لبسہا من ابیہ وقد لبسہا ابوہ من

سے انکو شیخ کمال سے اُنکو سیّد فضیل سے اُنکو سید
گدا رحمٰن سے اُنکو سیّد شمس الدین عارف
سے اُن کو سید گدا رحمٰن بن سید ابوالحسن
سے اُن کو شمس الدین صحرائی سے اُن کو
سیّد عقیل سے - اُن کو سید بہاؤالدین
سے - اُن کو سیّد عبد الوہاب سے - انکو
سیّد شرف الدین قتال سے - اُن کو
سیّد عبد الرزاق سے - اُن کو اپنے والد
امام الطریقۃ ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی
سے اور اُن کو خرقہ کی جہت سے شیخ عظمت اللہ
اکبر آبادی سے بھی ہے - ان کو اپنے والد
سے اور اُنکو اپنے دادا شیخ عبد العزیز سے
ان کو سید ابراہیم ایرجی سے ان کو شیخ
بہاؤالدین قادری سے اُن کو حسب النسیب
سیّد السادات ابو العباس احمد بن حسن
بن موسیٰ بن علی بن محمد بن حسن بن
ابو نصر بن ابو صالح بن عبد الرزاق بن قطب
ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ
اُن کو اپنے والد سے اُن کو اُن کے دادا سے
اسی طور اوپر تک - اور اس فقیر کو ارتباط خرقہ
کی جہت سے شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم
کردی سے ہے - اور انہوں نے خرقہ پہنا
ہاتھ سے اپنے شیخ احمد قشاشی کے اور

ید شیخ الامام احمد القشاشی ولہ فی الخرقۃ القادریۃ طرق منہا انہ لبسہا من ید شیخہ الشیخ احمد الشناوی بلباسہ لہا من ید ابیہ علی بن عبد القدوس بلباسہ لہا عن ید الشیخ عبد الوہاب الشعراوی بلباسہ لہا من ید الحافظ جلال الدین السیوطی فی روضۃ مصر بلباسہ لہا من ید الشیخ کمال الدین محمد المعروف بابن امام الکاملیۃ تجاہ الکعبۃ المشرفۃ بلباسہ لہا من الشمس الدین محمد بن محمد الجزری بلباسہ لہا من عمر بن الحسن بن المیلث المراغی بلباسہ لہا من العز احمد بن ابراہیم الفاروقی بلباسہ لہا من الامام محی الدین محمد بن علی بن العربی قدس سرہ واسرارہم اجمعین ویرحمنا بہم بلباسہ لہا من ید جمال الدین یونس بن یحیی بن ابی البرکات الہاشمی العباسی بمکۃ المعظمۃ تجاہ الرکن الیمانی بالمسجد الحرام بلباسہ لہا من ید شیخ الوقت

انکو خرقہ قادریہ میں کئی طریقے ہیں ایک اُن میں سے یہ ہے۔ کہ انہوں نے پہنا ہاتھ سے شیخ احمد شناوی کے ساتھ اُس لباس کے جو انہوں نے اپنے والد علی بن القدوس سے پہنا تھا۔ اور علی بن القدوس نے پہنا شیخ الوہاب شعراوی سے انہوں نے جلال الدین سیوطی سے اُنہوں نے روضۂ مصر میں شیخ کمال الدین محمد عرف امام الکاملیتہ سے روبرو کعبہ شریف کے اُنہوں نے شمس الدین محمد بن محمد جزری سے اُنہوں نے عمر بن حسن بن امیلتہ المراغی سے اُنہوں نے عز احمد بن ابراہیم فاروقی سے انہوں نے محی الدین محمد بن علی بن عربی سے قدس سرہ اسرارہم اجمعین و یرحمنا بہم اور محی الدین عربی نے پہنا جمال الدین یونس بن یحیےٰ بن ابو البرکات ہاشمی عباسی سے مکہ معظمہ میں سامنے رکن یمانی کے مسجد الحرام میں اور انہوں نے پہنا شیخ الوقت عبد القادر جیلانی

عبد القادر جیلانی ومنها انہ اعنی الشیخ احمد القشاشی لبسها من ید والدہ وشیخ الشیخ محمد المدنی عن الشیخ الامین بن الصدیق عن الشیخ سراج الدین عمر جبریئل عن الشیخ عبد القادر الجنید المشرع عن ابیہ الجنید بن احمد عن ابیہ احمد بن موسی المشرع الیمنی عن الشیخ اسماعیل بن الصدیق الجبرتی عن الشیخ محمد المزجاجی عن الشیخ اسماعیل بن ابراہیم الجبرتی الیمنی عن الشیخ سراج الدین ابی بکر بن محمد السلامی عن الشیخ محی الدین احمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ بن یوسف الاسدی عن الشیخ فخر الدین ابی بکر محمد بن علی بن نغیم عن الشیخ ابی احمد محمد بن احمد بن عبد اللہ بن یوسف الاسدی عن والدہ ابی محمد احمد بن عبد اللہ الاسدی عن والدہ الشیخ عبید اللہ بن یوسف الاسدی عن شیخ عبد اللہ بن قاسم بن زریۃ عن الشیخ ابی محمد

سے اور ایک ان طریقوں میں سے یہ ہے کہ شیخ احمد قشاشی نے پہنا ہاتھ سے اپنے والد اور اپنے شیخ مدنی کے۔ انہوں نے شیخ امین بن صدیق سے انہوں نے شیخ سراج الدین عمر جبرئیل سے۔ انہوں نے شیخ عبد القادر جنید مشرع سے۔ انہوں نے اپنے والد جنید بن احمد سے انہوں نے اپنے والد احمد بن موسیٰ مشرع یمنی سے انہوں نے شیخ اسماعیل بن صدیق جبرتی سے انہوں نے شیخ محمد مزجاجی سے انہوں نے شیخ اسماعیل بن ابراہیم جبرتی یمنی سے انہوں نے شیخ سراج دین ابو بکر بن محمد سلامی سے انہوں نے شیخ محی الدین احمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ یوسف اسدی سے انہوں نے شیخ فخر الدین ابو بکر محمد بن علی بن نغیم سے انہوں نے شیخ ابو احمد محمد بن احمد بن عبد اللہ بن یوسف اسدی سے انہوں نے اپنے والد ابو محمد احمد بن عبد اللہ الاسدی سے انہوں نے اپنے والد شیخ عبید اللہ بن یوسف اسدی سے۔ انہوں نے اپنے شیخ عبد اللہ بن قاسم بن زریہ سے انہوں نے اپنے شیخ ابو محمد عبد اللہ علی اسدی

عبد اللہ علی الاسدی الیمنی عن
القطب الغوث الفرد الجامع محی الدین
ابی محمد عبد القادر بن ابی صالح الجیلانی
قدس اللہ روحہ ثم الشیخ ابو محمد عبد القادر
الجیلی لبسھا من ید الشیخ ابی سعید المبارک
بن علی بن الحسین بن بندار البغدادی
المخرمی بکسر المہملۃ المشددۃ منسوب الی
المخرم محلۃ ببغداد شہر فھا نزلھا بعض
ولد یزید بن المخرم فنسبت الیہ ذکرہ
المنذری کما فی الطبقات الحافظ بن رجب
الحنبلی بلباسہ لھا من ید ابی الفرج محمد بن
عبد اللہ الطرطوسی ملباسہ لھا من ید ابی
الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز بن الحارث
التمیمی ملباسہ لھا من ید والدہ عبد العزیز
بن الحارث التمیمی ملباسہ لھا من ید استاذہ ابی بکر
محمد بن دلف بن حلف بن محمد بن جحدر
الشبلی ملباسہ لھا من ید سید الطائفۃ الاستاذ ابی
القاسم الجنید بن محمد البغدادی قدس سرہ و اسرارھم
ورحمنا بہم الی اخر السند المذکور فی سلسلۃ الصحبۃ
الا ان الصوفیۃ اتفقوا علی ان الحسن البصری اخذ
عن سیدنا علی رضی اللہ عنہ وجمعی از شجرہ نویسان درین
موضع سلسلۃ نسب اثبات کنند وفیہ نظر زیرا کہ
قرینہ قائم نہ شدہ است برآنکہ تربیت باطنی

علی اسدی یمنی سے انہوں نے قطب غوث
الفرد الجامع محی الدین ابو محمد عبد القادر
بن ابو صالح جیلانی قدس اللہ روحہ
سے پھر شیخ ابو محمد عبد القادر جیلی نے خرقہ
پہنا ہاتھ سے شیخ ابو سعید مبارک بن علی
بن حسین بن بندار بغدادی مخرمی کے مخرم
بکسر رای مہملہ مشددہ اور ریا النسبت کی
ہے۔ ایک محلہ کا نام ہے بغداد کے کہ اسکو
بزرگی ہوئی وہاں اتری تھی۔ بعض اولاد یزید
بن مخرم کی۔ ان سے مشہور ہوا وہ محلہ اس نام سے
اسکو ذکر کیا ہے منذری نے ایسا ہی لکھا ہے طبقات
حافظ بن رجب حنبلی میں اور شیخ ابو سعید ہاتھ سے ابو الفرج
محمد بن عبد اللہ طرطوسی کے انکو پہنایا ابو الفضل عبد الواحد
بن عبد العزیز بن حارث تمیمی نے انکو پہنایا۔ انکے والد
عبد العزیز بن حارث تمیمی اور انکے استاد ابو بکر بن محمد دلف
بن حلف بن محمد بن جحدر شبلی نے ان کو پہنایا۔
سید الطائفہ استاد ابو القاسم جنید بن محمد بغدادی
نے قدس سرہ و اسرارہم و رحمنا بہم پھر آگے وہی
سند مذکور ہے۔ سلسلۂ صحبت کی مگر صوفیوں کا
اتفاق ہے اس امر پر کہ حسن بصری نے اخذ کیا حضرت
علی رضی اللہ عنہ سے اور ایک گروہ شجرہ لکھنے والوں کے
اس مقام پر سلسلہ نسب کا ثابت کرتے ہیں۔ اور اس
جگہ گفتگو ہے۔ اسواسطے کوئی ایسا قرینہ نہیں پایا

این سلسلہ بودہ باشد واللہ اعلم وآں سلسلہ
این است سیدی الشیخ ابو محمد
عبد القادر الجیلانی اخذ الطریقۃ عن
ابیہ ابی صالح موسیٰ جنگی دوست عن
ابیہ السید عبد اللہ عن ابیہ السید
یحییٰ زاہد عن ابیہ السید محمد رومی
عن ابیہ السید داؤد امیر محمد اکبر عن
ابیہ موسیٰ ثانی عن ابیہ السید
عبد اللہ عن ابیہ السید موسیٰ الجون
عن ابیہ السید عبد اللہ المحض عن
ابیہ السید حسن المثنیٰ عن ابیہ الامام
حسن المجتبیٰ عن ابیہ وامہ سیدنا
علی المرتضیٰ وسیدتنا فاطمۃ الزہرا کلہما
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و
کتاب غنیۃ الطالبین وفتوح الغیب
ومجالس ستین کہ ملفوظ حضرت غوث
است واصل طریقہ ایشاں در آنہا مفصل است
این فقیر اخذ کرد واجازت از شیخ ابو طاہر
محمد بن ابراہیم الکردی عن ابیہ عن القشاشی
عن الشناوی عن عبد الرحمن بن عبد القادر
بن عبد العزیز بن فہد الہاشمی العلوی
المکی عن عمہ جار اللہ بن عبد العزیز بن
فہد المکی عن ابی الفضل جلال الدین سیوطی

جاتا کہ باطن کی تربیت اس سلسلہ میں ہوئی ہو۔
واللہ اعلم اور وہ سلسلہ یہ ہے۔ کہ سیدی شیخ ابو محمد
عبد القادر جیلانی نے اخذ کیا۔ اپنے والد
ابو صالح موسیٰ جنگی دوست سے انہوں
نے اپنے والد سید عبد اللہ سے انہوں
نے اپنے والد سید یحییٰ زاہد سے انہوں
نے اپنے والد سید محمد رومی سے انہوں نے
اپنے والد سید داؤد سے انہوں نے امیر محمد اکبر سے
انہوں نے اپنے والد موسیٰ ثانی سے انہوں نے اپنے
والد سید عبد اللہ سے انہوں نے اپنے والد سید
موسیٰ جون سے انہوں نے اپنے والد سید عبد اللہ
سے انہوں نے اپنے والد سید حسن مثنیٰ سے انہوں
نے اپنے والد امام حسن مجتبیٰ سے انہوں نے اپنے والد
اور والدہ سیدنا علی مرتضیٰ وسیدتنا فاطمۃ الزہرہ
سے اور ان دونوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے اور کتاب غنیۃ الطالبین وفتوح الغیب و
مجالس ستین کے جو ملفوظ ہیں حضرت غوث کے اور اصل طریقہ
انکا انہیں مفصل ہے۔ اس فقیر نے اجازت حاصل کی شیخ
ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی سے انہوں نے اپنے والد سے
انہوں نے قشاشی سے انہوں نے شناوی سے انہوں نے عبد الرحمن
بن عبد القادر بن عبد العزیز بن فہد ہاشمی علوی مکی سے
انہوں نے اپنے چچا جار اللہ بن عبد العزیز بن فہد مکی سے
انہوں نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی

قال انبانی الشیخ جلال الدین بن الملقن عن ابی اسحاق التنوخی عن ابی العباس الحجاز عن احمد بن یعقوب المارستانی عن قطب الطریقۃ الشیخ محی الدین عبد القادر جیلانی قال انبانا شیخنا ابو طاہر قال اخبرنا الشیخ محمد سعید بن الحسن القرشی الکوکنی ثم المدنی فی رسالۃ ایقاظ الھمم بالاوراد والاذکار لتعرض نفحات العزیز الغفار عن العارف باللہ الشیخ ابراھیم الکردی قال انبانا شیخنا ابو طاہر عن ابیہ الشیخ ابراھیم الکردی قال اخبرنا شیخنا الشیخ احمد ابن محمد القشاشی المدنی ان کیفیۃ ذکر الطریقۃ العلیۃ القادریۃ ان تجلس مربعا وتضع کفیک علی فخذیک مبسوطتین و تغمض عینیک وتبدا بالکر من جانبک الایسر وتقصد ان تلخذ ماسوی اللہ من قلبک وھو تحت یدیک الایسر بقولک وتمدھا الی ان تطرح الا وھو المنفی فوق کتفک الایمن وتثبت بقولک الا من فوق کتفک الایمن اللہ فی قلبک الذی القلیت ماسوی اللہ تعالی عنہ بضرب شدید بیتاثر قلبک وتمکن فیہ

سے انہوں نے کہا مجھے خبر دی شیخ جلال الدین بن ملقن نے کہا مجھے خبر دی ابو اسحاق تنوخی نے انکو ابو العباس حجاز نے انکو احمد بن یعقوب مارستانی نے اُن کو قطب الطریقہ شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی نے اور خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابو طاہر نے انکو شیخ محمد سعید بن حسن قرشی کوکنی ثم المدنی نے اپنے رسالہ میں جسکا نام ہے ایقاظ الھمم بالاوراد والاذکار لتعرض نفحات العزیز الغفار شیخ عارف باللہ شیخ ابراہیم کردی سے اور خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابو طاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ احمد بن محمد قشاشی مدنی نے یہ کہ ذکر طریقہ علیہ قادریہ کا اس طور پر ہے۔ کہ مربع بیٹھے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں رانوں پر رکھے کھلا ہوا اور آنکھوں کو بند کرے اور شروع کرے ذکر کو بائیں طرف سے وارادہ کرے۔ کہ اپنے دل سے نکالتا ہے اللہ کے ماسوا کو اور دل کا مقام بائیں پستان کے نیچے ہے۔ لا سے شروع کرے اور کھینچے اُسکو یہاں تک کہ ڈالے الہ کو حالت نفی میں اوپر داہنے مونڈھے کے اور اثبات کرے ساتھ لفظ الا کے داہنے مونڈھے کے اوپر سے اللہ کو بیچ دل کے جس سے ماسوائے الہ کو نکالا تھا بہت شدت اور ضرب کے ساتھ کہ دل میں

نور الذکر انتھی وبہ الشیخ ابراھیم الکردی انہ قال فی ایقاظ القوابل ینبغی بطالب الحق سبحانہ ان یسأل بعد اداء ما افترض علیہ طریق التقرب بالتزام ما یطیقہ من مندوبات الاقوال والافعال بخالص العبودیۃ فانھا تنتج المحبۃ الالھیۃ المنتجۃ لما قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیما یرویہ عن ربہ تبارک وتعالی وما تقرب الی عبدی بشیٔ احب الی مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا زاد فی غیر روایۃ البخاری وفوادہ الذی یعقل بہ ولسانہ الذی یتکلم بہ فمن اراد العمل علی ذالک فعلیہ بالذکر بالغدو والاصال وان لا یکون من الغافلین فیما بین ذالک عند تقلباتہ فی الاشتغال وافضل الذکر لا الٰہ الا اللہ فان کان متجردا عن الاسباب فلینقطع بالذکر وان کان من اھل الاسباب فلیجعل منہ وردا بحسب الفراغ و من الوسطان یقول لا الٰہ الا اللہ

اثر ہو جائے اور اسمیں ذکر کا نور قرار پکڑے۔ انتھی اور اسی سند سے ہے شیخ ابراہیم کردی سے کہ انہوں نے کہا ہے بیچ ایقاظ القوابل کے حق سبحانہ تعالیٰ کے طالب کو چاہئے بعد ادائے فرائض کے سوال کرے طریقہ اللہ کے تقرب کا اپنے پر لازم کر لینے سے اس وظیفہ کے جسکی طاقت رکھتا ہو افعال و اقوال مستحب سے خالص عبودیت کیساتھ کہ اسکا نتیجہ محبت الٰہی ہے نتیجہ دینے والے اُس شئے کا جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قدسی میں یعنی نہیں نزدیکی کی طرف میرے بندہ میرے نے ساتھ کسی چیز کے جو محبوب تر ہو طرف میرے فرائض میرے سے اور ہمیشہ میرا بندہ میرا قرب چاہتا ہے ساتھ نوافل کے یہانتک کہ میرا محبوب ہو جاتا ہے۔ تو میں ہوتا ہوں اسکے کان جنسے وہ سنتا ہے اور اسکی آنکھیں جنسے وہ دیکھتا ہے اور اسکے ہاتھ جنسے وہ پکڑتا ہے اور اسکے پاؤں جنسے وہ چلتا ہے۔ اور بخاری کی اُس روایت کے سوا اوروں نے یہ بھی زیادہ روایت کیا ہے۔ کہ اسکا دل جس سے وہ سمجھتا ہے۔ اور اسکی زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے انتھی۔ تو جو شخص اسپر عمل کرنا چاہے۔ وہ صبح و شام ذکر کیا کریں اور غافلوں میں سے نہ بنے اپنے کاروبار کے شغل میں اور افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ ہے پس اگر مجرد ہے کسی طرح کا بکھیڑا نہیں رکھتا تو بس وہ ذکر ہی کیا کرے اور جو دنیا کے کاروبار میں گھرا ہوا ہے۔ تو وہ اپنی فرصت کے موافق ورد و وظیفہ مقرر کرے

ذکر وظائف خاندان قادریہ رح

الفا بعد کل من الصبح والعشاء والتھجد وعند العذر یاخذ بالمیسر والاستغفار مأة بعد کل من الاوقات الثلاثة ویعمل بمضمون حدیث استغفر للمؤمنین والمؤمنات کل یوم سبعا و عشرین کان من الذین یستجاب لھم و یرزق بھم اھل الارض ویکون ذالک بعد الصبح ویعمل بمضمون حدیث من استغفر اللہ دبر کل صلوٰۃ ثلث مرات فقال استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ غفرت لہ ذنوبہ وان کان قد فر من الزحف فیقول بعد الصبح کل یوم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر عشر مرات وان تیسر بعد کل فریضۃ فھو اولی ویقول بعد کل من الصبح والعصر اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی الہ واصحابہ عدد خلقک بدوامک عشرا ویقول بعد العاشرۃ وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الھم وصحبھم والتابعین وعلی اھل طاعتک اجمعین

اور اوسط کا درجہ ہے۔ کہ لا الہ الا اللہ ایک ہزار بار بعد ہر صبح اور عشاء اور تہجد کی نماز کے بعد ورد کرے۔ اور عذر کے وقت جسقدر آسان ہو۔ اور ایک سو مرتبہ استغفار انہیں تینوں نمازوں کے بعد۔ اور اس حدیث شریف پر عمل کرے۔ کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص استغفار چاہے۔ مومنوں اور مومنات ہر روز ستائیس ۲۷ دفعہ وہ ہوگا۔ انہیں سے جنکی دعا قبول ہوتی ہے۔ اور جن کے سبب اہل زمین روزی پاتے ہیں۔ اور یہ بعد نماز صبح کے ہے اور اس حدیث شریف کے مضمون پر عمل کرے یعنی جو شخص مغفرت مانگے اللہ سے بعد ہر نماز کے تین سو مرتبہ اور کہے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ تو اسکے سب گناہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ وہ جہاد میں سے بھاگا ہو۔ پس کہے بعد صبح کے ہر روز لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک لہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر دس مرتبہ اور جو ہر نماز کے بعد کہے تو اولیٰ ہے۔ اور ہر صبح اور عصر کے بعد دس دفعہ یہ پڑھے۔ اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ و اصحابہ عدد خلقک بدوامک۔ اور دسویں دفعہ یہ اور پڑھ لیوے۔ وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الھم وصحبھم والتابعین وعلی اھل طاعتک اجمعین من اھل السموات واھل الارضین وعلینا معھم برحمتک یا ارحم الراحمین عدد خلقک و رضا

من اهل السموات واهل الارضين وعلينا معهم برحمتك يا ارحم الراحمين عدد خلقك ورضا نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك كلما ذكرك الذاكرون وغفل عن ذكرك الغافلون وان حبيب بعد كل فريضة عشر افصوا ذكي ويقرا الاخلاص من بعد كل فريضة عشرا وبعد ركعتي الضحى السورتها والشمس وضحها والضحى يقول سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم - عدد خلق الله بدوام الله عشرا ويٰسٓ وتبارك كل صباح ومساء ويزيد في المساء بعد المغرب سورة الم السجدة وان ضاق الوقت عن يٰسٓ في الليل فالم السجدة وتبارك ويصلي ست ركعات من الاوابين بعد المغرب ويقول بعد ركعتي المغرب مرحبا بملائكة الليل مرحبا بالملكين الكريمين الكاتبين اكتبا في صحيفتي اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله واشهد ان الجنة حق والنار حق والموت حق والقبر حق والسؤال حق والحشر حق والحساب حق

نفسک و زینۃ عرشک و مداد کلماتک کلما ذکرک الذاکرون و غفل عن ذکرک الغافلون ۔ اور جو ہر فرضوں کے بعد دس مرتبہ ورد کرے ۔ تو اور بہت خوب ہے اور ہر نماز فرض کے بعد دس دفعہ سورۂ اخلاص پڑھا کرے اور بعد دو رکعتوں چاشت کے سورتیں والشمس وضحٰہا اور والضحٰی پڑھے اسکے بعد یوں کہے ۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

عدد خلق اللہ بدوام اللہ دس مرتبہ اور یٰسین اور تبارک ہر صبح و شام پڑھے اور مغرب کو بعد نماز کے سورۂ الم سجدہ پڑھے ۔ اور جو یٰسین پڑھنے کا وقت نہ پائے رات کو تو الم سجدہ اور تبارک پڑھے اور بعد نماز مغرب کے چھ رکعتیں نفل اوابین اور بعد مغرب کے دو رکعتوں کے یہ کہے ۔ مرحبا بملائکۃ اللیل مرحبا بالملکین الکریمین الکاتبین اکتبا فی صحیفتی اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمد عبدہ و رسولہ واشہد ان الجنۃ حق والنار حق والموت حق والقبر حق والسؤال حق والحشر حق والحساب حق

والشفاعۃ حق والصراط حق والمیزان
حق واشھد ان الساعۃ اٰتیۃ لاریب
فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور
اللھم انی اودعک ھذہ الشھادۃ لیوم
حاجتی الیھا اللھم احطط بھا وزری واغفر
بھا ذنبی وثقل بھا میزانی واوجب لی بھا
امانی وتجاوز بھا عنی برحمتک یا ارحم
الراحمین، ویتوی بعد رکعتی المغرب فی
رکعتین منھا حفظ الایمان مع الاوابین
ویقول بعد السلام اللھم سددنی بالایمان
واحفظہ علی فی حیاتی وعند وفاتی وبعد
مماتی کما اوصی بالشیخ محی الدین قدس اللہ سرہٗ
فی باب الوصایا من الفتوحات المکیۃ قال
یقرأ فی کل رکعۃ فیھا الاخلاص ستا
والمعوذتین مرۃ مرۃ رکعتین بعد ما بینہ
الاوابین مع الاستخارۃ ای المطلقۃ التی
یعلمھا اھل اللہ کل یوم لاعمال اللیل و
النھار قال الشیخ محی الدین قدس سرہ
جربنا ذالک فوجدنا فیہ کل خیر ودعاء
الاستخارۃ ھو ما سبق ویقول بعد کل
فریضۃ استغفر اللہ العظیم الذی لا
الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ اللھم
انت السلام ومنک السلام وعلیک

والشفاعۃ حق والصراط حق والمیزان
حق واشھد ان الساعۃ اٰتیۃ لاریب
فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور
اللھم انی اودعک ھذہ الشھادۃ لیوم
حاجتی الیھا اللھم احطط بھا وزری واغفر
بھا ذنبی وثقل بھا میزانی واوجب لی بھا
امانی وتجاوز بھا عنی برحمتک یا ارحم
الراحمین ہ اور بعد دو رکعت مغرب کے
نیت کرے۔ دو رکعتوں حفظ الایمان کی
اوابین کے ساتھ اور سلام کے یہ کہے۔
اللھم سددنی بالایمان واحفظہ
علی فی حیاتی وعند وفاتی وبعد مماتی
اسکی وصیت کی ہے شیخ محی الدین قدس اللہ سرہٗ
نے فتوحات مکیہ کے باب الوصایا میں یوں فرمایا
ہے۔ کہ پڑھے اسکی ہر رکعت میں سورۂ اخلاص چھ
چھ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
ایک ایک دفعہ اسکے بعد دو رکعتیں اوابین کی نیت
سے ساتھ استخارہ کے یعنی مطلق جو اولیاء اللہ پڑھا
کرتے ہیں۔ ہر روز اعمال شب و روز کیواسطے شیخ
محی الدین قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔ ہم نے تجربہ کیا ہے تو
اسمیں سراسر بہتری پائی ہے۔ اور دعا استخارہ کی وہی
ہے۔ جو پہلے گذری اور ہر فرضوں کے بعد کہے استغفر اللہ
العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

استغفار

یرجع السلام حینا ربنا بالسلام و
ادخلنا دار السلام تبارکت ربنا و
تعالیت یا ذوالجلال والاکرام ثم یقرأ
الفاتحۃ الی اخرہا ثم والٰھکم الٰہ واحد
لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم ثم یقول
اللھم انی اقدم الیک بین یدی ذالک
کلہ اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم الی قولہ
العلی العظیم ثم اٰمن الرسول الی اخر السورۃ
ثم شھد اللہ انہ لا الٰہ الا ھو الی قولہ
ان الدین عند اللہ الاسلام فیقول
بعدہ وانا اشھد بما شھد اللہ بہ
واستودع اللہ ھذہ الشھادۃ
وھی لی عند اللہ ودیعۃ ثم یقول قل
اللھم مالک الملک الی قولہ بغیر حساب
ثم یقول اللھم یا رحمٰن الدنیا والاخرۃ
ورحیمھما رحمانی انت ترحمنی فارحمنی برحمۃ
من عندک تغنینی بھا عن رحمۃ من
سواک ثم الاخلاص والمعوذتین ثم یقول
سبحان اللہ ثلثا وثلثین مرۃ والحمد للہ ثلثا
وثلثین مرۃ واللہ اکبر اربع وثلثین مرۃ ثم
لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ
الخیر وھو علی کل شیٔ قدیر اللھم

اللھم انت السلام ومنک السلام والیک یرجع
السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام
تبارکت ربنا وتعالیت یا ذوالجلال والاکرام
پھر الحمد کی صورت پھر الٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ
الا ھو الرحمٰن الرحیم۔ پھر کہے اللھم انی اقدم الیک
بین یدی اللہ ذالک کلہ اللہ لا الٰہ الا
ھو الحی القیوم وھو العلی العظیم تک پھر
اٰمن الرسول آخر سورۃ تک پھر شھد اللہ
انہ لا الٰہ الا ھو عند اللہ الاسلام تک
پھر کہے وانا اشھد بما شھد اللہ بہ واستودع
اللہ ھذہ الشھادۃ وھی لی عند اللہ
ودیعۃ پھر کہے قل اللھم مالک الملک سے
بغیر حساب تک پھر کہے۔ اللھم یا رحمٰن
الدنیا والاخرۃ ورحیمھما رحمانی
انت ترحمنی فارحمنی برحمۃ من عندک
تغنینی بھا عن رحمۃ من سواک پھر
سورۂ اخلاص اور قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس پھر کہے
سبحان اللہ تینتیس ۳۳ دفعہ اور الحمد للہ تینتیس ۳۳
دفعہ اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ لا الٰہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک والحمد
یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیٔ قدیر
اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی

لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منک
الجد ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
ان اللہ وملائکتہ الایۃ ثم یصلی علی النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم یدعو بما احب
ثم یختم سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون
الایۃ ثم لا الہ الا اللہ عشر مرات ھذا
بعد کل فریضۃ ویقول کل یوم بعد الصبح
یا اللہ یا واحد یا احد یا جواد انفحنی
منک بنفحۃ خیر انک علی کل ما تشاء
قدیر احد عشر مرۃ ویکون ابتداء من
یوم الخمیس بعد قرأت الفاتحۃ لغوث
الثقلین قدس سرہ ومشائخ السلسلۃ
من السابقین والاحقین کما شرط المشائخ
ویقول یا عزیز کل یوم بعد الصبح احد
واربعین مرۃ ویا الہ الا انت الرفیع
خمسۃ عشر مرۃ ویا قیوم فلا یفوت
شئ من علمہ ولا یؤدہ وعشرین مرۃ وان
وسع الوقت قال سبحان اللہ وبحمدہ سبحان
اللہ العظیم مائتہ مرۃ ویصوم ثلثۃ ایام
من کل شہر ومن زاد زادہ اللہ فان وجد
من نفسہ قوۃ فلیصم من شوال ستا و
من ذی الحجۃ التسع الاول وشیخنا

لما منعت ولا راد لما قضیت ولا ینفع
ذا الجد منک الجد ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم ان اللہ وملائکتہ
یصلون علی النبی الخ۔ آخر آیۃ تک پھر
درود پڑھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا
مانگے جو چاہے پھر کہے۔ سبحان ربک رب العزۃ
عما یصفون آخر آیۃ تک پھر لا الہ الا اللہ
دس مرتبہ یہ بعد ہر فرض نماز کے اور ہر روز صبح
کی نماز کے کہے۔ یا اللہ یا واحد یا احد یا
جواد انفحنی منک بنفحۃ خیر انک علی کل
ما تشاء قدیر گیارہ دفعہ اور اسکو شروع کرے
پنجشنبہ سے اس طور سے کہ پہلے حضرت غوث
الثقلین قدس سرہٗ اور سب مشائخ سلسلہ پہلے
پچھلے سب کی فاتحہ دے۔ جیسے اس کو شرط کیا
ہے مشائخ نے اور کہے یا عزیز ہر روز بعد
صبح کے اکتالیس مرتبہ اور یا الہ الا انت الرفیع
پندرہ دفعہ اور یا قیوم فلا یفوت شئ من
علمہ ولا یؤدہ ستائیس مرتبہ اور وقت میں
گنجائش ہو تو کہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان اللہ العظیم سو مرتبہ اور ہر مہینے میں
تین روزہ رکھے اور جو زیادہ رکھے۔ اللہ
زیادہ کرے اور جو اپنے نفس میں قوت پائے تو
رکھے چھ روزے عید کے اور بقرعید کے نو روزے

الامام كان يامر اصحابه باحياء هذا
الليالي العشر بقرأة القرآن كل ليلة
عشرة اجزاء بالمد ارسنة ففي كل
ثلاث ليال ختمة وليلة العيد ختمة
كاملة بالتقسيم هذا ومن الايام
الفاضلة يوم عاشوره ويوم النصف
من شعبان وورد في الفضائل رجب
احاديث باسانيد ضعيفة لاباس
بالعمل بها فان وجد من نفسه قوة
فليعمل بها رجاء فضل الله تعالى
فمنها صوم اول رجب كفارة ثلاث
سنين والثاني كفارة سنتين والثالث
كفارة سنة ثم كل يوم شهر او منها في
رجب يوم وليلة من صام ذالك
اليوم وقام تلك الليلة كان كمن
صام الدهر مائة سنة ـ
فهو لثلاث بقين من رجب ومنها
من صام سبعة ايام غلقت عنه
سبعة ابواب جهنم ومن صام
ثمانية ايام فتحت له ثمانية
ابواب الجنة ومن وجد قوة من
نفسه فقد ورد افضل الصيام
صوم اخي داؤد كان يصوم يوما و

اول تاریخ سے نویں تک اور ہمارے شیخ
امام اپنے اصحاب کو امر کرتے تھے۔ کہ ان دسوں
راتوں کو بیدار رہے۔ اور قرآن شریف پڑھے
ہر رات کو دس سیپارے تو تین رات میں ختم کرے
اور دسویں رات کو ایک پورا کرے۔ اس
تقسیم سے اور ایام فاضلہ سے عاشورہ ہے
اور پندرھویں رات شعبان کی اور رجب کے
فضائل وارد ہیں۔ حدیث ضعیف اسناد سے
کہ ان پر عمل کرنا مضائقہ نہیں اگر آدمی اپنے
میں قوت دیکھے۔ ان پر عمل کرے اللہ کے فضل
کی امید پر ان میں سے ایک روزہ پہلی رجب کا
ہے جس کا ثواب تین برس کا کفارہ ہے۔ اور
دوسرے کا روزہ دو برس کا کفارہ ہے۔ اور تیسرا روزہ
ایک برس کا کفارہ ہے۔ بعد اسکے پھر ہر روزہ
ایک ایک مہینے کا کفارہ ہے۔ اور ایک انمیں سے
ہے۔ کہ ماہ رجب میں ایک روزہ اور ایک شب ایسی
ہے۔ کہ جو اس دن روزہ رکھے اور اس رات کو عبادت
کرے تو ایسا ہے۔ جیسے برابر سو برس روزہ رکھے۔
پس وہ واسطے تیسری رجب کے ہے۔ اور بعض انمیں سے یہ ہے
کہ جو سات روزے رکھے اسپر سات دروازے دوزخ کے بند
ہوتے ہیں۔ اور جو آٹھ روزے رکھے آٹھوں دروازے جنت کے
اسکے واسطے کھل جائیں گے۔ اور اپنے نفس میں قوت پائے
تو حدیث شریف میں آیا ہے۔ افضل روزہ میرے بھائی داؤد

یفطر یوما ولا یفطر اذا لا فی رواۃ الترمذی وغیرہ عن ابن عمر الشیخ سعید الکوکنی وقال الشیخ الحسن العجمی المکی وعند الاستطاعت یزید علی ما ذکر قراءۃ سورۃ اخلاص الف مرۃ والصلواۃ علی النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الف مرۃ ولقول فی یوم الف مرۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیرہ وان یقول فی الصبح کل یوم الف مرۃ سبحان اللہ و بحمدہ انتھی۔ اما طریقہ نقشبندیہ راشعب بسیار است در دیار ہندوستان از دوجہت شائع شدہ است یکے جہت خواجہ محمد باقی و دیگر جہت امیر ابو العلی و در دیار ماوراء النہر از جہت مخدوم اعظم مولانا خواجگی شائع است واشہر شعب آں بحسب رسائل تصوف وبیان اشغال قوم شعبہ جامیہ ست وباز جہت خواجہ محمد باقی راشعب بسیار است اشہر آنہا دو شعبہ است۔ شعبہ شیخ محمد معصوم وشعبہ شیخ آدم بنوری ہر یکے ازیں دو اشغال دارد غیر اشغال متقدمان ایں طریقہ وایں فقیر را بہر یکے ازیں شعبہا

پیغمبر کا ہے۔ کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ اور ایک روز افطار کرتے تھے۔ اسکو روائیت کیا ترمذی وغیرہ نے ابن عمر سے واسطے شیخ سعید کوکنی کے اور کہا شیخ حسن عجمی مکی نے اور مقدور ہو تو زیادہ کرے۔ اس پر سورۂ اخلاص ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ اور ہزار بار درود پڑھے۔ اور ہر روز ہزار بار پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر۔ اور ہر روز صبح کو پڑھے ایک ہزار بار سبحان اللہ وبحمدہٖ۔ انتہی۔

لیکن طریقہ نقشبندیہ کے بہت شعبہ ہیں۔ ملک ہندوستان میں دو جہت سے شائع ہیں۔ تو خواجہ محمد باقی کی جہت سے اور دوسرا امیر ابو العلے کی جہت سے اور ملک ماوراء النہر میں مخدوم اعظم مولانا خواجگی کی جہت سے مشہور ہے۔ اور ان سب میں بہت مشہور بموجب تصوف کے رسالوں کے اور اشغال قوم کے بیان کے شعبہ جامیہ ہے اور پھر خواجہ محمد باقی کی جہت سے بہت شعبے ہیں۔ ان میں دو شعبہ بہت مشہور ہیں۔ ایک شعبہ شیخ محمد معصوم کا۔ ایک شعبہ شیخ آدم بنوری کا۔ اور ان دونوں میں سے شغل ہیں سوئم اشغال متقدمان طریقہ کے اور اس فقیر کو

شرح حصن حصین نسبتہ ، مشغول است

ارتباط صحیح واقع شدہ است۔ پس ارتباط این
فقیر از جہت بیعت و صحبت و تلقین
اشغال و اجازت و خرقہ با والد خود حضرت
شیخ عبد الرحیم قدس سرہٗ و حضرت ایشاں
را با چہار کس از مشائخ این طریق ارتباط واقع
است۔ نخست با سید عبد اللہ دوم با میر ابو القاسم
اکبر آبادی سوم با خواجہ خورد ولد خواجہ محمد باقی
چہارم با میر نور العلی خلف میر ابو العلی۔
فالسید عبد اللہ عن الشیخ آدم البنوری
عن الشیخ احمد السرہندی عن خواجہ
محمد باقی و خواجہ خورد عن الشیخ احمد
السرہندی و عن خواجہ حسام الدین
والشیخ اللہ داد کلھم عن خواجہ محمد باقی
بالسند المذکور فی سلسلۃ الصحبۃ و
میر ابو القاسم الاکبر آبادی الملقب بخلیفہ
عن ملا ولی محمد الاکبر آبادی عن الامیر ابو العلی
عن عمہ الامیر عبد اللہ عن خالہ خواجہ
عبد الحق عن عمہ خواجہ یحیی عن ابیہ
خواجہ عبید اللہ احرار و از میر نور العلی خرقہ
بایشاں رسید عن والدہ الامیر ابو العلی اکبر آبادی
و این فقیر اشغال طریقہ احمدیہ را از ملا محمد دلیل
گکیانی۔ اخذ کردہ عن شیخہ میر موسے بھٹی
کوٹی عن الشیخ محمد معصوم عن ابیہ الشیخ

ان سب شیخوں سے ارتباط صحیح واقع ہے۔ پس
ارتباط اس فقیر کو جہت صحبت و بیعت و
تلقین اشغال و اجازت و خرقہ سے اپنے والد
شیخ عبد الرحیم قدس سرہٗ سے ہے۔ اور ان کو
چار مشائخ سے اس طریقہ سے ارتباط واقع
ہے۔ پہلے سید عبد اللہ سے دوسرے میر ابو القاسم
اکبر آبادی سے تیسرے خواجہ خورد ولد خواجہ
محمد باقی سے چوتھے میر نور العلی خلف میر
ابو العلی سے تو سید عبد اللہ کو شیخ آدم بنوری
سے انکو شیخ احمد سرہندی سے اُن کو خواجہ
محمد باقی سے اور خواجہ خورد کو شیخ احمد سرہندی
سے اور خواجہ حسام الدین سے اور شیخ
الہ داد اور ان سب کو خواجہ محمد باقی سے اُسی
سند سے جو مذکور ہو چکی ہے۔ سلسلہ صحبت
میں اور میر ابو القاسم اکبر آبادی الملقب بخلیفہ
کو ملا ولی محمد اکبر آبادی سے انکو میر ابو العلی
سے ان کو اپنے چچا امیر عبد اللہ سے اُن کو
اپنے ماموں خواجہ عبد الحق سے اُن کو خواجہ
یحیی سے اور انکو اپنے والد خواجہ عبید اللہ احرار سے
اور میر نور العلی سے انکو خرقہ پہنچا۔ اُنکو اپنے والد
امیر ابو العلی اکبر آبادی سے اور فقیر نے اشغال
طریقہ احمدیہ کو ملا محمد دلیل گکیانی سے حاصل کیا۔
انہوں نے اپنے شیخ میر موسیٰ بھٹی کوٹی سے انہوں نے

خرقہ نقشبندیہ

احمد سرہندی و این فقیر را خرقہ نقشبندیہ از شیخ ابو طاہر مدنی رسیدہ و ایشان را از سہ کس والد بزرگوار ایشان شیخ ابراہیم کردی و شیخ احمد نخلی و شیخ عبداللہ بصری مکی و شیخ ابراہیم را ارتباط با شیخ احمد قشاشی است از جہت تلقین و خرقہ عن ابی المواہب احمد الشناوی عن الشیخ محمد بن محمد بن عبد الرحمن التہنیسی عن مولانا محمد امین ملا جامی عن مولانا غیاث الدین احمد عن مولانا علاؤ الدین محمد عن مولانا عبد الرحمن الجامی عن مولانا سعید الدین الکاشغری عن مولانا نظام الدین خاموش عن خواجہ علاؤ الدین عطار عن خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیہ و شیخ احمد نخلی اشغال این طریقہ اخذ کردہ از سید امیر کلال البلخی عن ملا محمد عرب البلخی عن ملا اکتہ الشیرغانی عن ملا خورد عزیزان عن مخدوم الاعظم ملا خواجگی عن مولانا محمد قاضی عن خواجہ عبید اللہ الاحرار و الشیخ عبد اللہ البصری لبس الخرقۃ عن ید الشیخ عبد اللہ باقشیر المکی عن الشیخ تاج الدین السنبھلی نزیل مکہ عن

شیخ محمد معصوم سے انہوں نے اپنے والد شیخ احمد سرہندی سے اور اس فقیر کو خرقہ نقشبندیہ حاصل ہوا۔ شیخ ابو طاہر مدنی سے اور انکو تین مشائخوں سے اپنے والد بزرگوار شیخ ابراہیم کردی سے اور شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبد اللہ بصری مکی سے اور شیخ ابراہیم کو ارتباط ہے شیخ احمد قشاشی سے جہت سے تلقین و خرقہ کے ابو المواہب شیخ احمد شناوی سے اُن کو شیخ محمد بن محمد بن عبد الرحمن تہنیسی سے ان کو مولانا محمد امین ملا جامی کے بھانجے سے اُنکو مولانا شیخ غیاث الدین احمد سے اُنکو مولانا علاؤ الدین محمد سے اُنکو مولانا عبد الرحمن جامی سے اُنکو مولانا سعید الدین کاشغری سے اُنکو مولانا نظام الدین خاموش سے اُنکو خواجہ علاؤ الدین عطار سے اُن کو خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیہ سے اور شیخ احمد نخلی نے اشغال اس طریق سے حاصل کئے۔ سید میر کلال البلخی سے اُنہوں نے ملا اکتہ شیرغانی سے انہوں نے ملا خورد عزیزان سے اُنہوں نے مخدوم الاعظم ملا خواجگی سے انہوں نے مولانا محمد قاضی سے انہوں نے خواجہ عبید اللہ احرار سے اور شیخ عبد اللہ بصری نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ عبد اللہ باقشیر مکی کے انکو پہنایا۔ تاج الدین سنبھلی نزیل مکہ نے اُنکو خواجہ محمد باقی نے

خواجہ محمد باقی بسندہ المذکور ثم الخواجہ نقشبند اخذ عن روح خواجہ عبد الخالق الغجدوانی وعن خواجہ محمد بابا السماسی وعن خلیفۃ الامیر سید کلال وخواجہ محمد بابا السماسی عن خواجہ عزیزان بمثل ما ذکرنا فی سلسلۃ الصحبۃ الا ان ههنا نکتۃ اخری ننبہ علیها فالشیخ ابو علی الفارمدی اخذ ایضا عن خواجہ ابو الحسن الخرقانی عن الشیخ ابی یزید البسطامی من طریق الباطن لا من طریق الظاهر فان وفات الشیخ ابی یزید قبل ولادۃ خواجہ ابی الحسن بمدت مدیدۃ والشیخ ابو یزید عن سیدنا الامام جعفر الصادق من طریق الباطن لا الظاهر لان ولادۃ الشیخ ابی یزید بعد وفات الامام جعفر الصادق بمدۃ مدیدۃ والامام جعفر الصادق اخذ من جهتین الاولی جهۃ آبائہ رضی اللہ عنهم وقد ذکرناہ والثانیۃ انہ اخذ الطریقۃ عن ابی امہ القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق والقاسم اخذها عن سلمان الفارسی عن سیدنا ابی بکر الصدیق عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اسی سند مذکور سے پھر خواجہ نقشبند نے حاصل کی خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی روح سے اور خواجہ محمد باقی بابا سماسی اور خلیفہ امیر سید کلال سے اور خواجہ محمد بابا سماسی نے خواجہ عزیزان سے جیسا ہم نے سلسلہ صحبت میں ذکر کیا ہے۔ مگر یہاں ایک اور نکتہ ہے اس سے آگاہ ہو لیں شیخ ابو علی فارمدی نے بھی حاصل کیا ہے خواجہ ابو الحسن خرقانی سے انہوں نے شیخ ابو یزید بسطامی سے باطن کے طور پر ظاہر کے طور پر نہیں کیونکہ ولادت شیخ ابو یزید کی خواجہ ابو الحسن کی ولادت سے بہت مدت سے پہلے ہوئی ہے اور شیخ ابو یزید نے سیدنا امام جعفر صادق سے باطن کے طریق سے ظاہر کے طریق سے نہیں اسواسطے کہ ولادت شیخ ابو یزید کی بہت کے بعد ہوئی ہے۔ وفات امام جعفر صادق سے اور امام جعفر صادق نے حاصل کیا دو طریق سے ایک تو اپنے آباء رضی اللہ عنہم کے طریق سے اور وہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور دوسرے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق سے اور قاسم نے حاصل کیا سلمان فارسی سے اور انہوں نے سیدنا ابو بکر صدیق سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ

قلت واخذ القاسم عن سلمان لایمکن
ان یکون الا من جھۃ الباطن بظہر
ذالك من تتبع اسماء الرجال واللہ اعلم
والحسن البصری ینسب الی سیدنا علی
رضی اللہ تعالی عنہم عند اھل السلوك
قاطبۃ وان کان اھل الحدیث لا
یثبتون ذالك وقد انتصر الشیخ
احمد القشاشی لاھل السلوك
والکلام واف وشاف فی الکتاب
العقد الفرید فی سلاسل اھل
التوحید واللہ اعلم . باید دانست کہ
گگیانی بفتح کاف فارسیہ اول وتشدید
دوم نسبت یہ قبیلہ از افاغنہ کہ میاں دوآبہ
پشاور سکونت دارند. وبا قوم یوسف زئی
بنو اعمام می شوند. بھٹی کوٹ بتائی ہندیتین
قریۃ من مضافات جلال آباد وجلال آباد
بلدہ بین کابل وپشاور بھنسی بفتح موحدہ والنون
ومہملہ نسبۃ بھنسا بالقصر بلدہ بصعید مصر
الادنی. مُلّاکہ بفتح الالف وتشدید
الکاف العربیہ وہائے فارسیہ ابن یمین
تخلص می کند. واو را دیوانے است مشہور
چیرغان بجیم فارسیہ مضمومہ وبار موحدہ مضمومہ
ورا مہملہ ساکنہ وغین معجمہ بلدہ است بردو

علیہ وسلم سے میں کہتا ہوں قاسم کا سلمان سے
حاصل کرنا ممکن نہیں۔ مگر باطن کی جہت سے
یہ بات ظاہر ہوئی ہے۔ اسماء الرجال تتبع سے اللہ
اعلم اور حسن بصری نسبت کے گئے ہیں۔ سیدنا
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اہل سلوک کے
نزدیک یقیناً اگرچہ اہل حدیث اسے ثابت
نہیں کرتے اور تحقیق بہت تائید کی ہے۔ شیخ
احمد قشاشی نے اہل سلوک کے کلام وافی و
شافی سے اپنی کتاب عقد الفرید فی سلاسل
اہل توحید میں اللہ اعلم۔ جاننا چاہیئے۔ کہ
گگیانی بفتح کاف فارسیہ اول وتشدید
دوم یار نسبت کی ہے قبیلہ افغانوں
میں سے جو پشاور کے دوآبہ میں رہتے ہیں
اور قوم یوسف زئی کے چچازادوں میں
ہیں۔ بھٹی کوٹ دونوں تاہندیہ ایک گاؤں
ہے نواح جلال آباد سے اور جلال آباد
ایک شہر ہے درمیان کابل اور پشاور کے
بھنسی بفتح موحدہ والنون اور سین مہملہ بالقصر
اور یار نسبت کی ایک شہر ہے۔ صعید مصر
ادنی میں۔ ملاکہ بفتح الف وتشدید کاف عربی و
ہائی فارسی ابن یمین تخلص کرتے ہیں۔ اور اُن کا
دیوان مشہور ہے۔ چیرغان بجیم فارسی مضمومہ اور
بار موحدہ اور رار مہملہ ساکن اور غین معجمہ ایک شہر ہے

مرحلہ از بلخ شبرغان تعریف اوست و معنی چپرغان بلفظ ترکی چیز یکے بعد دیگرے در طول مانند قطار بودہ باشد۔ عزیزان لفظ تعظیم مثل میران وسیدی وغیر آں وبا قشیر با بلفظ یمن حرف نسبت است کہ اول کلمہ می آید سنبھل بلائے ہندیہ کہ اشمام ہا دارد بلدہ است ۔ درا نہر جمنا و گنگا نزدیک جبال شرقی دار الخلافہ دہلی ، کاتب حروف گوید کہ حضرت والد قدس سرہ می فرمودند۔ کہ چوں حضرت خلیفہ ابو القاسم مرا اجازت دادند فرمودند کہ در طریقہ ما مثال نمی باشد و صایا نمی نویسند عمدہ در طریق ما کتاب فقرات است آنرا از مشائخ خود عنعن اخذ کردہ ایم و مشائخ ما بحفظ و عمل بآں وصیت می کردند شما آنرا از نسخہ من بنویسید پس حضرت ایشاں آنرا استنساخ کردند و اجازت حضرت ایں فقیر را شامل شد کتاب فقرات را و بعض مواضع اشکال در آں کتاب از حضرت ایشاں استفسار نمودم و اشغال آنرا از حضرت ایشاں بوجہ نیک تلقی نمودم والحمد للہ کاتب حروف گوید کہ شیخ تاج الدین سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی در باب اشغال نقشبندیہ رسالہ دارند مختصر والد بزرگوار آنرا الغایت می پسندید۔ آنرا بخط خود از نزدیک بعض اصحاب شیخ تاج الدین انتساخ

بلخ سے دو منزل شبرغان اسکی تعریف ہے۔ اور چپرغان لفظ ترکی میں اُسے کہتے ہیں ۔ جو چیز ایک بعد ایک کے ہو طول میں مانند قطار کی عزیزان لفظ تعظیم ہے جیسے میراں وسیدی وغیرہ کے باقشیر با لفظ یمن میں حرف نسبت کا ہے۔ کہ کلمہ کے اول آتا ہے ۔ جیسے یا ر نسبت کی آخر میں آتی ہے سنبھل بار ہندیہ کہ بلا کے شامل ایک شہر ہے۔ گنگا جمنا کے اسطرف قریب جبال شرقی دار الخلافہ دہلی کے کاتب حروف کہتا ہے کہ جب حضرت خلیفہ ابو القاسم نے مجھے اجازت دی ۔ فرمایا کہ ہمارے طریقہ میں فرمان نہیں ہوتا اور وصیتیں نہیں لکھتے ہمارے طریق میں عمدہ کتاب فقرات ہے ۔ وہ ہم نے بھی مشائخ سے بطریق عنعن کے حاصل کی ہے ۔ اور ہمارے مشائخ اسکے حفظ اور عمل کرنے پر وصیت کرتے آئے ہیں تم وہ میری کتاب سے نقل کرلو پس حضرت والد نے وہ نقل کرلی اور انکی اجازت اس فقیر کو ہوئی ۔ اور اس میں بعض مقام مشکل اس فقیر نے اُن سے دریافت کیے اور اس کے اشغال بہت اچھی طرح سیکھ لیے۔ والحمد للہ کاتب حروف کہتا ہے ۔ کہ شیخ تاج الدین سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی کا ایک رسالہ ہے ۔ مختصر اشغال نقشبندیہ میں والد بزرگوار اسکو بہت پسند فرماتے تھے ۔ اور اس سے

نقل رسالہ شیخ تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ در باب اشتغال نقشبندیہ رحمہم اللہ

کردہ بودند۔ وطالبان راہمان اسلوب ارشاد مے فرمودند۔ ایں فقیر آں را پیش حضرت ایشان بحثاً ودرایتہً خواندہ است۔ خواستم کہ آں را نقل کنم وباللہ التوفیق۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہٖ وصحبہٖ اجمعین اعلم وفقک اللہ تعالیٰ ان معتقد السادۃ النقشبندیۃ قدس اللہ تعالیٰ اسرارھم ھو معتقد اھل السنۃ والجماعۃ وطریقتھم دوام العبودیۃ التی لا یتصور بغیر اداء العبادۃ وھی عبارۃ عن دوام مع الحق سبحانہ بلا مزاحمۃ شعور بالغیر مع الذھول عن صفۃ الحضور بوجود الحق سبحانہ ولا یحصل ھذہ السعادۃ العظیمۃ بغیر تصرف الجذبۃ الالٰھیۃ ولا سبب فی طریق الجذبۃ اقوی من صحبۃ الشیخ الذی سلوکہ بطریق الجذبۃ قال الشیخ ابوعلی الدقاق قدس اللہ سرہ الشجرۃ التی تنبت بنفسھا لا ثمر لھا وان کان لھا ثمر یکون بغیر لذۃ وسنۃ اللہ تعالیٰ

شیخ تاج الدین کے بعض اصحاب سے لیکر اپنے ہاتھ سے نقل کیا تھا اور اسی طور طالبوں کو ارشاد فرماتے تھے۔ اس فقیر نے وہ رسالہ ان سے بحثاً ودرایتہً پڑھا ہے۔ میں نے چاہا اسکو بعینہٖ نقل کر دوں اور توفیق اللہ کی طرف سے ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہٖ وصحبہٖ اجمعین ۞ جان تو تجھکو توفیق عطا کرے۔ اللہ تعالیٰ کہ عقیدہ حضرات نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کا وہی ہے۔ جو عقیدہ اہل سنت وجماعت کا ہے اور طریقہ ہے۔ دوام عبودیت کا جو بغیر ادائے عبادت کے متصور نہیں۔ اور وہ عبارت ہے۔ اس سے کہ ہمیشہ مع الحق ہو سبحانہ تعالیٰ کہ شعور بالغیر اسکے مزاحم نہ ہو۔ ساتھ فراموشی کے صفت حضور بوجود الحق کے سبحانہ تعالیٰ اور یہ سعادت عظمیٰ بغیر جذبہ الٰہی کے نہیں حاصل ہوسکتی اور طریق جذبہ میں کوئی بہت قوی سبب نہیں سوائے صحبت ایسے شخص کی جسکا سلوک بطریق جذبہ کے ہو۔ شیخ ابوعلی دقاق قدس سرہٗ نے کہا ہے۔ کہ جو درخت خود بخود اگتا ہے اسکا ثمر نہیں ہوتا۔ اور جو اسمیں ثمر لگا بھی تو اسمیں لذت نہیں ہوتی۔ اور سنت الٰہی جاری

جاریۃ علی انہ لابد من السبب فکما ان التوالد والوالدۃ کذلک التوالد المعنوی حصولہ بغیر المرشد متعذر قال فی رسالۃ المکیۃ من لا شیخ لہ فالشیطان شیخہ وھذہ الطریقۃ العلیۃ النقشبندیۃ اخذھا العبد الفقیر فی النقصان والعاجز فی معرفۃ الرحمن تاج الدین السنبھلی عن مھدی الزمان الخواجہ محمد باقی وھو اخذھا عن المولی خواجگی امکنکی وھو اخذھا عن المولی درویش محمد وھو عن المولی محمد زاھد وھو عن الغوث الاعظم الخواجہ عبید اللہ احرار وھو عن الشیخ الشیوخ یعقوب الچرخی وھو من حضرۃ الخواجہ الکبیر الخواجہ بھاء الحق والدین المعروف بہ نقشبند وھو عن السید کلال و ھو عن الخواجہ محمد بابا السماسی و ھو عن حضرت العزیزان الخواجہ علی الرامیتنی وھو عن الخواجہ محمود الفغنوی وھو عن الخواجہ عارف الریوگری و ھو عن الخواجہ عبد الخالق الغجدوانی وھو عن الشیخ یوسف بن یعقوب بن

ہے۔ اس پر کوئی سبب ہو۔ تو جیسے ظاہری توالد وتناسل بے ماں اور باپ کے نہیں حاصل ہوتا اسی طرح توالد معنوی کا حاصل ہونا بغیر مرشد کے مشکل ہے۔ رسالہ مکیہ میں لکھا ہے۔ من لاشیخ لہ فالشیطان شیخہ۔ یعنی جسکا کوئی مرشد نہیں اُسکا شیطان پیر ہے۔ اور یہ طریقہ علیہ نقشبندیہ حاصل کیا ہے اس فقیر نے جو نقصان میں کامل ہے اور معرفت رحمن میں عاجز ہے۔ تاج الدین سنبھلی کہ حاصل کیا ہے۔ مہدی زمان خواجہ محمد باقی سے اور انہوں نے ملا خواجگی امکنکی سے انہوں نے ملا درویش محمد سے انہوں نے ملا محمد زاہد سے انہوں نے غوث الاعظم خواجہ عبید اللہ احرار سے انہوں نے شیخ الشیوخ یعقوب چرخی سے انہوں نے حضرت خواجہ کبیر خواجہ بہاؤ الحق والدین معروف بہ نقشبند سے انہوں نے سید کلال سے انہوں نے خواجہ محمد بابا سماسی سے انہوں نے حضرت عزیزان سے انہوں نے خواجہ علی رامیتنی سے انہوں نے خواجہ محمود خیر فغنوی سے انہوں نے خواجہ عارف ریوگری سے انہوں نے خواجہ عبد الخالق غجدوانی سے انہوں نے شیخ یوسف بن یعقوب بن

ابو یوسف الہمدانی وھو عن ابی علی الفارمدی وھو من ابی الحسن الخرقانی والشیخ ابو علی لہ نسبت الجذبۃ الصحبت والاستفاضۃ بالشیخ ابی القاسم الکرگانی ایضاً حیث عند المحققین ان الشیخ الشیوخ ثلاثۃ شیخ الخرقۃ وشیخ الذکر وشیخ الصحبۃ وشیخ الصحبۃ اتم واکمل فی الارتباط و ھو الشیخ الحقیقی لاجرم اوردنا لسبۃ الشیخ ابی القاسم الذی انتھی بھا السلوک الشیخ ابی علی وبین الشیخ ابی القاسم ابی الامام علی بن موسی الرضا وسائط شیخ ابو عثمان المغربی والوعلی الکاتب وابو علی الرودباری وسید الطائفۃ الجنید بغدادی والسری السقطی و معروف الکرخی رضی اللہ تعالیٰ عنھم و للمعروف قدس سرہٗ نسبۃ اخری یتصل بھا ابی داؤد الطائی عن حبیب العجمی عن الحسن البصری قدس اللہ اسرارھم ونسبۃ معروف الی باب مدینۃ العلم معروف ومشہور ھھنا الان ارجع الی راس الکلام فاعلم ان الشیخ ابا الحسن الخرقانی اخذ عن روحانیۃ ابی یزید

ابو یوسف ہمدانی سے انہوں نے ابو علی فارمدی سے انہوں نے ابو الحسن خرقانی سے اور شیخ ابو علی کو نسبت جذبہ وصحبت اور استفاضہ کی ہے۔ شیخ ابو القاسم کرگانی سے بھی اور اس سبب سے محققین کے نزدیک شیخ تین ہوتے ہیں۔ ایک شیخ خرقہ اور ایک شیخ ذکر اور ایک شیخ صحبت اور شیخ صحبت ارتباط میں اکمل اور اتم ہے اور وہ ہی شیخ حقیقی ہے۔ ہم نے ذکر کیا اسی وجہ ضروری سے شیخ ابو القاسم کو کہ وہاں جا کر سلوک تمام ہوا شیخ ابو علی کا اور شیخ ابو القاسم سے امام علی بن موسیٰ رضا تک درمیان میں واسطے ہیں۔ شیخ ابو عثمان مغربی اور ابو علی کاتب اور ابو علی رودباری اور سید الطائفہ جنید بغدادی اور سری سقطی و معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور معروف کرخی قدس اللہ سرہ کو ایک اور نسبت ہے۔ جو ابو داؤد طائی کو جا ملتی ہے۔ حبیب عجمی سے ان کو حسن بصری سے قدس اللہ اسرارہم اور معروف کرخی کی نسبت حضرت باب مدینہ علم یعنی علی تک معروف اور مشہور ہے۔ اور اب میں رجوع ہوتا ہوں آغاز کلام سے۔ پس جاننا چاہیئے کہ شیخ ابو الحسن خرقانی نے حاصل کیا۔

اقسام شیوخ

روحانی نسبتیں

البسطامی کنسبة اویس قدس اللہ سرہ
من منبع الانوار علیہ افضل الصلوات
واکمل التحیات وھکذا نسبة سلطان
العارفین الی روحانیة جعفر الصادق
والمعروف من خدمة وصحبة غیر
صحیح والامام جعفر الصادق مع وجود
انوار وراثة اباء الکرام یتصل مجدہ
لامہ القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق
رضی اللہ تعالی عنھم وھو من فقھاء السبعة
فی التابعین کان من اکملھم فی علم الظاھر
والباطن وھو منسوب الی سلمان الفارسی
رضی اللہ تعالی عنہ وسلمان مع تشرفہ
بصحبة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخذ
الطریقة عن الصدیق رضی اللہ تعالی
عنہ وھو عن النبی صلی اللہ علیہ والہ
وسلم والطریق الاخری لامام جعفر اباً عن
جد الی باب مدینة العلم معروفة

ابویزید بسطامی کی روح سے جیسے حضرت
اویس قدس اللہ سرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اور اسی طرح سلطان العارفین
کی نسبت ہے۔ روحانیت امام جعفر صادق سے
اور وہ جو مشہور خدمت وصحبت ہے وہ صحیح نہیں
ہے۔ اور امام جعفر صادق نے باوجود اپنے اباء کی
وراثت کے انوار اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہم سے حاصل کیا۔ اور ساتویں
فقہا سے ہیں۔ تابعین میں علم ظاہر اور علم باطن
دونوں میں کامل اور انکو نسبت ہے سلمان فارسی سے
رضی اللہ تعالی عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ
کو باوجود شرف صحبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے نسبت طریقہ ہے۔ حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ سے اور انکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے اور دوسرا طریقہ امام جعفر کو باپ
دادا سے مشہور ہے۔ اور دروازہ
شہر علم یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ تک

فصل

اول طریق حضرات نقشبندیہ

طریق الوصول الی اللہ تعالی علی طریق
السادة النقشبندیة اما الطریق الاول
الذکر بمحض الصحبة او بالذکر او با

فصل

طریق وصول الی اللہ بطور حضرات نقشبندیہ کے
یا فقط صحبت سے ہے۔ یا ذکر سے یا مراقبہ سے
اور طریق ذکر اس سلسلہ کا یوں ہے کہ ذکر کرے

المراقب وطريق ذكر هذه السلسلة ان
تذكر الكلمة الطيبة اعني لا اله الا الله
محمد رسول الله بحبس النفس و تراعي العدد
الوتر واذا جاوز في العدد احد عشر بين
مرة ولم يظهر الذكر اثر فهذا دليل على
عدم قبوله فتشرع في ابتداء الذكر
من اصله واثر الذكر هو انك في زمان
النفي منتفي عنك وجود البشرية وفي
الاثبات يظهر فيك اثر من اثار تصرفات
الجذبات الالهية والاثر متفاوت بحسب
الاستعداد فبعضهم اول ما يحصل
الغيبة عما سوى الحق وبعضهم اول ما
يحصل له السكر والغيبة وبعد ذالك
يتحقق له وجود العدم وبعده يتشرف
بالفناء كما قال الشيخ عبد الله الانصاري
في تفسير هذه الاية واذكر ربك
اذا نسيت غيره ثم نسيت ذكرك
ثم نسيت في ذكر الحق اياك بكل ذكرك
واعلى الدرجات واتمها الفناء اعني لا يبقى
للسالك خبر عما سوى الله وكيفية الذكر ان
يجعل اللسان ملتصقا بسقف الفم وتلصق
الشفة بالشفة والاسنان بالاسنان و
تحبس النفس وتشرع كلمة لا مبتدئا بها

کلمہ طیبہ کا یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
حبس نفس سے اور گنتی میں طاق عدد کی رعایت
رکھے اور جب اکیس مرتبہ سے گذر جائے۔ اور
اسکا کچھہ اثر ظاہر نہو تو یہ دلیل ہی۔ اُس کے
قبول نہ ہونے کی۔ پھر نئے سرے سے ذکر
شروع کرے۔ اور ذکر کا اثر یہ ہے۔ کہ جب کہے
لا الہ تو وجود بشریہ کی نفی ہو جائے۔ اور جب کہے
الا اللہ تو ظاہر ہوں آثار تصرفات جذبہ الٰہیہ کے
اور اثر اپنی اپنی استعداد کے موافق ظاہر ہوتا
ہے۔ بعضے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ ان کو پہلے غیبت
ما سوائے حق سے حاصل ہوتی ہے۔ اور بعضے
ایسے ہوتے ہیں۔ کہ انکو پہلے سکر اور غیبت اور
اسکے بعد عدم کا وجود ثابت ہوتا ہے۔ اور
اسکے بعد فنا جیسے شیخ عبد اللہ انصاری نے
اس آیتہ کی تفسیر میں کہا ہے۔ کہ واذکر ربک
اذا نسیت کہ جب بھول جائے۔ تو ما سوائے
حق کے پھر بھول جائے تو اپنے ذکر کو پھر بھول جائے تو حق
کے ذکر میں اپنے تئیں تو تیرا ذکر کامل ہو گیا
اور اعلیٰ اور اتم درجہ ذکر کا فنا ہے یعنی تیری
زبان کو خبر نہ رہے۔ ما سوا اللہ کے اور کیفیت
ذکر کی یہ ہے۔ کہ زبان کو تالو سے لگائے۔
اور لب کو لب سے اور دانتوں کو دانتوں سے
اور حبس دم کرے۔ اور شروع کرے کلمہ لفظ

من السرة وتصعد بها الى جانب الدماغ
فاذا وصلت الى الدماغ ملت بالٓه الى
جانب الكتف اليمين الا اللّٰه الى جانب
اليسار فرميت بها على القلب الصنوبري
بقوة بحيث يظهر اثرها وحرارتها في
سائر الجسد وتميل بمحمد رسول اللّٰه من
اليسار الى جانب اليمين اى تاتي بها
بينهما وتقول بعد ذالك بالقلب ايضاً
الهي انت مقصودي ورضاك مطلوبي
يعني من هذا الذكر مع توجه القلب
على وجه فيظهر اثره في القلب فيتأثر منه
ويكون ذالك كل بحيث لا يظهر على
ظاهره حركة ولا يشعر به من كان
بقربه ويحبس نفسه بذكره مرة اوثلاثا
مراعيا للوتر وقال حضرة الخواجه
قدس سره في معنى الكلمة الطيبة ان
لا اله معناه نفي الالهة الطبيعة و
الا اللّٰه اثبات المعبود محمد رسول اللّٰه
معناه انك ادخلت نفسك في
مقام فاتبعوني يا الحق وبعض اكابر
هذه السلسلة قال في معنى الكلمة
الطيبة ان المبتدي يتصور نفي لا اله
لا معبود والمتوسط يلاحظ لا مقصود

لا کو ناف سے دماغ کی طرف لے جائے۔
اور جب دماغ کو پہونچے تو کہے آلہ کو داہنے
مونڈھے کی طرف الا اللّٰہ کو بائیں مونڈھے
کی طرف پھر اُسے قلب صنوبری پر مارے
ایسے زور سے کہ اُس کا اثر اور حرارت سارے
جسم میں معلوم ہو۔ اور لفظ محمد رسول اللّٰہ
کو بائیں طرف سے داہنی طرف کو یعنی اُن
کے درمیان اور اُس کے بعد دل سے یوں
کہے۔ الٰہی انت مقصودی و رضاک مطلوبی
یعنی اس ذکر تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری
ہی رضا مجھے مطلوب ہے۔ قلب کی توجہ
سے ایسی طرح کہ دل میں اثر معلوم ہو۔ اور
دل اُس سے متاثر ہو اور یہ سب اس طرح سے
ہو کہ ظاہر میں حرکت نہ معلوم ہو جو کوئی پاس
بیٹھا ہو وہ بھی نہ جانے اور حبس نفس کرے ایکبار ذکر
کرے۔ یا تین بار طاق عدد کی رعایت کرے۔ اور
حضرت خواجہ قدس سرہٗ نے کلمہ طیبہ کے معنی یوں
فرمائے ہیں۔ کہ لا آلہ نفی ہے آلہوں کی طبیعت سے
اور الا اللّٰہ اثبات ہے معبود کی محمد رسول اللّٰہ اس
کے معنی یہ ہیں۔ کہ تو نے اپنے تئیں داخل کیا مقام
فاتبعونی یا لحق میں اور اس سلسلہ کے بعض بزرگوں
نے کہا ہے۔ کہ معنی کلمہ طیبہ کے یہ ہیں۔ کہ مبتدی تصور
کرے۔ لا آلہ یعنی لا معبود اور جو متوسط ہوں

الٰہی انت مقصودی

مقامات

سیر الی اللہ
سیر فی اللہ

والمنتہی لاموجود الا اللہ تکون ملاحظتہ
وقال الاکابر مالم یثبت السیر الی اللہ و
بوضع القدم فی السیر فی اللہ تکون ملاحظتہ
لاموجود الا اللہ کفرا وقیل معناھا لا
متصرف فی الملک والملکوت الا اللہ
وینبغی الاجتہاد فی مداومۃ الذکر
لاتترک فی حال ولاوقت لافی
قیامک ولاقعودک ولافی حدیثک
ولافی نومک وان حصل لک فی الذکر
وفی مجالسۃ الشیخ کیفیۃ فافرضھا کالخط
المستقیم فان تجبن ھذا المعنی وشغل
الخیال بامر واحد ممد للجمعۃ وقال
بعض الاکابر اذا التغیرت متغیرۃ من
بدنک بواسطۃ الخیال وتاثیرہ ینبغی
لک ان تتبع تلک الشعرۃ حتی تحصل
لک التعطیل کما قال بعض الاکابر
الشغل ھو عدم الشغل وعدم الشغل
ھو الشغل وقال المولی سعد الدین
الکاشغری رحمۃ اللہ علیہ ان الشیخ
عبد الکبیر الیمنی سائلنی وقال ما الذکر
فقلت لہ لا الہ الا اللہ فقال ما ھذا
ذکر ھذا عبارۃ فقلت لہ اذا انت
فقال الذکر ان تعلم انک لاتقدر

خیال کرے لامقصود اور منتہی سمجھے لاموجود الا اللہ
کا ملاحظہ ہووے اور بزرگوں نے کہا ہے۔ کہ جب منتہی
ہو جائے۔ سیر الی اللہ اور قدم رکھے بیچ سیر فی اللہ
کے اور ملاحظہ کرے لاموجود الا اللہ کا۔ تو یہ کفر
ہے۔ اور بعضوں نے اسکے معنی یہ کہے ہیں لا متصرف
فی الملک والملکوت الا اللہ اور ضرور مناسب ہے
کوشش کرنی ذکر کی مداومت کی کسی حال اور کسی
وقت نہ ترک کرے۔ کھڑے نہ بیٹھے نہ باتیں کرتے
نہ سوتے اور جو ذکر میں یا شیخ کی مجلس میں کچھ
کیفیت حاصل ہو تو اسکو فرضی کرے جیسے
ایک خط مستقیم اور جب یہ معنی خیال میں
بندھ جاویں۔ اور خیال اسی ایک امر میں مشغول
ہو جاوے۔ تو یہ جمعیت کے واسطے بہت مدد
کرتا ہے۔ اور بعض بزرگوں نے کہا ہے۔ کہ جب
ایک بال بھی بدن سے متغیر ہو جائے۔ خیال
کیواسطے اور اثر معلوم ہو تو چاہیئے کہ اسکو
چھوڑے نہیں۔ یہاں تک کہ حاصل ہو جائے
تعطیل جیسے بعض بزرگوں نے کہا ہے۔ کہ
الشغل ھو عدم الشغل وعدم الشغل
ھو الشغل اور ملا سعد الدین کاشغری رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا ہے۔ کہ شیخ عبد الکبیر یمنی نے
مجھسے پوچھا کہ ذکر کیا ہے۔ میں نے کہا۔ لا الہ الا اللہ
کہا یہ تو عبارت ہے۔ ذکر نہیں ہے۔ پھر میں نے کہا

علیٰ وجدانہ وقال السید الطائفۃ
الجنید التصوف ھو ان تجلس ساعۃ
متعطلۃ من ملاحظۃ کل شیٔ وقال
شیخ الاسلام فی ملاحظۃ ذالک
یحصل الوجدان بغیر تفتیش و رویۃ
بغیر نظر ومقصود الطائفۃ العلیۃ
الصوفیۃ حصول مشاھدۃ الحق کانک
تراہ وتلک الحضور یسمونھا مشاھدۃ
تکون بالقلب واما الرویۃ فیکون
بعین الراس والفرق بین الرویۃ
والمشاھدۃ انک فی الرویۃ لاتقدر
ان تتعدی ھا عن نفسک و فی
المشاھد انت بالخیار -

الطریقۃ الثانیۃ للسادۃ نقشبندیۃ
فی سبب الوصول وحصول المعرفۃ
وھی اسھل الطرق واقربھا التوجہ
والمراقبۃ وھو ان ذالک المعنی المقدس
الذی بغیر کیف ولامثال المفہوم من
الاسم المبارک اعنی اللہ بغیر واسطہ
عبارۃ عربیۃ او عبریۃ او فارسیۃ
اوغیرھا تلاحظہ وتحفظہ فی خیالہ
وتتوجہ بجمیع قوالک ومدارکک
الی القلب الصنوبری وتداوم علی

تصوف

آپ فرمایئے تو کہاں ذکر یہ ہے۔ کہ تم جانو یہ کہ تم اسکے
وجدان پر قادر نہیں ہو۔ اور سید الطائفہ جنید نے
فرمایا ہے کہ تصوف یہ ہے۔ کہ ایک ساعت معطل
بیٹھے کل شیٔ کے ملاحظہ سے اور شیخ الاسلام نے
کہا ہے۔ اسکے ملاحظہ میں حاصل ہوتا ہے۔ وصال
بغیر جستجو کے اور دیدار بے نظیر کے اور مقصود
صوفیہ کے طریقہ علیہ کا حصول ہے۔ مشاہدۂ حق
کا کانک تراہ اور اس حضور کا نام انہوں نے
مشاہدہ بالقلب رکھا ہے۔ اور دیکھنا جو ہوتا
ہے۔ وہ سر کی آنکھوں سے ہوتا ہے۔ اور فرق
رویت اور مشاہدہ میں یہ ہے۔ کہ رویت میں قادر
نہیں ہوتا کہ اسے اپنے سے دور کرے اور
مشاہدہ میں اختیار ہے۔

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا توجہ اور مراقبہ ہے

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا وصول
کے سبب اور معرفت کے حصول میں اور وہ
بہت آسان اور قریب ہے۔ سو وہ کیا ہے
توجہ اور مراقبہ ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ وہ معنی
مقدس جو بغیر کیف اور ان کی مثال نہیں مفہوم
ہے۔ اللہ کے نام مبارک کا بے واسطہ عبارت
عربیہ یا فارسیہ وغیرہ اسکا لحاظ اور اسکی
حفاظت کرے۔ اپنے خیال میں اور متوجہ ہو تمام
قوتوں اور مدرکوں سے قلب صنوبری کیطرف
اور اس پر مداومت کرے اور تکلیف کرے

توجہ

هذا الامر وتتكلف في ملازمة
حتى تذهب الكلفة من البين ويصير
هذا الامر كالملكة لك وقال بعض
الاكابر من نقشبندية ان المعنى المقصود
ان غشي عليك فتخيله بصورة نور
بسيط محيط بجميع الموجودات العلمية
والغيبية واجعله في مقابلة البصيرة
ومع حفظ ذالك تتوجه الى القلب
الصنوبري بجميع القوى وتدارك الى
ان تقوى البصيرة وتذهب الصورة
ويترتب على ذالك ظهور المعنى المقصود
قال حضرة الخواجه عبيد الله الاحرار
ان المراقبة من المفاعلة فلابد من
التراقب من الجانبين مع هذا لابد
المراقب ان يكون مراقبا لاطلاع على
اطلاع الحق سبحانه على احواله ويد
وامه على ذالك او يكون مراقبا للاطلاع
على موجده بلا فتور وتشتت خاطر
والطريق الاخر ان يكون مراقبه
بالقلب الصنوبري ولا يترك الخواطر
تحل فيه حتى تيسر له الربط بقلب
الحقيقي من غير ملاحظة معنى المفاعلة
وطريق المراقبة اعلى من طريق النفي

اس کے لازم کر لینے کو یہاں تک کہ کلفت درمیان
سے جاتی رہے اور اس امر کا ملکہ ہو جائے اور
بعض بزرگوں نے نقشبندیہ کے کہا ہے۔ کہ
معنی مقصود کے یہ ہیں۔ کہ بے خودی ہو جائے
پھر خیال کرے اس کو ایک نور بسیط کی صورت
میں جو احاطہ کئے ہوئے ہے۔ سب موجودات
علمیہ و غیبیہ کو اور اسکو بصیرت کے مقابلہ کرے
اور باوجود اسکی حفاظت کے قلب صنوبری کی
طرف متوجہ ہو۔ اپنے تمام قویٰ سے اور تدارک
کرے اس امر کا کہ بصیرت قوی ہو جائے۔ اور
صورت جاتی رہے۔ اور مترتب اس امر پر ظہور
معنی مقصود کا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار
نے فرمایا کہ مراقبہ باب مفاعلہ ہے۔ تو ضرور
ہے۔ تراقب دونوں طرف سے تو بس مراقبہ
کرنیوالے کو ضرور چاہئے۔ یہ کہ ہو مراقب اپنی
اطلاع کا حق سبحانہ کے مطلع ہونیسے اسکے
حال پر اور اسکی مداومت کرے۔ اور یا مراقب
ہو اپنی اطلاع کا اپنے موجد پر بلا فتور اور پریشان
خاطری کے اور ایک اور یہ طریق ہے۔ کہ اپنے قلب
صنوبری کا مراقب ہو۔ اور اسمیں کوئی خطرہ نہ
آنے دے۔ یہاں تک کہ اُسکو اپنے قلب حقیقی
سے ربط آسان ہو جائے۔ بدون ملاحظہ معنی مفاعلہ
کے اور مراقبہ کا طریق بہت اعلیٰ ہے۔ نفی

والاثبات اقرب الی الجذبة الالٰهية
من غيرها ومن طريق المراقبة يمكن
الوصول الی الوزارة والتصرف فی الملك
والملكوت ويمكن بها الاشراف علی
الخواطر والنظر الی الغير بنظر الموهبة
وتنوير باطنه ومن ملكة المراقبة يحصل
دوام الجمعية ودوام قبول القلوب فی
هذا المعنی يسمی جمعا وقبولا الطريق
الثالث طريق الرابطة بالشيخ الذی
وصل الی مقام مشاهدة وتحقق
بالتجليات الذاتية فان روية بمقتضی
هم الذين اذا راؤا ذكر الله تفيد فائدة
الذكر وصحبته بموجب هم جلساء الله
تنتج صحبته المذكور واذا تيسر صحبة
مثل هذا العزيز ورايته اثره فی نفسك
فينبغی لك ان تحفظ ذالك الاثر الذی
تشاهده فيك بقدر الامكان وان
حصل لك فی ذالك المعنی فتور راجع
مصاحبته حتی يرجع لك ببركة ذالك الاثر و
هكذا تفعل مرة بعد اخری حتی تصير
تلك الكيفية ملكة لك وان لم تظهر
من صحبة ذالك العزيز اثر ولكن
حصلت بمحبته دانجذاب

اثبات کے طریق سے اور بہت قریب ہے
جذبہ الٰہیہ سے اور مراقبہ کے طریق سے ممکن
ہے۔ وصول وزارت کا اور ملک وملکوت
میں تصرف کا اور ممکن ہے۔ معلوم کر لینا
لوگوں کی دل کی باتوں کا اور دوسرے کیطرف
بخشش کی نظر کرنیکا اور اسکے باطن کو منور کرنیکا
اور مراقبہ کے ملکہ سے جمعیت دائمی حاصل ہوتی
ہے۔ اور لوگوں کے دل کا ہمیشہ مقبول ہوتا ہے
اور اسی بات کو کہتے جمع وقبول۔ اور تیسرا طریق
رابطہ ہے۔ اس شیخ سے جو مشاہدہ کے مقام
کو پہنچا ہوا ہے۔ اور تجلیات ذاتیہ سے متحقق
ہوا ہے۔ اسواسطے کہ اسکی رویت بموجب
اسکے کہ اذا راؤا ذکر اللہ ذکر کا فائدہ دیتی ہے
اور اسکی صحبت بموجب اسکے ہم جلساء اللہ
اس صحبت مذکور کا فائدہ دیتی ہے۔ اور جب
ایسے عزیز کی صحبت میسر ہو جائے۔ اور اپنے
نفس میں اُس کا اثر معلوم ہو۔ تو چاہیئے۔ کہ
اسکی حفاظت کرے۔ جو اثر مشاہدہ کیا ہے
جہانتک تجھسے ممکن ہو۔ اور جو اس میں فتور آجائے
تو اس شیخ کی مصاحبت کیطرف رجوع ہو۔ کہ
پھر تجھکو حاصل ہو۔ اسکی برکت سے وہ اثر
اور اسیطور کیا کرتا۔ کہ وہ کیفیت ملکہ ہو جائے
اور جو اس عزیز کی صحبت سے یہ اثر ظاہر نہ ہو

فینبغی ان تحفظ صورۃ فی الخیال و تتوجہ القلب الصنوبری حتی یحصل الغیبۃ والفناء عن النفس وان وقفت عن الترقی فینبغی ان تجعل صورۃ الشیخ علی کتفک الایمن وتعتبر من کتفک الایمن قلبک والامر ممتد او تاتی بالشیخ علی ذالک الامر الممتد وتجعل فی قلبک فانہ یرجی لک بذالک حصول الغیبۃ والفناء ،

لیکن اس سے محبت اور انجذاب حاصل ہو تو چاہیئے۔ کہ اسکی صورت خیال میں رکھے اور قلب صنوبری کیطرف متوجہ ہو۔ تاکہ حاصل ہو غیبت اور فنا نفس سے اور اگر وقفہ ہو جائے ترقی میں تو چاہیئے۔ کہ صورت شیخ کی اپنے داہنے مونڈھے کیطرف خیال کرے۔ اور اپنے قلب کو ایک امر ممتد اعتبار کرے۔ داہنے مونڈھے تک اور شیخ کو اس امر ممتد کے ساتھ اپنے قلب میں لائے۔ اور امید ہے۔ اس سے حصول غیبت اور فنا کی۔

فصل ۳

فصل ۳

فی الکلمات القدسیۃ الماثورۃ عن حضرۃ الخواجہ عبدالخالق غجدوانی وھی احد عشر کلمۃ بنی طریق السادۃ النقشبندیۃ علیھا وھی ھذا ۱- یادکرد ۲- بازگشت ۳- نگاھداشت ، ۴- یادداشت ۵- ھوش دردم ۶- سفر دروطن ۷- نظر برقدم ۸- خلوت درانجمن ۹- وقوف زمانی ۱۰- وقوف عددی ۱۱- وقوف قلبی وحیث کان حضرۃ الخواجہ عبدالخالق راس خلقۃ ھذہ الطائفۃ لزم بیان الفاظ المصطلح علیھا فلنشرحھا

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے کلمات قدسیہ ماثورہ کے بیان میں اور وہ گیارہ کلمے ہیں جن پر نقشبندیہ کے طریقہ کی بنا ہے۔ سو وہ یہ ہیں ۱ یادکرد ۲ بازگشت ۳ نگاہداشت ۴ یادداشت ۵ ہوش دردم ۶ سفر دروطن ۷ نظر بر قدم ۸ خلوت درانجمن ۹ وقوف زمانی ۱۰ وقوف عددی ۱۱ وقوف قلبی - اور چونکہ خواجہ عبدالخالق اس طریقہ کے سر حلقہ ہیں۔ تو ان کے الفاظ مصطلح کا بیان ضرور ہے۔ ہم ان کی شرح کرتے ہیں اجمال و تفصیل کے درمیان وہ یہ ہے۔

حضرت غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کے گیارہ کلمات قدسیہ کی شرح میں

مقصدین بین الاجمال والتفصیل
وهذا انا اشرع فی ذالك

یاد کرد[۱] وهو عبارة عن ذکر اللسان او القلب یعنی کن دائما فی تکرار الذکر الذی استفده من الشیخ الی ان یحصل لك حضور الحق وطریقة تعلیم الذکر ان الشیخ یذکر اولا بقلبه الکلمة الطیبة والمرید یحضر قلبه فی مقابلة قلب الشیخ ویفتح عینه ویطبق فمه کما مر بیانه قال حضرة الخواجه بهاء الدین قدس سره ان المقصود من الذکر ان یکون القلب دائما حاضرا مع الحق بوصف المحبة والتعظیم لان الذکر طرد الغفلة ؛

بازگشت[۲]: یعنی ان الذاکر کلما ذکر بقلبه الکلمة الطیبة قال عقبها بذلك اللسان الٰهی انت مقصودی و رضاك مطلوبی یعنی من هذا الذکر لان هذه الکلمة تفید نفی کل خاطر عن ملیح و قبیح حتی یخلص الذکر ویتفرغ السر عما سوی الخلق واذا لم یجد الذاکر له اخلاصا فی هذا الکلام

یاد کرد

[۱] یاد کرد

کہتے ہیں ذکر زبان یا ذکر قلب کو یعنی ہمیشہ وہ ذکر کیا کرے۔ جو شیخ نے بتایا ہے۔ تاکہ حضور حق حاصل ہو۔ اور طریقہ تعلیم ذکر کا یہ ہے۔ کہ پہلے شیخ آپ کلمہ طیبہ کا ذکر کرے۔ اور مرید اپنے قلب کو شیخ کے قلب کے مقابل کرے۔ اور کھلی رکھے۔ دونوں آنکھیں اپنی اور منہ بند کرے۔ جیسے ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ حضرت خواجہ بہاؤ الدین قدس سرہٗ نے فرمایا ہے۔ کہ مقصد ذکر سے یہ ہے کہ ہمیشہ قلب حاضر مع الحق ہو۔ محبت اور تعظیم کے ساتھ۔ اس لئے کہ غفلت کو دفع کرتا ہے۔

بازگشت[۲]: یعنی ذاکر جب قلب سے ذکر کرے۔ کلمہ طیبہ کا اسکے بعد زبان سے کہے الٰہی انت مقصودی و رضاك مطلوبی یعنی اس ذکر سے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہے۔ اور تیری ہی رضا مطلوب ہے۔ اسواسطے کہ یہ کلمہ فائدہ دیتا ہے۔ ہر خطرہ اچھے اور برے کی نفی کا تاکہ ذکر خالص ہو جائے اور سر فارغ ہو جائے۔ ماسوائے حق سے اور

قال علی سبیل التقلید من المرشد فان یحصل لہ ببرکۃ ذالک الاخلاص ان شاء اللہ تعالیٰ۔

نگاھداشت۔ وھو عبارۃ عن مراقبۃ الخواطر یعنی اذا کرر الکلمۃ فی نفسہ براعی ان لا یخطر ببالہ خاطر ویجتھد ان لا یخطر لہ خاطر الغیر فی ساعۃ او ساعتین فان ذالک مھم عند الاکابر و بعض اکمل الاولیاء احیانا یتم لھم ھذا المعنے۔

یاد داشت: ھو عبارۃ عن دوام الحضور مع الحق سبحانہ علیٰ سبیل الذوق وبعض الاکابر قال فی شرح ھذہ الکلمات الاربع ھکذا یاد کرد یعنی تکلف فی الذکر بازگشت یعنے رجع الی الحق سبحانہ علی وجہ الانکسار نگاھداشت یعنی حافظ علیٰ ھذا رجوع یاد داشت یعنی راسخ منہ

ھوش دردم۔ یعنے ان بناء الامر ھذا الطریق علی النفس فینبغی ان یجتھد علی حفظ ما بین المتنفسین فی الطبیعۃ حتی لا یدخل بغفلۃ ولا یخرج بغفلۃ۔

جو ذاکر اخلاص نہ پائے اس کلام میں تو مرشد کی تقلید کی رو سے کہے۔ تو اس کی برکت سے اخلاص ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

نگاہداشت۔ اور یہ عبارت ہے خطروں کے مراقبہ کا یعنی جب دل میں کلمہ کی تکرار کرے تو اسکی رعایت کرے۔ کہ کوئی خطرہ دل میں نہ آئے اور اسمیں کوشش کرے کہ اُسکے دل میں کوئی خطرہ نہ آئے۔ غیر کا ایک ساعت یا دو ساعت کیونکہ یہ امر بہت ضرور ہے۔ بزرگوں کے نزدیک اور بعض کامل اولیاء کو کبھی یہ بات حاصل ہوتی ہے

یاد داشت:۔ دوام حضور مع الحق کو بطریق ذوق کے اور بعض بزرگوں نے ان چار کلموں کی یوں شرح کی ہے۔ یاد کرد یعنے ذکر میں تکلف۔ بازگشت یعنے اللہ سے رجوع ازراہ عجز کے نگاہداشت یعنی اس رجوع کی حفاظت۔ یاد داشت یعنی اس کو راسخ کرے۔

ہوش دردم۔ یعنی اس طریقہ کی بنا اس امر پر ہے۔ اس کی حفاظت کرے۔ درمیان دونوں نفسوں کے نہ غفلت سے داخل ہو۔ کوئی نفس نہ نکلے۔ غفلت سے کوئی سانس۔

سفر در وطن ۔ یعنی ان سفر السالک یکون فی الطبیعۃ البشریۃ یعنی ینتقل من الصفات الذمیمۃ الی الصفات الحمیدۃ کما قال بعض الاکابر ان الشخص اذا انتقل الی ای محل لا تفارقہ الصفات الخبیثۃ مالم ینتقل عنہ قبل رویۃ العیب فی الشہادۃ۔

نظر بر قدم ۔ یعنی ان السالک ینبغی ان یکون نظرہ علی قدمہ فی مشیۃ فی البلد والصحراء حتی لا یتفرق نظرہ ویبصر مالا ینبغی فیتفرق علیہ قلبہ ویمکن ان یکون المراد بالنظر الی قدم ان یکون نظر السالک فی الاول وہلۃ الی نہایۃ السلوک یعنی الی حضرت الذات فقط کما قال فارس بن عیسیٰ البغدادی سألت الحلاج فقلت لہ من المرید فقال ہو الرامی باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علی شئ حتی یصل ویحتمل ان یکون ہذا المعنی ہو الذی قال الشیخ رویم ادب المسافر ان لا یجاوز ہمتہ قدمہ

خلوت در انجمن ۔ یعنی ینبغی للسالک ان یکون ظاہرہ مع الخلق وباطنہ مع الحق

سفر در وطن ۔ یعنی سالک کا سفر طبیعت بشریہ میں ہے۔ بری صفتوں کو چھوڑ کر اچھی اختیار کرے۔ جیسا کہ کہا ہے بعضے بزرگوں نے یعنی آدمی کسی مکان کو جائے۔ اسکی صفتیں بری اس کے ساتھ ہوتی ہیں جب تک ان سے نہ نقل کرے۔ اور بعضوں نے کہا ہے۔ کہ عیب کو دیکھے شہادت میں۔

نظر بر قدم ۔ یعنی سالک کو چاہیئے کہ اس کی نظر قدم پر ہو۔ شہر میں چلے پھرے یا جنگل میں اسلئے کہ اسکی نظر متفرق نہو جائے اور جس نے نہ دیکھنا چاہیئے اسے نہ دیکھے اور اسکا قلب متفرق ہو جائے۔ اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے۔ کہ سالک کی نظر اول ہی مرتبہ سلوک کے نہایت پر ہو۔ یعنی فقط حضرت کی طرف جیسا فارس بن عیسیٰ بغدادی کا قول ہے۔ کہ میں نے کہا۔ مرید کون ہے۔ انہوں نے کہا ہو الرامی باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علی الشئ حتی یصل۔ اور احتمال ہے۔ کہ ہو مراد اس سے وہ معنی جو شیخ رویم نے فرمایا ہے۔ ادب المسافر ان لا یجاوز ہمتہ قدمہ یعنی مسافر کا ادب یہ ہے۔ کہ اسکی ہمت کا قدم پیچھے نہ پڑے۔

خلوت در انجمن ۔ یعنی سالک کو چاہیئے کہ بظاہر خلقت کے ساتھ ہو۔ اور باطن میں خالق کے ساتھ ۔

الیہ بالشغل والقلب بالحق وما احسن ما قیل فی ذالک شعر من داخل کن صاحبا غیر غافل ومن خارج خابط کبعض الاجانب قال اکابر الطریق ان فی ھذہ الطریقۃ الجمعیۃ فی الملاء والتفرقۃ فی الخلوۃ۔

وقوف زمانی۔ یعنی یحاسب اوقات نفسک ھل مرۃ باعمال الخیر فتشکر اذ باعمال الشر فتستغفر علی حسب مراتبھم فان حسنات الابرار سیات المقربین۔

وقوف عددی۔ ھو عبارۃ عن رعایۃ العدد فی الذکر القلبی بجمع الخواطر المتفرقہ۔

وقوف قلبی۔ ھو عبارۃ من الیقظۃ وحضور القلب مع جناب الحق سبحانہ علی وجہ لا یکون للقلب غرض غیر الحق وقالوا ایضاً فی معناہ ان الذاکر ینبغی ان یکون واقفا علی قلبہ یعنی فی اثناء الذکر یتوجہ الی القلب الصنوبری الذی یقال لہ قلب مجازا وھو فی الجانب الایسر محاذ بالثدی ویجعلہ مشغولا بالذکر ولا یترکہ

ہاتھ کام میں اور دل حق سے رجوع اور کیا خوب کہا اس معنی میں یہ شعر من داخل کن صاحبا غیر غافل ؛ ومن خارج خابط کبعض الاجانب بعض بزرگوں نے کہا ہے۔ کہ اس طریقہ میں کہ جمعیت ہے اور تفرقہ ہے، خلوت میں۔

وقوف زمانی۔ کہ اپنے اوقات کا حساب رکھے اگر اعمال خیر میں گذرے اسکا شکر کرے۔ اور جو اعمال بد میں گذرے استغفار کرے۔ اپنے اپنے مرتبہ کے موافق۔ کیونکہ ان حسنات الابرار سیات المقربین یعنی نیکیاں ابرار کے برائیاں ہیں

وقوف عددی۔ یعنی رعایت عدد کے ذکر قلبی میں جمعیت کے ساتھ کہ متفرق خطرے نہ آئیں۔

وقوف قلبی۔ یعنی ہوشیاری اور حضور قلب کا اللہ جلشانہ کیساتھ ایسی وجہ سے کہ قلب کو غیر حق سے کچھ غرض نہ ہو۔ اور یوں بھی کہا ہے۔ کہ ذاکر اپنے قلب سے واقف ہو یعنی ذکر کے درمیان قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو۔ جسکو مجازاً قلب کہتے ہیں وہ بائیں طرف ہے پستان کے مقابل اسکو ذکر میں مشغول کرے۔ ذکر سے غافل نہ ہونے دے۔ اور اس کے معنے سے اور حضرت

يغفل عن الذكر ولا مفرهو وحضرت الخواجه نقشبند لم يجعل حبس النفس ولا رعاية العدد ولازما في الذكر واما وقوف القلبي فهو لازم عنده في اثناء الذكر او الرابطة او غيرهما والمقصود من الذكر الوقوف القلبي وما احسن ما قيل في ذالك ۔ شعر

على بيض قلبك كن كانك طائر
فمن ذالك الاحوال فيك تولد

خواجہ نقشبند نے حبس دم نہیں لازم کیا اور نہ رعائیت عدد کے ذکر میں لیکن وقوف قلبی ان کے نزدیک لازم ہے۔ ذکر میں یا رابطہ وغیرہما میں اور مقصود ذکر سے وقوف قلبی ہے اور کیا اچھا کہا کسی نے یہ شعر اس معنی میں، شعر

علی بیض قلبک کن کانک طائر
فمن ذالک الاحوال فیک تولد

یعنی اپنے دل کے بیضہ پر رہ ایسا جیسا پرند اس امر سے تجھ میں حال پیدا ہونگے

فصل

اذا وقع لك في اثناء الذكر والاشغال تفرقة او وسوسة او قبض فينبغي ان تغتسل بالماء البارد وان لم يقدر على ذالك لعدم مساعدة المزاج فبالحار وبعد ذالك تدخل الخلوة وتصلي الركعتين ومع التضرع والاستكانة تستغفر وتتوجه لحالك ووقتك وان لم تجد وقتك واستمرت التفرقة معك فاحضر في خيالك صورة شيخك المربي لك

فصل

جب ذکر اور اشغال کے درمیان تفرقہ یا وسواس یا قبض معلوم ہو تو چاہیئے کہ سرد پانی سے غسل کر ڈالے اور جو ٹھنڈے پانی پر قدرت نہ رکھے اپنے مزاج کے سبب تو گرم پانی سے نہا ڈالے۔ اسکے بعد خلوت میں داخل ہو۔ اور دو رکعتیں پڑھے اور بہت گریہ زاری وعاجزی سے استغفار کرے اور اپنے حال اور وقت کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو اپنا وقت نہ پائے اور وہی تفرقہ ہے تو تصور باندہ اپنے شیخ کا اپنے خیال میں

فان يرجى ببركته تبدل التفرقة بالجمعية
وان لقيت التفرقة ايضاً فقل يافعال
بالشد وان لم يرتفع التفرقة بذلك
فقل ان هذه التفرقة منه تعالى وافق
فى ذالك تفرق فيه فتصير فى عين الجمع
جنيد وقل ان يبقى التفرقة مع هذه
الملاحظة وحيث كانت الخطرة متعلقة
بالاعمال كمثل الميل الى شرى فرس
ونحوه مما هو مباح شرعا فليبادر لفعله
او يخرجها من قلبه حتى يكون تلك
الخطرة له كعدو ويبذل جهده فى دفعه
ونفى ثلث خواطر لازم على المريد
الخطرة النفسية والشيطانية والملكية
ويثبت الخاطر الحقانى والمعرفة
الخواطر وتميزها عسير ولتبينها
بعض بيان فان حصول خاطر
النفس من ارض القلب يعنى من
تحت القلب ومن يسار القلب والذى
من الملك يكون من يمين القلب
والذى من الحق يكون من فوق
القلب وهذا تصح معرفته لمن
تحلى بالتقوى والزهد والورع
واكل الحلال الطيب وكان دائماً

جو تیرا امر بی ہے۔ کیونکہ امید ہے۔ کہ اُس کی
برکت سے تفرقہ جاتا رہے۔ اور جمعیت حاصل
ہو۔ اور جو اس پر بھی تفرقہ نہ جائے تو کہے۔
یا فعّال تشدید کے ساتھ اور جو اس سے بھی
تفرقہ نہ جائے تو کہے کہ یہ تفرقہ خدا کی طرف
سے ہے اس سے موافقت کرے۔ تو آپ
عین جمعیت میں ہو جائے۔ اور ایسا بہت
کم ہے۔ کہ تفرقہ اس لحاظ سے بھی رہے۔ اور
جو ایسا خطرہ آئے۔ کہ متعلق اعمال سے ہے۔
جیسے رغبت گھوڑے خریدنے کی یا اور کچھ
جو شرع میں مباح ہے۔ تو وہ کام کرے۔ یا
اسے اپنے قلب سے نکال ڈالے۔ یہاں تک کہ
اُس خطرہ کو دشمن جان لے اور کوشش کرے
اسکے دفع کی اور تین خطروں کی نفی کرنی مرید
کو لازم ہے خطرۂ نفسیہ خطرۂ شیطانیہ
وخطرہ ملکیہ اور خطرہ حقائق کو قائم رکھے
اور خطروں کو پہچاننا اور تمیز کرنا بہت مشکل
ہے۔ اور بعض بیان کرتے ہیں۔ کہ خطرہ نفسی
ارض قلب سے پیدا ہوتا ہے۔ یعنی قلب
کے نیچے سے اور خطرہ شیطانی قلب کے
بائیں طرف سے اور خطرہ ملکیہ قلب کے
دائیں طرف سے اور جو خطرہ حقانی ہوتا ہے وہ
فوق قلب سے یعنی اوپر کی جانب سے ہوتا ہے

تین خطروں کی نفی کرنا مرید کو لازم ہے

يراقب خواطره لا يترك خاطره يهمله
والمقصود ان يكون مراعيا لوقت فليس
شيئ اعز من الوقت فان الوقت سيف
قاطع اذا فات الوقت لا يستدرك و
يمكن حفظ الاوقات بالذكر والمراقبة
والصلوة والتلاوة واكابر النقشبندية
اختاروا من جملة وظيفة تلاوة القرآن
في الليل الفاتحة وقل يا ايها الكافرون
وسورة الاخلاص والمعوذتين وخاتمة
سورة الحشر وخاتمة سورة البقرة و
من جملة وظيفة تلاوة القرآن في النهار
سورة يٰس وقال حضرت الخواجه
على الراميتنى اذا اتفقت ثلاثة قلوب
على امر حصل مراد العبد المومن
بذالك قلب القرآن وقلب العبد
وقلب الليل يعني اذا قرات يٰس
التي هي قلب القران في التهجد
حصل ذالك المعنى ومن جملة
وظائف صلواة النوافل التهجد
والاشراق والاستخارة
والضحى والتهجد۔
اثنا عشر ركعة فان امكن قرا في
كل ركعة يٰس والا تمها في ثماني

اور اسے وہ جان لیتا ہے جو صاحب تقویٰ
اور زاہد اور پرہیزگار اور حلال طیب کھاتا ہو اور
ہمیشہ خطروں کی نگہبانی کرتا ہو اپنے دل
میں خطرہ کو آنے نہ دیتا ہو اور مقصود یہ ہے کہ
وقت کی رعایت رکھے کیونکہ کوئی شے وقت
سے زیادہ عزیز نہیں ہے۔ کیونکہ وقت سیف قاطع
ہے جب وقت گیا تو پھر ہاتھ نہیں آتا اور ممکن
ہے حفظ اوقات ذکر اور مراقبہ اور نماز اور تلاوت
قرآن شریف سے اور نقشبندیہ بزرگوں نے سب
وظیفوں میں تلاوت قرآن شریف سے اختیار کیا ہے
رات کو الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ
اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور
سورہ حشر کا خاتمہ اور سورہ بقر کا خاتمہ اور دن کا وظیفہ
تلاوت قرآن شریف کا سورہ یٰسٓ اور حضرت خواجہ
علی رامیتنی نے فرمایا ہے۔ کہ جب تین قلب کسی مراد
کیواسطے متفق ہو جائیں۔ تو وہ مومن بندہ کے مراد
حاصل کرنیکو کافی ہیں۔ قلب بندہ اور قلب رات
کا اور قلب قرآن مجید کا یعنے تہجد کی نماز میں سورہ
یٰسٓ کو اخلاص دلی سے پڑھا۔ مراد حاصل ہوئی
اور نماز نوافل میں سے ایک تہجد اور نماز اشراق
اور نماز استخارہ اور نماز چاشت اور تہجد کی بارہ
رکعتیں ہیں۔ اگر ممکن ہو تو ہر رکعت میں سورۂ
یٰسٓ پڑھے اور نہیں تو سورہ یٰسین کو

رکعات علیٰ ھذا الترتیب فی رکعۃ الاولیٰ الیٰ واجر کریم وفی الرکعۃ الثانیۃ الیٰ وھم مھتدون وفی الرکعۃ الثالثۃ الیٰ جمیع الدنیا محضرون وفی الرکعۃ الرابعۃ الیٰ فلک یسبحون وفی الخامسۃ الیٰ ولا الیٰ اھلھم یرجعون وفی السادسۃ الیٰ ھذا صراط مستقیم وفی السابعۃ الیٰ لکم لھا مالکون وفی الثامنۃ الیٰ اٰخر السورۃ وفیھا بقی یقرأ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ السورۃ الاخلاص ثلاثا وان لم یحفظ سورۃ یٰسٓ فیقراء فی کل صلوٰۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص ثلاثا ولا یصلی المتہجد التہجد اقل من اربع رکعات ووقت التہجد الثلث الاٰخر کما قال اللہ تعالیٰ قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا او زد علیہ وقال صاحب قوت القلوب قال اللہ تعالیٰ فتھجد بہ نافلۃ لک وقال اللہ تعالیٰ کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون والھجوع النوم والتہجد القیام فلا یکون التہجد الا بعد النوم وفی کتاب الشعبی لا یکون التہجد الا بعد النوم

آٹھ رکعتوں میں اس ترتیب سے پورا کرے کہ پہلی رکعت میں واجر کریم تک اور دوسری میں وھم مھتدون تک اور تیسری میں جمیع الدنیا محضرون تک اور چوتھی میں فلک یسبحون تک اور پانچویں میں ولا الیٰ اھلھم یرجعون تک اور چھٹی میں ھذا صراط مستقیم تک اور ساتویں میں فھم لھا مالکون تک اور آٹھویں میں سورہ کے آخر تک اور باقی رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین تین مرتبہ اور جو سورہ یٰسٓ حفظ نہ ہو۔ تو سورہ فاتحہ کے بعد ساری نماز میں تین تین بار سورہ اخلاص پڑھے اور نماز تہجد چار رکعت سے کم نہ پڑھے اور نماز تہجد کا وقت اخیر تہائی رات ہے۔ جیسا خدا تعالیٰ فرمایا ہے۔ قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا او زد علیہ اور صاحب قوۃ القلوب نے کہا ہے۔ کہ خدا فرماتا ہے۔ فتھجد بہ نافلۃ لک اور فرمایا ہے۔ کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون۔ اور ہجوع نیند کو کہتے ہیں۔ اور تہجد قیام کو تو تہجد جب تک سوئے نہیں جائز نہیں اور کتاب میں شعبی کے ہے۔ کہ تہجد نہیں ہوتی۔ مگر بعد سونے کے اور تہجد صلوٰۃ النوم ہے۔

کھڑا رہ رات کو مگر کسی رات آدھی رات یا اس سے کم کر تھوڑا یا زیادہ
اسپر ۱۲

والتهجد صلواة النوم وقد روي عن
النبي صلى الله عليه واله وسلم قم من
الليل قدر حلبة شاة واذا صلى صلوة
المذكور جلس التشهد متوجها للقبلة
الى الصبح ويشتغل في توجه بمراقبة
اوذكره وان غلبت النوم نام لكنه
يقوم قبل الصبح ويتوضا ثم يصلي سنة
الصبح في بيته ويشتغل بالاستغفار
بطريق الخفية كما هو طريق هذه السلسلة
ويذهب المسجد مستغفرا في طريقه
واذا صلى الصبح مع الجماعة جلس في موضعه
مشتغلا بوظيفة الباطنة ان وجد الجمعية
والا اتى بيته واشتغل بوظيفة الى ان
تطلع الشمس وبعد ذالك يصلي ركعتين
بنية الاشراق وقرا فيه في كل ركعة
بعد الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا ثم
بعد ذالك ركعتين بنية الاستخارة
ثم يدعوا بدعاء الاستخارة وهو هذا
اللهم خير لي واختر لي ولا تكلني الى
اختياري - اللهم اجعل الخيرة في
كل قول وعمل اريده في هذا اليوم والليلة
اللهم وفقني لما تحب وترضى من القول
والعمل في عافية ويسر - واذا كان له

اور روایت ہے ۔ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے قم اللیل قدر حلبۃ شاۃ اور جب
نماز پڑھ لے تو بیٹھے جلسۂ التحیات کا قبلہ
رو ہو کر صبح تک اور مشغول رہے ۔ توجہ میں
مراقبہ میں یا ذکر میں اور نیند غلبہ کرے ۔ تو
سو رہے مگر صبح سے پہلے اٹھ کھڑا ہو ۔ اور وضو
کرے ۔ اور سنتیں صبح کی نماز کی اپنے گھر میں
پڑھے اور مشغول ہو استغفار میں بطریق
خفیہ کے جیسا اس سلسلہ کا طریقہ ہے ۔ اور
مسجد کو استغفار پڑھتا ہوا جائے رستے
میں جب نماز صبح جماعت سے پڑھ چکے
تو اپنی جگہ میں بیٹھا رہے ۔ مشغول وظیفہ باطن
میں جو جمعیت پائے ۔ اور نہیں تو اپنے گھر آ
جائے ۔ اور مشغول ہو اپنے وظیفہ میں یہانتک
کہ آفتاب طلوع ہو ۔ اور اسکے بعد دو رکعت
نماز اشراق پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ
فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین بار پھر اسکے
بعد دو رکعت نماز استخارہ پھر اسکے بعد
دعائے استخارہ اور وہ یہ ہے ۔ اللھم خیرلی
واخترلی ولا تکلنی الی اختیاری اللھم
اجعل الخیرۃ فی کل قول وعمل اریدہ فی ھذہ
الیوم واللیلۃ اللھم وفقنی لما تحب وترضی من القول
والعمل فی عافیۃ ویسر ۔ اسکے بعد جو اسکو

۵/ اُٹھ تو رات کو بقدر بکری کے دودھ دوہنے کے ۱۲

بعد ذالک مہم دینوی کاسباب معیشۃ توجہ الیہ مع الحضور والیقظۃ ولیقرا ء هذہ الدعاء اللھم کن وجھتی فی کل جھۃ ومقصدی فی کل قصد وغایتی فی کل سعی وملجائی وملاذی فی کل فصدۃ وھمی ووکیلی فی کل امر وتولنی تولی محبۃ و عنایۃ فی کل حال ویکون دائما متوجھا للقلب الصنوبری کما قال تعالیٰ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ واذا فرغ من مھمات الدنیویۃ توضا وضوءً جدیدا ودخل خلوتہ واول ما یجلس یحضر رویۃ شیخہ ثم یشتغل بوظیفہ من المراقبۃ او الذکر واما صلوۃ الضحیٰ فاثنا عشر رکعۃ یقرء فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص ثلاثا ولا یصلیھا اقل من رکعتین ولا ینبغی ان یصلیھا فی اول وقت الضحیٰ بل یؤخرھا الی ان یمضی ربع النھار کما جاء فی المشکوۃ عن زید بن ارقم انہ رای قوما یصلون الضحیٰ فقال لقد علموان الصلوۃ فی غیر ھذہ الساعۃ افضل ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ الاوابین حین ترمض الفصال رواہ المسلم

کوئی کام ضروری دنیا کا ہو جیسے معاش کیلئے اسکیلئے جائے ساتھ حضور اور ہوشیاری کے اور یہ دعا پڑھے اللھم کن وجھتی فی کل جھۃ ومقصدی فی کل قصد وغایتی فی کل سعی وملجائی وملاذی فی کل قصدۃ وھمی ووکیلی فی کل امر وتولنی تولی محبۃ وعنایۃ فی کل حال اور ہمیشہ قلب صنوبری سے متوجہ رہے جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ اور جب دنیاوی کاموں سے فارغ ہو وضو کرے تازہ اور خلوۃ میں داخل ہو۔ اور پہلے جب بیٹھے اپنے شیخ کی رویت حاضر کرے۔ پھر مشغول ہو۔ اپنے وظیفہ سے مراقبہ سے یا ذکر سے اور نماز چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورۂ اخلاص اور دو رکعت سے کم نہ پڑھے۔ اور اول وقت چاشت میں نہ چاہیئے۔ پڑھنی بلکہ تاخیر کرے۔ اتنی کہ پہر بھر دن چڑھ جائے۔ اس واسطے کہ مشکواۃ شریف میں زید بن ارقم سے ہے۔ تحقیق دیکھا انہوں نے ایک قوم کو کہ وہ نماز چاشت پڑھتے تھے پس کہا اور لوگوں نے جانا ہے کہ تحقیق نماز اس وقت میں اس سے بہتر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز اوابین جس وقت کہ گرم ہو، فصال پڑھنی

ومعنی الرمض شدۃ حر الارض من وقع
الشمس علی الرمل وغیرہ ای اذا وجد
الفصیل حر الشمس والفصیل ولد ا
لابل وبعد صلوۃ اذا حضر الطعام تناولہ
فان اکلہ مع اصحاب کان احسن و
الا فمع اھلہ واولادہ والا یاکل وحدہ
بقدر الامکان وبعد ذالک یقیل
ثم یحضر المسجد اول وقت ایضا الصلوۃ
العصر ویجلس بعد صلوۃ العصر فی
مکانہ ویشتغل بوظیفۃ الباطنۃ و
لا یضیع ھذا الوقت بقدر الامکان و
یحاسب نفسہ فیہ وحفظ ما بین
العشائین عندھم من اھم المھمات و
بعد صلوۃ العشاء یقرء فی فراشہ قل
یا ایھا الکفرون وسورۃ الاخلاص
والمعوذتین والاخر سورۃ الحشر واخر
سورۃ البقرہ مع الحضور وینام مشتغلا
بالذکر ویقول قبل نومہ ھذا الاستغفا
ثلاثا استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو
الحی القیوم واتوب الیہ وھذا حال
صوفی ذی الشغل لا الصوفی الفارغ
البال فان ذالک ینبغی لہ ان یکون
فی لیلہ ونہارہ مستغرقا ومستھلکا

چاہیئے ۔ روایت مسلم نے اور رمض کے معنی ہیں
شدت گرمی کی تاب آفتاب سے ریت وغیرہ
پر یعنی جس وقت پائے فصیل گرمی آفتاب کی اور
فصیل اونٹ کے بچہ کو کہتے ہیں ۔ اور بعد نماز
کے جو موجود ہو کھانا کھاوے جو یاروں کیساتھ
مل کے کھائے تو بہت اچھا ہے ۔ اور نہیں اپنے
گھر والوں کیساتھ کھائے بیوی بچوں کے ساتھ
اور حتی المقدور اکیلا نہ کھائے ۔ پھر اسکے بعد قیلولہ
کرے یعنی سورہے پھر مسجد میں حاضر ہو اول وقت اور
عصر کو بھی اول وقت حاضر ہو مسجد میں اور نماز
عصر کے بعد اپنے مکان میں بیٹھے اور شغل کرے
وظیفہ باطنی کا اور حتی الامکان اسوقت کو ضائع
نہ کرے اور اسمیں اپنے نفس سے محاسبہ کرے اور
مغرب اور عشاء کے درمیان کے وقت کی حفاظت
اولیاء کے نزدیک سب سے زیادہ ضرور ہے
اور عشاء کے بعد اپنے بستر میں پڑھے قل یا ایھا
الکفرون اور سورۃ اخلاص اور معوذتین اور
آخر سورۃ حشر اور آخر سورۃ بقر کا ساتھ حضور کے
اور سورہے شغل کرتا ہوا ذکر کا اور سونے سے پہلے
یہ استغفار تین بار پڑھے استغفر اللہ الذی لا الہ
الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یہ حال ہے ایسے
صوفی کا جو کاروبار میں پھنسا ہوا اس صوفی کا نہیں جو
فارغ البال ہو کہ اسکو چاہئے کہ وہ رات دن مستغرق و

فی الحق سبحانہ کما قال الشیخ ابو العباس القصاب عندی لا مساء ولا صباح فان باطنہ غارق فی البحر الفناء فظاھرہ حاضر لما تصدر من الاحوال والافعال واھل الفناء والبقاء بعد الطلب والمجاھدۃ تشرفوا بالوصول الی طمانیۃ الوجدان والسر والمشاھدۃ وھم فی غیر المراد رجعوا عن المراد بغیر مراد والمقامات والکرامات حجابا والبعد واشرح القلب من عمل خط جسمانی وروحانی والوصول الی مرتبہ الفناء علامۃ الوصول الی حقیقۃ محبۃ الذات ومقام الفناء موھبۃ محضۃ واختصاص الحق والسنۃ الالھیۃ جاریۃ علی ان العطاء المحض الذی ھو حقیقۃ الموھبۃ لایکون عاریۃ فلذلک کان لارجوع فیہ ولذالک قالوا الفانی لا یرد الی اوصافہ وقال ذوالنون المصری قدس سرہ مارجع من رجع الا من الطریق وما وصل الیہ احد فرجع عنہ

ومستہلک حق ہی رہے۔ جیسا کہا ہے شیخ ابو العباس قصاب نے میرے نزدیک نہ شام ہے نہ صبح۔ کہ اسکا باطن غرق ہوتا ہے دریائے فنا میں اور اسکا ظاہر حاضر ہے واسطے صادر ہونے احوال افعال کے اور اہل فنا و بقا بعد طلب و مجاہدہ کے مشرف ہیں وصول سے طمانیت دل اور سر درد اور مشاہدہ کے اور وہ اپنی عین مراد ہیں۔ اور مراد سے پھر گئے ہیں بغیر مراد کے اور انہوں نے مقامات و کرامات کو حجاب سمجھا ہے۔ اور اپنے مشرب کو بہت دور کر دیا ہے۔ تمام خط جسمانی اور روحانی سے اور مرتبہ فنا کا وصول علامت ہے حقیقت محبت ذات کے وصول کی اور مقام فنا محض بخشش اور اختصاص الٰہی ہیں۔ اور سنت الٰہی اسطرح جاری ہے۔ کہ عطار محض کہ بخشش کی حقیقت وہی ہے۔ عاریت نہیں ہوتی تو ایسے سبب سے اس میں رجوع نہیں ہے۔ اور اسی واسطے کہا ہے۔ اولیا نے کہ الفانی لا یرد الی اوصافہ اور کہا ہے ذوالنون مصری قدس سرہ نے مارجع من رجع الا من الطریق وما وصل الیہ احد فرجع عنہ

فصل فی الفناء والبقاء

فصل فنا اور بقا میں

سئلوا حضرت الخواجہ نقشبند قدس سرہٗ الفناء علیٰ کم وجہ فقال علیٰ وجہین
وان قال الاکابر انہ اکثر من ذالک
لکن مرجع الکل الیٰ ھذین الوجہین الاول
الفناء من وجود الظلمانی الطبیعی والثانی
الفناء من الوجود النورانی الروحی والحدیث
النبوی ناطق بھذین الوجہین ان اللہ
سبعین الف حجاب من نور و ظلمۃ فالفناء
الاول ھو انہ بواسطۃ ظہور الحق سبحانہ
الثانی ان یذھب الفناء ایضاً ای لایبقی الوجود
الروحانی شعورہ لان الشعور من صفات
الوجود الروحانی ولازمہ فاذا ذھب شعورہ
بالشعور لزم ان یذھب الوجود الروحانی
فی ھذا المقام یکون الروح ذاکر و القلب
ساجدا و صحبۃ السالک فی ھذا المقام
صحیحۃ اما ترتیبہ وطلبہ للمرید فغیر
صحیحۃ وذکر القلب ھو ان یکون الحضور
مع الحق سبحانہ والحضور مع الحق
بالنسبۃ الیہ سواء یعنی انہ یجمع ھذا
مع ھذا وذکر اللسان لایحتاج الیٰ
بیان وذکر الروح ھو ان یکون الحضور
مع الحق سبحانہ غالبا علی الحضور
مع الخلق وذکر السر ھو ان لایکون لہ

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ سے سوال
کیا گیا کہ فنا کتنی وجہ پر ہے۔ تو فرمایا دو وجہ پر ہے
اگرچہ بزرگوں نے کہا ہے۔ کہ اس سے زیادہ
وجہوں پر ہے لیکن سب کا مرجع ان دو وجہوں پر ہے
اوّل تو فنا وجود ظلمانی طبیعی سے اور دوسری فنا
وجود نورانی روحی سے اور حدیث شریف نبوی
ان دو وجہوں پر ناطق ہے۔ کہ ان اللہ سبعین
الف حجاب من نور و ظلمۃ پس فنا پہلے تو
بواسطے ظہور حق سبحانہ کے ہے۔ اور دوسری یہ
کہ فنا بھی جاتی رہے یعنی باقی نہ رہے۔ وجود
نورانی کیلئے کچھ شعور اسلئے کہ شعور تو وجود روحانی
کی صفتوں میں سے ہے اور اسکو لازم ہے۔ کہ
جسوقت شعور کا شعور جاتا رہا تو لازم آیا
وجود روحانی کا جانا اس مقام میں روح ذاکر
ہے اور قلب ساجد ہے۔ اور اس مقام میں سالک
کی صحبت صحیح ہے لیکن اسکی ترتیب اور مرید
کو اسکی طلب صحیح نہیں ہے۔ اور ذکر قلب یہ ہے
کہ ہو حضور حق سبحانہ کا اور حضور خلق کا اسکی
نسبت برابر یعنی اسمیں اسکے ساتھ وہ ہو اور ذکر
زبان کے بیان کرنیکی کچھ حاجت نہیں۔ اور ذکر
روح یہ ہے۔ کہ ہو حضور حق سبحانہ کا غالب اوپر
اس حضور کے جو خلق کیساتھ ہے۔ اور ذکر سر
یہ ہے۔ کہ اسکو حضور غیر حق سبحانہ کے ہووے ہی نہیں

حضور مع غیر الحق سبحانہ ولا یکون لہ خبر من الکون وذکر الخفی ھو ان یخفی وجود الروح خفاء الکون فی السر فلا یبقی غیر المذکور والحاصل ان الغیر یذھب بتمام وجہہ فی الخفاء وفی ھذا المقام یتحقق السیر فی اللہ فان العبد بعد الفناء المطلق الذی ھو فناء الذات وفناء الصفات یخلع علیہ الوجود الحقانی حتی یتشرف بذلک الوجود بالاوصاف الالھیۃ ویتخلق بالاخلاق الربانیۃ وفی ھذا المقام یتحقق مرتبۃ* بی یعقل فان الذات والصفات الفانیۃ فی ھذا المقام تتبدل بکسوۃ الوجود الباقی خارجۃ من قبر الخفاء فی محشر الظھور وتصرفات جذبات الحق حینئذ تستوی علی باطن العبد ویذھب من باطنہ جمیع الوساوس والھواجس ویتصرف فیہ الحق حینئذ بصفاتہ ویعزلہ بالکلیۃ عن تصرفہ فی نفسہ بنفسہ وفی ھذا المقام یکون العبد محفوظا عن مجاوزۃ الوظائف الشرعیۃ من الامر والنھی وھو دلیل علی صحۃ حال الفناء والبقاء قال الشیخ ابو سعید الخراز فی ھذا المعنی کل باطن یخالفہ الظھور

اور کچھ زمانہ سے خبر نہ ہو اور ذکر خفی یہ ہے۔ کہ چھپ جاوے روح کا وجود جیسے سیر میں موجودات تو باقی نہ رہے سوائے مذکور کے اور حاصل یہ ہے کہ غیر بالکل جاتا رہے۔ ہر وجہ سے خفا میں تو اس مقام میں متحقق ہوتی ہے۔ سیر فی اللہ تو تحقیق بندہ کو بعد فناء مطلق کے جو ایسی ہے کہ فناء ذات وفناء صفات ہے۔ خلعت ہوتا ہے۔ وجود حقانی یہاں تک کہ مشرف ہوتا ہے اس وجود سے اوصاف الٰہیہ کے ساتھ اور متخلق ہوتا ہے اخلاق ربانیہ کے ساتھ اور اس مقام میں متحقق ہوتا ہے۔ بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش وبی یمشی وبی یعقل کا کیونکہ ذات وصفات فانیہ اس مقام میں بدل جاتی ہے لباس وجود باقی سے خارج ہوتی ہیں قبر پوشیدگی سے ظہور کے محشر میں اور جذبات حق کے تصرف اسوقت برابر ہوتے ہیں۔ بندہ کے باطن پر اور اسکے باطن سے جاتی رہتی ہیں۔ سب وسوسے اور برے خطرے اور اسوقت اسمیں حق تصرف کرتا ہے۔ اپنی صفاتوں سے اور معزول کر دیتا ہے اسکو بالکل اسکے تصرف سے کہ وہ اپنے میں آپ تصرف نہیں کرتا۔ اور اسوقت ہو جاتا ہے۔ بندہ محفوظ وظائف شرعیہ امر ونہی کے مجاوزات سے اور یہ دلیل ہے صحت حال فناء وبقا کی شیخ ابو سعید خراز نے کہا ہے۔ اسی معنی

* بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش وبی یمشی ۷ مجھ سے ہی سنتا ہے، مجھ سے ہی دیکھتا ہے، مجھ سے ہی حملہ کرتا ہے، مجھ سے ہی چلتا ہے، مجھ سے ہی سمجھتا ہے۔ ۱۲

فهو باطل ولعد التحقيق بالفناء والبقاء
يعني السير الى الله والسير في الله الذي
هو بعد الفناء وبتحقق السير عن الله وبالله
الذي هو مقام التنزل الى مبلغ عقول
الخلق لدعوتهم الى الحق وهذا مقام
الخواص من الانبياء والمرسلين وفي مقام
التنزيل هذا يرجعون في كل امر الى
الحق متضرعين مستغفرين والاولياء
في هذا المقام لهم من متابعة الانبياء
نصيب كما قال الله تعالى قل هذه سبيلي
ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني
لان الشيخ كالنبي في قومه وفي هذا
المقام طلب المريد والتربية صحيح بشرط
اجازة الشيخ وفي هذا المقام كل تصرف
بفعله وان كان منسوبا اليه لكنه
ليس منه لانه عزل عن تصرفات
البشرية بالكلية وما رميت اذ
رميت ولكن الله رمى يمكن ان يكون بهذا المعنى

میں کل باطن یخالفہ الظہور فہو باطل اور
بعد تحقیق فنا و بقا کے یعنی سیر الی اللہ و سیر فی اللہ
کے جو فنا کے بعد ہے متحقق ہوتی ہے۔ سیر عن
اللہ اور سیر باللہ کہ وہ مقام تنزل ہے خلق
کی عقلوں کی رسائی کا کہ وہ دعوت کرتے ہیں۔
حق کی طرف اور یہ مقام ہے خواص انبیاء اور مرسلین
کا اور مقام تنزل میں یہ رجوع ہوتے ہیں۔ ہر امر
میں حق کی طرف زاری و استغفار کرتے ہوئے اور
اولیاء کو اس مقام میں انبیاء کی متابعت میں
حصہ ملا ہے۔ جیسا خدا فرماتا ہے۔ قل ہذہ
سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی
اسواسطے کہ شیخ ایسا ہوتا ہے۔ جیسے نبی اپنی
قوم میں اور اس مقام میں مرید کی طلب اور
تربیت صحیح ہے۔ بشرط اجازت شیخ کے اور
اس مقام میں ہر تصرف اسکے فعل کا اگرچہ
اسکی طرف منسوب ہے۔ لیکن وہ اسکا نہیں اسواسطے
کہ وہ تو تصرفات بشریہ سے بالکل معزول ہے
وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی ممکن ہے کہ اسی معنی میں ہو

فصل في التصرف	فصل تصرف میں
في طريق التصرف في باطن المريد ودفع المرض الدخول في حمل الحملة عن الناس	مرید کے باطن میں تصرفات کرنیکے طریق میں اور دفع مرض میں ایسا مرض کہ واقع ہوا ہے

سطر ۱ جو باطن ظاہر کے خلاف ہو وہ باطل ہے ۱۲
سطر ۲ کہ ہم دعوت کرتے ہیں اور میرے پیرو اللہ کی طرف بلاتے ہیں بصیرت کے واسطے اور یہ میرا طریقہ ہے ۱۲
سطر ۳ اور نہیں پھینکا تو نے جبکہ پھینکا تو نے لیکن اللہ تعالیٰ نے پھینکا ۱۲
سطر ۶ ... تصرف ... دفع مرض ...

لہ طریقان فالطریق الاول انہ اذا وقع لشخص مرض او ابتلی بمعصیۃ فلیتوضاو یصلی رکعتین ویتوجہ بالتضرع والانکسار الی اللہ تعالیٰ ویطلب فیہ ان یطھر الشخص المذکور ویشتہا المذکور مما عرض لہ ویزیلہ عنہ والثانی ان یجعل صاحب المرض و المعصیۃ نفسہ ویثبتھا مقام صاحب العارض المذکور ویشتغل خاطرہ ھذا المقدار ویتوجہ عنہ الی دفع ذالک قبل نزول حضرت عزرائیل فانہ بعد نزولہ رجوعہ خالیا محال ولابد من بدل فعند ذالک یثبت المریض مکان اعضائہ ویتوجہ بھمتہ والمدد فی المرض انواع الاول ان یتوجہ بھمتہ الی دفع ذالک المرض ودفعہ عنہ الثانی ان یحمل ذالک عنہ فی نفسہ الثالث ان یتوجہ فی دفع الخواطر المتفرقۃ عنہ من غیر ان یتعرض لدفع المرض لمافیہ من دفع الدرجات لان المرض موجب التنقیۃ والتصفیۃ القوی الدماغیۃ واذا انتقی الدماغ صار متعلق ھذا القوۃ الدماغیۃ ذالک النور المطلق البسیط المحیط بجملۃ الموجودات الذی ھو مقصود جمیع المکونات والخواطر مانعۃ الحصول ھذا المعنی والتصرف فی الطالب الحقیقی ھکذا ایضا بان یجلسہ فی مقابلۃ ویقول لہ

لوگوں پر اسکے دو طریقے ہیں۔ ایک تو یہ ہے۔ کہ جسوقت کسی کو بیماری ہو یا کسی گناہ میں مبتلا ہو جائے تو وضو کرے۔ اور دو رکعتیں پڑھے اور اللہ سے بہت عجز و انکسار کیساتھ رجوع ہو۔ اور اسمیں طلب کرے اللہ سے کہ اس شخص کو پاک کر دے اس سے جو اسے عارض ہوئی ہے۔ اور دور کر دے اس سے اور دوسرا طریق یہ ہے۔ کہ اپنے تئیں صاحب مرض و معصیت بنالے اور اسکی جگہ آپ ہو۔ اور مشغول ہو اسقدر اور متوجہ ہو اس سے اسکے دفع کا پہلے نزول حضرت عزرائیل کے کیونکہ جب وہ نازل ہوئے۔ تو ان کا خالی جانا محال ہے اور ضرور ہے بدل اور اسوقت مریض ثابت کرے اپنے اعضا کی جائے اور متوجہ اپنی ہمت کیساتھ اور بیماری میں مدد بہت طرح ہو۔ اول تو یہ کہ متوجہ ہو ہمت کیساتھ واسطے اس بیماری کے زائل ہونیکی دوسری طرح یہ ہے کہ اٹھائے ہو اس سے بیماری اپنے اوپر تیسری یہ کہ متوجہ ہو متفرق خطروں کے دفع کرنیکو اور مرض کے دفع سے کچھہ متعرض نہ ہو اسلئے کہ بیماری میں درجے بلند ہوتے ہیں اسواسطے کہ بیماری سبب ہے تنقیہ اور تصفیہ کا قوائے دماغی کے اور جسوقت پاک اور صاف ہو گیا دماغ تو اس قوت دماغیہ سے متعلق ہوگا نور مطلق بسیط محیط جمیع موجودات ایسا کہ وہی مقصود ہے تمام کائنات کا اور خطرے مانع ہیں اس امر کے حصول کی اور تصرف کے طالب حقیقی

فرغ نفسه من كل خاطر ثم يتوجه بهمة
الى رفع الحجاب الظلماني ثم رفع الحجاب النوراني
واذا حصلت له الغيبة لا يتوجه له
الا ان حصلت له عقدة فيزيلها
والذي ينسب الى شخص من الاحوال
الآتية هو انه اذا حضر اجنبي وحصل
في الخاطر لايح من الايمان او
صلوة او صوم او تحصيل علم ديني يقولون
حصل منه نسبة الاسلام والديانة
والعلم والحاصل انه ظهر بسبب هذا
الواصل هذا المعنى وكان وجوده في
الخاطر مقتضيات انفاسه وان ظهر
من وصوله المحبة والعشق يقولون
ظهر منه نسبة الجذبة وفي معرفة
احوال الميت يجلس محاذي القبر
ويقرء اية الكرسي مرة وسورة الاخلاص
اثنا عشر مرة ويخلي نفسه من كل خاطر
فكل ما لاح له بعد ذلك فهو منه و
اذا وقع من المريد سوء ادب فلا ينبغي
للشيخ ان يسعى في سلب حاله لكن يتوجه
بهمة على الطريق المعهود في دفع الظلمة
والكدورة عنه او يامره بذكر النفي والاثبات
فترتفع عنه تلك الظلمة بهذا الطريق

ہیں اسطرح ہی ایضاً اُسے اپنے سامنے بٹھائے اور اس سے کہے
کہ کل خطروں سی اپنے نفس کو خالی کرے پھر متوجہ ہو ہمت
کیساتھ واسطے اٹھا دینے حجاب ظلماتی کے پھر حجاب نورانی
کے اور جب اسے غیبت حاصل ہو جائے۔ تو اسکے
واسطے توجہ نہ کرے۔ مگر جو کوئی گرہ پڑ جائے۔ تو
اُسے کھولدے اور وہ نسبت کیجاتی ہے کسی شخص
کی طرف احوال آنیوالے سے وہ یہ ہے۔ کہ جس وقت
حاضر ہو کوئی اجنبی اور خاطر میں حاصل ہو ایک
چمک ایمان یا نماز یا روزہ یا تحصیل علم دین
کی تو کہتے ہیں اُس سے نسبت اسلام اور دیانت
و علم کی حاصل ہوئی اور حاصل یہ ہے۔ کہ ظاہر
ہوا بسبب اس وصل کے یہ معنی اور ہے وجود
اسکا خاطر میں اسکے انفاس کی مقتضیات سے
اور جو اسکے ملنے سے محبت و عشق ظاہر ہو۔
کہتے ہیں نسبت جذبہ اس سے ظاہر ہوئی اور میت
کے حال کی معرفت کے واسطے یوں ہو کہ مقابل قبر کے بیٹھے
اور آیۃ الکرسی ایکبار اور سورہ اخلاص بارہ ۱۲ دفعہ پڑھے
اور اپنے نفس کو سب خطروں سی خالی کرے تو پھر جو کچھ
دلمیں چمکیگا تو وہ اسی سے ہے۔ اور جب مرید سے کوئی بے
ادبی ہو جائے تو شیخ کو مناسب نہیں کہ اسکے سلب
حال کیواسطے کوشش کرے لیکن متوجہ ہو اپنی ہمت
سے طریق معلوم کے موافق دفع کرنے میں اُسکی
ظلمت اور کدورت کے یا اسکو امر کرے کہ نفی

تحقیق احوال میت

کشف قبور

سلب ظلمات مرید

بان یلاحظ فی جانب النفی جمیع المحدثات بنظر الفناء وفی جانب الاثبات۔ بتصور ذات المعبود بالحق بالبقاء

اور اثبات کا ذکر کرے۔ تو اس سے اسکی ظلمت جاتی رہیگی اسطرح سے کہ ملاحظہ کرے جانب نفی میں تمام محدثات کا فنا کی نظر سے اور جانب اثبات میں تصور کرے ذات معبود بحق کو ساتھ بقا کے۔

فصل فی الآداب

فصل آداب میں

الآداب الظاهرة مع الحق سبحانہ هی ان یکون قائما بالاوامر والنواهی الشرعیة ویکون دائما علی الطهارة مستغفر المحتاطا فی جمیع الامور ویکون متبعا لآثار السلف الصالح عاملا بها وادب الباطن هو ان تحفظ قلبك من خطور الاغیار سواء کان خیرا او شرا فانها فی الحجاب سواء وادب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی هذہ القیاس وادب الاولیاء هی انك فی مجالستهم تحفظ خواطرك ولا تتکلم فی حضرتهم بصوت عال ولا تشتغل فی حضورهم بصلوٰۃ النوافل وان صلیت معهم فحسن ولا تتکلم فی اثناء کلامهم بل لا تتکلم معهم من غیر ان یسئلوك وکل ما یکرهونہ لاجلہ مکروهك ولا تنتظر

آداب ظاہرہ حق سبحانہ کیساتھ یہ ہیں۔ کہ قائم ہوئی امر و نہی شریعت پر اور ہمیشہ طہارت سے رہے اور استغفار پڑھتا رہے اور سب امروں میں احتیاط کرتا رہے۔ اور آثار سلف صالح کا پیرو اور تابع رہے اور اس پر عمل کرے۔ اور باطن کا ادب یہ ہے کہ اپنے قلب کی حفاظت کرے کہ اسمیں غیر کا خطرہ نہ آئے خواہ نیک ہو وہ یا بد ہو اسلئے کہ حجاب ہونے میں دونوں برابر ہیں اور آداب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی قیاس پر ہیں۔ اور اولیاء کا ادب یہ ہے۔ کہ انکی مجلس میں اپنے خطروں کی حفاظت کرے اور انکے حضور میں بلند آواز سے نہ بولے اور انکے حضور میں نماز نوافل نہ پڑھے اور انکے ساتھ اگر پڑھے تو بہت اچھا ہے اور ان کے کلام کے درمیان بول نہ اٹھے۔ بلکہ جب تک وہ خود نہ پوچھیں کچھ نہ کہے۔ اور جس کو وہ مکروہ جانیں اسے آپ بھی مکروہ سمجھے اور ان کے گھر میں انکے اسباب اور اخراجوں

آداب مرید در حق شیخ

فی بیتھم الی اسبابھم وسوا بحجھم ولا یخطر
ببالک ولا اخذک الی شیخ اخر ولا اخذک
منہ بل اعتقد ان شیخک ھذا ھو
موصلک الی مولاک ولا تعلق قلبک
بسواہ فان ذالک موجب لتفرقتک
والحاصل ان کل ما یکرھہ الطبع
الانسانی فارقہ وتجنبہ فان سوء
الادب مع المشائخ خاصیۃ تقتضی
سد الطریقۃ وعدم وصول الفیض
وینبغی لک ان لا یکون فی قلبک ونظرک
غیر الحق واسمہ وکن دائما مع الحق
لا تجد الغفلۃ الیک سبیلا وما احسن ما قیل

شعر

اذا کنت فی الوقت عن الحق غافلا
فانت فی الکفر لکن بخفیۃ
فان دمت فی ذے الحال صاحب غفلۃ
فانک الاسلام سد بجفوۃ

وخطور الاغیار من رویۃ الالوان و
الاشکال المختلفۃ ویکون ایضا من
مطالعۃ الکتب ومن الصحبۃ المفرقۃ فینبغی
للسالک ان یکون ایاما بغیر ملاحظۃ
الاغیار فی صحبۃ صاحب دولۃ تمت لہ
السعادۃ الجمعیۃ لیحصل لہ ببرکۃ

کی طرف نظر نہ کرے۔ اور دل میں یہ خطرہ نہ لاوے اور
شیخ کی خدمت میں جاوے اور اس سے فیض حاصل
کرے۔ بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ یہ تیرا پیر تجھکو پہنچا دیگا
تیرے مولا کے پاس اور اپنے پیر کے سوا اور سے
تعلق نہ کر کیونکہ یہ موجب تیرے تفرقہ کا ہوگا الحاصل
یہ ہے۔ کہ جسکو طبیعت انسانی مکروہ جانے اس سے
الگ رہے اور بچے اس سے کیونکہ بے ادبی
خصوصاً مشائخ کی راہ خدا کی مانع ہے۔ اور
اسکے سبب فیض سے محروم رہتا ہے۔ اور تجھے
چاہیئے۔ کہ تیرے دل میں اور نظر میں غیر حق
اور اسکے نام کی نہ ہو۔ اور ہمیشہ رہو با خدا کہ
غفلت راہ نہ پائے۔ اور کیا خوب کہا ہے

شعر

اذا کنت[له] فی الوقت عن الحق غافلا
فانت فی الکفر لکن بخفیۃ
فان دمت فی ذے الحال صاحب غفلۃ
فانک الاسلام سد بجفوۃ

اور غیروں کے خطرہ دیکھنے سے رنگ اور شکلیں
مختلف اور نیز ہوتا ہے کتابوں کے مطالعہ سے
اور ایسی صحبت سے جو تفرقہ ڈالے تو سالک کو چاہیئے
کہ کچھ دنوں بے ملاحظہ اغیار کے رہے۔ کسی ایسے
صاحب دولت کی صحبت میں جسکو پوری پوری سعادت
ہو جمعیت کی کہ اسکی برکت سے سالک کو

[له] جس وقت کہ ہو تو حق سے غافل پس تو کافر ہو گیا لیکن خفیہ طور پر پس اگر تو ہمیشہ رہا اس حال میں۔ اے غفلت والے پس بتحقیق تو نے اسلام کے واسطے ایک دیوار بنائی یعنی تجھکو اسلام نہیں حاصل ہوگا۔ ۱۲

ملکۃ الحضور والجمعیۃ فمن ملکۃ الحضور یحصل الرضاء والتسلیم اللذان ھما نھایۃ العبودیۃ والعبادۃ وکمال الاسلام فی التسلیم والتفویض فان صاحب التسلیم لو طوق فی رقبۃ طوق اللعنۃ کابلیس فکان راضیا بہ من حیث انہ قضاء الحق وتقدیرہ کمثل رضاہ بایمانہ واسلامہ لا یفعل لنفسہ واذا وقع للطالب مکروہ حصل التفاوت عندہ فھو عبد نفسہ فان لم یحصل عندہ تفاوت کان عبدہ اصل کل امر واساسہ ھذا فینبغی لک ایھا السالک ان تکون دائما عبدا کما انہ تعالیٰ دائما ربا واذا کان فی مدح وذم تفاوت فعابد اصنام لعمری جنا فلک جملۃ سر الخواص والعوام قد ذکر واللہ الموفق الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والتسلیم علی سیدنا محمد سید الاولین والاخرین وعلی الہ واصحابہ والتابعین لھم باحسان الی یوم الدین انتھی کاتب الحروف گوید کہ شیخ عبدالاحد بن شیخ محمد بن سعید بن شیخ احمد السرہندی راد ربیان اشتغال طریقہ احمدیہ مکاتیب ست بغایت متین از آں جملہ مکتوب کہ ایشاں آنہا را

ملکہ حضور اور جمعیت کا حاصل ہو۔ کیونکہ ملکہ حضور سے حاصل ہوتا ہے۔ رضاو تسلیم جو کہ نہایت عبودیت کے ہیں اور عبادت کی اور اسلام کا کمال تسلیم میں ہے اور تفویض ہیں کیونکہ صاحب تسلیم کے اگر گلے میں لعنت کا طوق بھی ڈالا جاوے جیسے ابلیس کے تو وہ راضی ہوگا۔ اس سے اس حیثیت سے کہ وہ قضا ہے حق کی اور تقدیر الٰہی ہے ایسا جیسے ایمان واسلام سے راضی ہے۔ اس لئے کہ طالب صادق راضی ہے۔ قضا و قدر سے اسکا نفس کچھ نہیں کرتا۔ اور جب طالب کو مکروہ پہونچے اور اسکا تفاوت ہو تو وہ اپنے نفس کا بندہ ہے اور جو تفاوت نہ ہو تو وہ اسکا بندہ ہے۔ ہر امر کی اصل اور بنیاد یہ ہے تو اے سالک تجھے چاہیئے کہ تو ہمیشہ بندہ ہو اسکا جیسے اللہ تعالیٰ ہمیشہ رب ہے۔ اور جب مدح اور مذمت میں فرق ہوا تو عبادت اپنے دل کے بتوں کی کرتا ہے سب سر خواص وعوام کا ذکر کر دیا گیا۔ اور اللہ توفیق دینے والا ہے۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والتسلیم علی سیدنا محمد سید الاولین والاخرین وعلی آلہ واصحابہ والتابعین لھم باحسان الی یوم الدین انتھی کاتب حروف کہتا ہے۔ کہ شیخ عبدالاحد بن

مکتوب اول از شیخ عبد الاحد صاحب

نویسندہ بجانب حضرت والد بزرگوار فرستادہ بودند و در آخر آنہا بخط خود ایں عبارت نوشتہ کہ مخدوما عرفاں پناہا ہر سہ مکتوب ایں خاکسار را بمطالعہ گرامی مشرف سازند وانا الفقیر عبد الاحد عفی اللہ عنہ درین رسالہ بعینہا نقل کردہ می شود۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علی کل حال ہمشیرہ عزیزہ خدا پرست از لطائف انسانی پرسیدہ بودند معلوم نمایند۔ کہ لطائف پنجگانہ انسانی کہ قلب و روح و سر و خفی و اخفی باشد از عالم امرند مقام آنہا فوق العرش ست کہ بلا مکانیت موصوف و عالم ارواح نیز آں را گویند حق جل و علی بکمال قدرت خویش آں لطائف را بعشق و تعلق ببدن انسانی دادہ از انجا فرود آوردہ ہر یکے را بموضعے خاص از بدن کہ مناسب آں بود جا دادہ است قلب را جانب چپ از سینہ بہ پستان جا دادہ است۔ روح را کہ لطیف تر از قلب ست در مقابل آں بجانب راست اور اخفی کہ لطیف و احسن لطائف است۔ درمیان حقیقی سینہ و سر درمیان قلب و اخفی و خفی را

شیخ محمد بن سعید بن شیخ احمد سرہندی کے طریقہ احمدیہ کے اشغال کے بہت عمدہ مکتوب ہیں۔ ان میں سے تین مکتوب جو انہوں نے لکھ کر حضرت والد بزرگوار کو بھیجے تھے۔ اور ان کے آخر اپنے ہاتھ سے یہ عبارت لکھی تھی۔ کہ مخدوما عرفاں پناہا اس خاکسار کے تینوں مکتوب اپنے مطالعہ سے مشرف کرنا۔ راقم فقیر عبد الاحد عفا اللہ عنہ، وہ مکتوب اس رسالہ میں بعینہا نقل کئے جاتے ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ علی کل حال ہمشیرہ عزیزہ خدا پرست نے لطیفہ انسانی پوچھے تھے۔ سو معلوم کریں۔ کہ پانچ لطیفہ انسانی کہ قلب و روح و سر و خفی و اخفی ہیں۔ عالم امر سے ہیں۔ ان کا مقام فوق العرش ہے۔ جسے لامکان کہتے ہیں اور عالم ارواح بھی اُسے کہتے ہیں۔ حق جل و علی بکمال قدرت سے اپنے ان لطائف کو بدن انسانی سے تعشق اور تعلق دیکر وہاں سے نیچے اوتار کر ہر ایک کو ایک خاص جگہ میں انسان کے بدن میں جو اسکے مناسب تھا جائے دی ہے۔ قلب کو سینہ کے بائیں طرف پستان میں جائے دی ہے بروح کو جو قلب سے زیادہ لطیف ہے۔ اسکے مقابل دائیں جانب اخفی کہ لطیف اور احسن

درمیان روح واخفی و ولائیت ہریکے ازیں لطائف زیر قدم پیغمبر اولوالعزم است چنانچہ ولائیت قلب زیر قدم آدم است۔ علی نبینا و علیہ السلام و ولائیت روح زیر قدم حضرت ابراہیمؑ است۔ علی نبینا و علیہ السلام و ولائیت سر زیر قدم حضرت موسے علے نبینا و علیہ السلام و ولائیت خفی زیر قدم حضرت عیسےٰ علے نبینا و علیہ السلام و ولائیت اخفی زیر قدم حضرت خاتم الانبیاء علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات

باید دانست کہ تفاوت اقدام الاولیاء ازراہ ہمیں لطائف است۔ پس ہر کہ زیر قدم حضرت آدم ست علیہ السلام و ولائیت وی ولائیت قلب است و وی صاحب استعداد یک درجہ ولائیت است۔ از درجات خمسہ وکسی کہ زیر قدم حضرت ابراہیمؑ است۔ ولائیت وی ولائیت روحی ست۔ و وی را استعداد دو درجہ است۔ از درجات خمسہ وکسی کہ زیر قدم حضرت موسےؑ است۔ ولائیت وی ولائیت سر است۔ و وی خاوند سہ درجہ است از درجات مذکور وکسی کہ زیر قدم حضرت

لطائف ہے۔ درمیان حقیقی سینہ کے سر کو درمیان قلب اور اخفی کے خفی کو درمیان روح اور اخفی کے خفی کو درمیان روح اور اخفی کے اور ولائیت اسمیں سے ہر ایک لطیفے کے زیر قدم ایک اولوالعزم پیغمبر کے ہے۔ چنانچہ قلب کی ولایت حضرت آدم علی نبیاء و علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور روح کی ولائیت حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اور سر کی ولایت حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور خفی کی ولائیت حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اور اخفی کی ولائیت حضرت خاتم الانبیاء علیہ علیہم الصلوات والتسلیمات کے زیر قدم ہے۔

جاننا چاہیئے۔ کہ اولیاء کے قدموں کے تفاوت انہیں لطیفوں کی راہ سے ہے۔ تو جو زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام کے ہے اسکی ولائیت ولائیت قلب ہے اور وہ صاحب استعداد ولائیت کے ایک درجہ کا ہے۔ پانچ درجوں میں سے اور جو حضرت ابراہیمؑ علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اسکی ولائیت ولائیت روحی ہے۔ اور اسکو دو درجوں کی ولائیت کی استعداد ہے پانچوں درجوں میں سے۔ اور جو زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہے۔ اسکی ولائیت ولائیت سری ہے۔ وہ ولائیت کے تین درجوں کی استعداد

عیسیٰ است ولائیت دی ولائیت خفی است
ددی مستعد چہار درجہ است از آں درجات
وکسی کہ زیر قدم حضرت سرور عالم کائنات است
علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات۔ ولائیت
دی ولائیت اخفی است کہ اعظم و اعلیٰ و احسن
درجات است وصاحب ایں ولائیت
را قابلیت ہر پنج درجہ ولائیت است باید
دانست کہ تفاوت اقدام انبیاء علیہم السلام
فیما بینہم از یں راہ نیست بلکہ از راہ نبوت
است۔ پس ہر کہ ازیں بزرگواران دریں راہ
پیش قدم باشد ہماں از دیگراں افضل
خواہد بود۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ از حضرت عیسیٰؑ
در مقام نبوت پیش قدم است۔ بنا براز حضرت
عیسیٰؑ افضل آمد اگرچہ در مقام ولایت حضرت
عیسیٰؑ از حضرت موسیٰؑ غالب است۔ چنانچہ
بالا مفہوم گشت دیگر باید دانست کہ اگر مرشد
و مربی طالب صادق المشرب باشد می تواند
کہ وی را براہے کہ خود قطع منازل نمودہ
تسلیک فرماید و بکمالات ولائیت محمدی متحقق
سازد و آں مرید اگرچہ خود استعداد فروترین استعداد
داشتہ باشد اینجا سخن از حد زیادہ عرض و طول دارد
معذور دارند۔ بہ وقت دیگر موقوف فرمانید دیگر
از الوان و انوار لطائف پرسیدہ بودند۔ معلوم

رکھتا ہے۔ درجات خمسہ سے اور جو زیر قدم حضرت
عیسیٰؑ علیہ السلام کے ہے اسکی ولائیت ولائیت
خفی ہے اور وہ چار درجہ ولائیت کی استعداد رکھتا
ہے ان درجوں میں سے اور جو حضرت سرورِ عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر قدم ہے۔ اسکی ولائیت
ولائیت اخفی ہے اعظم و اعلیٰ اور احسن سب درجوں
کی اور اس ولائیت کے صاحب کو قابلیت پانچوں
درجوں کی ولائیت ہے۔ اور جاننا چاہیئے کہ انبیاء علیہم السلام
کے قدموں کی تفاوت اُنکے آپس میں اس راہ سے نہیں ہے
بلکہ نبوت کی راہ سے ہے۔ پس جو ان بزرگوں میں سے اس
راہ میں پیش قدم ہوگا وہی دوسروں سے افضل ہوگا۔
چنانچہ حضرت موسیٰؑ علیہ السلام حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام
سے مقام نبوت میں پیش قدم ہیں اسلئے حضرت عیسیٰ
سے افضل ہیں۔ اگرچہ مقام ولائیت میں حضرت عیسیٰؑ
حضرت موسیٰؑ سے غالب ہیں۔ جیسا اوپر لکھا گیا۔
دوسرے یہ امر جاننا چاہیئے۔ کہ اگر مرشد و مربی طالب
کا صادق المشرب ہوگا۔ تو اس سے ہو سکتا ہے
کہ جن رستے آپ قطع منازل کئے ہیں۔ اسی راہ طالب
کو بھی چلائے۔ اور ولائیت محمدی کے کمالات کو
پہونچائے۔ اور وہ مرید اگرچہ خود استعداد کمتر رکھتا
ہو۔ یہاں سخن بہت طول و عرض رکھتا ہے۔ کہ حد
سے زیادہ ہے۔ معذور رکھیں اور پھر کسی وقت پر
موقوف فرمائیں۔ اور انوار لطائف کے رنگ پوچھے

بیان رنگ لطائف انوار

بیان حقیقت وماہیت نفس

نمانید کہ ہر کس موافق کشف و دید خود چیزے
گفتہ و نوشتہ است و بر آں اشیاء ابتناء
تعبیر وقائع و تفسیر معاملات نمودہ اما آنچہ از حضرت
عالی درجات خود مفہوم نمودہ در منصۂ تحریر می آرد
باید دانست کہ نور قلب نور زرد است و نور
روح نور سرخ است و نور سر سفید و نور خفی سیاہ
و نور اخفی سبز ظاہر از حقیقت و ماہیت نفس
پرسیدہ بودند. معلوم شریف باد کہ نفس خبیثہ
است از عالم خلق و محل وی دماغ است
بالذات بشرارت و خباثت متصف است و
خود را در رنگ لطائف لطیفہ نفسیہ وا نمودہ
است۔ و دعوی ریاست و کیاست کردہ
بر تمامی اجزاء و لطائف تصرفات فاسد نمودہ
و باغوائے ابلیس پر تلبیس علیہ اللعنہ سائر
لطائف و اجزاء را باوصاف ذمیمہ خود متصف
ساختہ است و از توجہ بجناب قدس خداوندی
محروم داشتہ بخسارت ابدی و مباعدت سرمدی
رسانیدہ ہر کرا عنایت ازلی دستگیری و رہنمائی
نمودہ بر شرارت و خباثت وی اطلاع یافتہ
و از مکاید و مفاسد وی روی تافتہ متوجہ
بارگاہ قدس گشتہ بسعادت ابدی پیوستہ
وچون نفس مزکی و مطہر گردد و از اوصاف
رذائل خود بالکل بیروں آید ہر آئینہ بفضل

تھے سو معلوم کریں کہ ہر شخص نے اپنے کشف
و نظر کے موافق کچھ اور لکھا ہے اور اسکے اوپر بنا
تعبیر واقعات اور تفسیر معاملات کی رکھی ہے مگر میں نے
اب جو حضرت عالی درجات سے سمجھا ہے لکھتا
ہوں۔ جاننا چاہیئے کہ قلب کا نور زرد ہے اور روح کا
نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور خفی کا
نور سیاہ ہے۔ اور اخفی کا نور سبز ظاہر حقیقت
و ماہیت نفس جو دریافت کی تھی آپکو معلوم ہو کہ
نفس خبیثہ ہے عالم خلق سے اور اس کا محل
دماغ ہے۔ بالذات شرارت و خباثت سے متصف
ہے اور اپنے تئیں لطائف کی طرح لطیفہ نفسیہ ظاہر
کیا ہے اور ریاست و دانائی کا دعویٰ کر کے تمام
اجزاء و لطائف پر تصرفات فاسد کر کے شیطان
علیہ اللعن کے بہکانے سے تمام لطائف و اجزا
کو اپنے اوصاف ذمیمہ سے متصف کر دیا ہے اور
درگاہ پاک خداوندی کیطرف متوجہ ہونے سے
محروم رکھ کر نقصان ابدی کو پہونچایا ہے بعنایت
ازلی نے جسکی دستگیری و رہنمائی کی اُس نے اسکی
شرارت و خباثت پر اطلاع پائی اور اسکے فریبوں
اور مفسدوں سے منہ پھیر کر متوجہ اس
درگاہ پاک کا ہوا اور سعادت ابدی کو پہونچا
اور جب نفس پاک و مطہر ہو جاتا ہے اور اپنے
سب وصف رذائل بالکل چھوڑ دیتا ہے۔ البتہ

اللہ سبحانہ بمرتبہ عظیم از ولایت و بقرب
مشاہدہ و بمقام رضا مشرف می شود و از جمیع
لطائف انسانی بالادست میگردد و سیروی
از ہمہ بلند میرود وی را بعد حصول کمال بر
تخت صدر اجلاس می فرمایند و ریاست
و کیاست لطائف وے را می بخشند عجب
سری است اخبث الاشیاء بعد از تطہیر
و تنویر اشرف الاشیاء می گردد اولئک یبدل
اللہ سیاتھم حسنات قال علیہ السلام
خیارکم فی الجاہلیۃ خیارکم فی الاسلام
اذا فقہوا والسلام علی من اتبع الہدی
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی
عبادہ الذین اصطفی ۔ اما بعد چوں سالک
از حجاب ہستی و خویشتن پرستی بیروں شود و دیدہ
باطنش بکحل الجواہر معرفت مکتحل گردد لامحالہ
آیات و کرامات کہ در نفس وی بحکم وفی انفسکم
افلا تبصرون ای فی انفسکم آیات عظیمۃ
افلا تبصرون ببصر البصیرۃ مودع
است مشاہدہ نماید بعد از آں بمقتضی
من عرف نفسہ فقد عرف ربہ
کے بارگاہ قدس یابد برخے از حقائق
و آیات کہ در قالب انسانی تعبیہ نمودہ
اند مذکور می گردد و بگوش ہوش

اللہ سبحانہ کے فضل و کرم سے بڑے مرتبہ سے ولایت
کے اور قرب اور مشاہدہ اور مقام رضا کے مشرف ہوتا
ہے اور سب لطائف انسانی سے بالادست ہو جاتا ہے۔
اور اسکی سیر سب سے بلند ہوتی ہے اسکو حصول کمال
کے بعد تخت صدر پر اجلاس فرماتے ہیں اور ریاست
و کیاست سب لطائف کی اسکو ملتی ہے۔ عجب بھید ہے
کہ جو سب سے خبیث زیادہ ہے۔ بعد پاک اور منور ہونیکے
اشرف سب سے ہو جاتا ہے۔ اولئک یبدل اللہ
سیاتھم حسنات فرمایا ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
خیارکم فی الجاہلیۃ خیارکم فی الاسلام اذا
فقہوا والسلام علی من اتبع الہدی۔ بسم اللہ
الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین
اصطفی۔ اسکے بعد جاننا چاہیئے۔ کہ جب سالک اپنی
ہستی اور خود پرستی سے نکل آتا ہے۔ اور اس کے
باطن کی آنکھ معرفت کے کحل الجواہر سے سرمہ
سا ہو جاتی ہے۔ تو ضروری آیتیں اور کرامتیں جو
اسکے نفس میں چشم بصیرت میں امانت رکھی ہوئی
ہے بموجب وفی انفسکم افلا تبصرون ای فی
انفسکم آیات عظیمۃ افلا تبصرون کی وہ
مشاہدہ کرتا ہے۔ اسکے بعد بمقتضائے من
عرف نفسہ فقد عرف ربہ کے بارگاہ
قدس میں دخل پاتا ہے۔ قالب انسانی میں
جو حقائق اور آیتیں تعبیہ ہیں۔ کچھ انمیں سے

۱ وہ لوگ ہیں کہ برائیاں ہی اللہ تعالیٰ انکی برائیوں کو نیکیوں سے ۱۲
۲ جو جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں محمد ۱۲-۱۲
مکتوب دوم از شیخ عبدالاحد صاحب

استماع نمایند۔ بدانند کہ انسان عالم صغیر عبارت ازاں است۔ مرکب از اجزاء عشرہ است کہ اصول آنہا در عالم کبیر است و عالم کبیر عبارت از مجموعہ کائنات است۔ چہ خلق چہ امر و پنج از آن از عالم خلق است کہ نفس و عناصر اربعہ است و پنج از آن از عالم امر باشد چنانچہ اصول عناصر اربعہ در عالم خلق موجود است ہمچنیں اصول لطائف خمسہ مذکورہ در عالم امر کہ عبارت از فوق العرش است و بلامکانیت معروف و متحقق است و فوق عرش مجید و تحت اصول دیگر قلب است ولہذا قلب را برزخ درمیان عالم خلق و امر فرمودہ اند چہ منتہائے عالم خلق عرش مجید است و بایں وجہ کہ عرش مجید منتہائے عالم خلق است و رو بامر دارد وے را نیز برزخ گفتہ اند و فوق آں اصل قلب اصل روح است و فوق آں اصل سر و فوق آں اصل خفی و فوق آں اصل اخفی چون حق جل و اعلیٰ خواست۔ کہ انسان را بمقتضائے حکمت بالغہ ایں نوع ترکیب دہد بعد از تسویہ قالب ہر یکے ازیں لطائف خمسہ را تعلقے و تعشقے باین عنصر جسمانی دادہ از فوق العرش فرود

مذکور ہوتی ہیں۔ بگوش ہوش سے سنو جان لو کہ انسان کہ اسکو عالم صغیر کہتے ہیں۔ اس اجزاء سے مرکب ہے جنکی اصلیں عالم کبیر میں ہے۔ اور عالم کبیر مجموعہ کائنات ہے۔ خلق ہو خواہ امر ہو۔ ان دس میں پانچ تو عالم خلق سے ہے۔ ایک تو نفس اور چار عنصر اور انہیں پانچ عالم امر سے ہیں جسطور چار عناصر کی اصلیں عالم خلق میں موجود ہیں۔ اسی طور لطائف خمسہ مذکور کی اصلیں عالم امر میں جو عرش کے اوپر لامکان مشہور ہے متحقق ہیں۔ اور فوق عرش مجید اور تحت اور اصول کے قلب ہے۔ اور اسی سبب قلب کو برزخ درمیان عالم خلق و عالم امر کے فرمایا ہے۔ اسواسطے کہ عالم خلق کی انتہا عرش مجید ہے۔ اور اس وجہ سے کہ عرش مجید عالم خلق کی نہایت و منتہی ہے۔ اور امر کی طرف منہ رکھتا ہے۔ اسے بھی برزخ کہتے ہیں۔ اور اصل قلب کی فوق اصل روح ہے۔ اور اسکے فوق اصل سر اور اسکے فوق اصل خفی اور اسکی فوق اصل اخفی حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے چاہا کہ انسان کو اپنی حکمت بالغہ کے مقتضاء سے اس نوع سے ترکیب دے تو بعد قالب کے تسویہ کے ان لطائف خمسہ سے ہر ایک کو اس عنصر جسمانی سے تعلق اور تعشق دیکر فوق العرش سے اوتار

آوردہ بمقام خاص کہ ہر یک را بآں مقام
مناسبت بود متمکن ساختہ لطیفہ قلب را
دریں مضغہ کہ در تہ پستان چپ است
و قلب صنوبریش خوانند جا دادند و صنوبری
بلقبش برائے آں کنند کہ وے مانند ثمر
صنوبر مقلوب است و اصل الاصل ایں
لطیفہ صفت اضافی حق است کہ عبارت
از فعل و تکوین است کمال ایں آنست کہ در
فعل حق جل وعلیٰ فانی و مستہلک گردد وبہماں
فعل بقا یابد ایں زمان سالک خود را مسلوب
الفعل خواہد یافت و افعال خود را درست
منسوب بحق جل علیٰ خواہد ساخت فنار قلب
و تجلی فعلی کنایہ ازہمیں است ونشان آن آنست
کہ تعلق علمی و حسی بغیر حق نماند یعنی قلب ماسوائے
را مطلقا فراموش سازد بحدیکہ اگر سالہا تکلف
نماید یک لحظہ یاد ماسوائے نتواند کرد دریں ہنگام
چنانچہ علم اشیار ازوی زائل شدہ محبت
اشیار ازوی زائل شدہ محبت اشیار بطریق
اولیٰ رخت بربستہ باشد و چوں سالک بفنار
قلب مشرف شد داخل جماعت اولیار گشت و
ایں فنار قلب بی قطع تمام دائرہ امکان کہ
عبارت ازمرکز فرش تا عرش و از عرش تا
تمامہائے عالم امر باشد بی قطع مراتب عشرہ

کہ مقام خاص میں جسکو جس مقام سے مناسبت
تھی. متمکن کیا لطیفہ قلب کو اس مضغہ میں جو زیر
پستان چپ ہے. اور اسے قلب صنوبری کہتے
ہیں. جائے دی اور اُسے صنوبری اسواسطے
کہتے ہیں. کہ وہ مانند صنوبر کے پھل کے ہے. جو
اُلٹا ہوا ہو. اور اصل الاصل اس لطیفہ کے صفت
اضافی حق کی ہے. کہ اُسے فعل اور تکوین کہتے
ہیں. اسکا کمال یہ ہے. کہ حق جل وعلیٰ کے فعل
میں فانی و نیست ہو جائے. اور اسی فعل
سے بقا پائے اسوقت سالک اپنے تئیں
مسلوب الفعل پائیگا. اور اپنے افعال حق
جل وعلیٰ سے درست نسبت کریگا. فنار قلب
و تجلی فعلی اسی سے کنایہ ہے اور اسکا نشان
یہ ہے کہ علمی و حسی تعلق اسکو غیر حق سے نہ ہوگا
یعنی قلب ماسوائی کو بالکل فراموش کر دیگا
یہانتک کہ اگر برسوں تکلف کرے. تو بھی ایک
لحظہ ماسوا کو یاد نہ کریگا. اسوقت جیسا علم
اشیار اُس سے زائل ہوگیا ہے. محبت اشیار
بطریق اولیٰ جاتی رہیگی. اور جب سالک فنار
قلب سے مشرف ہوا. اولیار کی جماعت میں
داخل ہو گیا. اور یہ فنار قلب بدون طے کرنے
تمام دائرہ امکان کے جو مرکز فرش سے عرش
تک اور عرش سے تمام عالم امر تک ہے اور

یعنی زہد، صبر، توکل، رضا، تسلیم، قناعت
یاس از ناس، فقر، فراغ، ریاضت کہ صوفیہ
علیہ بیان آن فرمودہ اند صورت نہ بندد و
نور قلب را نور زرد فرمودہ اند۔ ولایت این
لطیفہ زیر قدم آدم است علی نبینا و علیہ
الصلوٰۃ والسلام و ہر کہ آدمی المشرب
است وصول وے بجانب قدس از راہ
ہمین لطیفہ خواہد بود مگر بقسر و کشش پیر
کامل و صاحب این مشرب را استعداد
حصول یک درجہ از درجات پنجگانہ ولایت
خواہد بود مگر بقسر قاسر و لطیفہ روح چون
الطف است از قلب مناسبت بر آستان زیادہ
بود بنا بر آن وی را بجانب راست از سینہ دو
پستان جا دادہ اند و اصل الاصل این لطیفہ
صفات ثبوتیہ حق است و یک گام بحضرت
ذات از فعل نزدیک تر است سالک بعد
از حصول فنا این لطیفہ کہ مربوط بتجلی
صفاتی صفات خود را از خود مسلوب خواہد یافت
بلکہ منسوب بجناب قدس خواہد دانست
و نور این لطیفہ را نور سرخ فرمودہ اند
ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت ابراہیم
است علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام
و ہر کہ ابراہیمی المشرب باشد سیر وے

لطیفہ روح

بغیر طے کرنے مراتب عشرہ کے یعنی زاہد، صبر
توکل، رضا، تسلیم، قناعت، یاس لوگوں سے
فقر، فراغ، ریاضت جو صوفیہ علیہ نے انکا
بیان کیا ہے، حاصل نہیں ہوتے۔ اور نور قلب
کو نور زرد فرمایا ہے۔ اس لطیفہ کی ولایت حضرت
آدم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیر
قدم ہے۔ اور جو آدمی المشرب ہے اسکا وصول
درگاہ قدس کیطرف اسی لطیفہ کی راہ سے ہوویگا
مگر زبردستی و کشش پیر کامل سے اور اس مشرب کے
صاحبکو استعداد حصول ایک درجہ کی پانچوں
درجوں ولایت میں سے ہوگی۔ مگر زبردستی سے
کسی زبردست کے اور لطیفہ روح جو بہت
لطیف ہے قلب سے اسکو مناسبت راستوں سے زیادہ
تھی۔ اسواسطے اسکو سینہ کے راستہ کی طرف
زیر پستان جائے دی اور اصل الاصل اس
لطیفہ کی صفات ثبوتیہ حق ہے۔ اور ایک قدم حضرت
ذات کی طرف فعل سے نزدیک تر ہے سالک
بعد حصول فنا اس لطیفہ کے ساتھ تجلی صفاتی
کے اپنی صفات کو اپنے سے مسلوب پائیگا۔ بلکہ
جناب قدس سے منسوب جانیگا۔ اور اس
لطیفہ کا نور سرخ فرمایا ہے۔ اور اس لطیفہ کی
ولایت حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے زیر قدم ہے۔ اور جو کوئی ابراہیم

بجناب اقدس از ہمیں لطیفہ خواہد بود
بعد از قطع مراتب قلب وصاحب
ایں مشرب را استعداد حصول دو درجہ
از درجات ولائیت پنجگانہ است الا القسر
من القاسر ولطیفہ سر کہ الطف از روح
است وی را نزدیک وسط سینہ جانب
قلب جا دادند واصل الاصل وی ایں
شیونات ذاتیہ است. کہ گامی از صفات
بحضرت ذات نزدیکتر اند وحصول فنار
ایں لطیفہ مربوط بتجلی شیونات است
وولائیت ایں لطیفہ زیر قدم حضرت
موسے است علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
والسلام وہر کہ موسوی المشرب باشد
وصول او بجناب قدس از راہ ہمیں لطیفہ
خواہد بود۔ اما بعد قطع لطائف سابق وصاحب
ایں مرتبہ را استعداد حصول سہ مرتبہ
است از مراتب پنجگانہ ولائیت الا القسر من
القاسر ونور ایں لطیفہ را سپید تعین
فرمودہ اند ولطیفہ خفی را کہ سر الطف است
مابین روح ووسط جا دادند واصل الاصل
ایں لطیفہ صفات سلبیہ تنزیہہ است
کہ فوق شیونات ذاتیہ اند وحصول فنار
ایں لطیفہ وصول ہماں صفت است۔

المشرب ہوگا۔ اسکی سیر جناب قدس کی طرف اسی
لطیفہ سے ہوگی۔ بعد از قطع مراتب قلب کے
اور اس مشرب والے کو استعداد حصول دو درجہ
کی پنجگانہ مراتب ولایت سے ہوگی۔ مگر زبردستی
سے کسی زبردست کے۔ اور سر کا لطیفہ کہ رُوح کے

لطیفہ سر

لطیفہ سے بہت لطیف تھا۔ اُسکو نزدیک
وسط سینہ کے قلب کی جانب جگہ دی اور اصل
الاصول شیونات ذاتیہ ہے۔ کہ ایک قدم
صفات سے حضرت ذات کیطرف نزدیک ہے
اور حاصل ہونا اس لطیفہ کی فنار کا شیونات
کی تجلی سے ربط رکھتا ہے۔ اور اس لطیفہ کی
ولائیت حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
والسلام کے زیر قدم ہے۔ اور جو موسوی
مشرب ہوگا۔ اسکا وصول جناب قدس میں
اسی لطیفے کی راہ سے ہوگا۔ مگر بعد قطع پہلے
لطیفوں کے اور اس مرتبہ والیکو استعداد تین
مرتبہ کی ہوگی۔ مراتب پنجگانہ ولائیت سے
لیکن زبردستی سے کسی زبردست کی اور اس لطیفہ
کا نور سفید تعین فرمایا ہے۔ اور لطیفہ خفی کو کہ

لطیفہ خفی

سر سے بہت لطیف ہے درمیان روح اور
وسط کے جائے دی ہے۔ اور اصل الاصل
اس لطیفہ کے صفات سلبیہ تنزیہہ ہے کہ
شیونات ذاتیہ کے فوق ہیں اور حصول اس

لطیفہ اخفیٰ

نور این لطیفہ را نور سیاہ تعین نمودہ اند و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت عیسیٰ است علیٰ نبینا وعلیہ السلام وہر کہ زیر قدم حضرت عیسیٰ است راہ وی بجناب قدس از ہمیں لطیفہ خواہد بود بعد از قطع لطائف سابق الا بقسر من القاسر و صاحب این مشرب را استعداد حصول چہار مرتبہ است از مراتب پنجگانہ ولایت و لطیفہ اخفیٰ کہ الطف و احسن و اجمل لطائف عالم امر است و اقرب است بحضرت اطلاق وی را در وسط حقیقی سینہ کہ مرکز ست و مناسبت تام دارد بحضرت اجمال جا دادند و اصل الاصل این لطیفہ مرتبہ است کہ کالبرزخ ست درمیان مرتبہ تنزیہہ و درمیان احدیت مجردہ و فناء این لطیفہ ہم مربوط بہ تحت ہمان مرتبہ مقدسہ است و نور این لطیفہ نفیسہ را سبز بیان فرمودہ اند و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت رسالت پناہ است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صاحب این مرتبہ عالیہ را بالذات استعداد حصول تمام مراتب پنجگانہ ولایت است از زبان الہام

لطیفہ کی فناء کا اسی صفت کا وصول ہے اس لطیفہ کا نور سیاہ تعین کیا ہے۔ اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور جو زیر قدم حضرت عیسیٰ کے ہے۔ اسکو راہ جناب قدس میں اسی لطیفہ سے ہوگی بعد قطع لطائف سابقہ کے مگر بقسر قاسر اور اس مشرب کے صاحب کو استعداد حصول چار مرتبہ کی ہے۔ پنجگانہ مراتب ولایت میں سے اور لطیفہ اخفیٰ کہ بہت لطیف اور احسن اور اجمل سب لطائف عالم امر سے ہے اور بہت قریب ہے۔ حضرت اطلاق سے اس کو سینہ کے وسط حقیقی میں جو مرکز ہے۔ اور بہت مناسبت رکھتا ہے۔ حضرت اجمال سے جگہ دی ہے۔ اور اصل الاصل اس لطیفہ کی ایک مرتبہ ہے مثل برزخ کے درمیان تنزیہہ اور درمیان احدیت مجردہ کے اور اس لطیفہ کی فناء بھی مربوط اسی مرتبہ مقدسہ کے تحت سے ہے۔ اور اس لطیفہ کے نفیسہ کا نور سبز بیان فرمایا ہے۔ اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر قدم ہے۔ اور اس بلند مرتبہ والیکو بالذات استعداد حصول تمامی مراتب پنجگانہ ولایت کے ہے حضرت قطب الاقطاب سلمہ ربہ کے

ترجمان حضرت قطب الاقطاب سلمہ
ربہٗ شنیدم کہ حضرت مجددؒ الف ثانی
روزے چنیں گوہر فشاندند کہ ادائے صلوٰۃ
صبح در وقت غلس مثمر فنائے اخفی است
باید دانست کہ عروج لطائف خمسہ عالم امر
تا دائرہ اولیٰ ولایت کبریٰ است ۔ کہ
متضمن سہ دائرہ ویک قوس است خواہد
بود چوں از آں دائرہ معاملہ بالا رود و
در دائرہ اصل واصل الاصل سیر افتد
معاملہ بالنفس خواہد افتاد ونفس بحصول
فنائے اتم وبقائے اکمل وبشرح صدر واسلام
حقیقی د بہ حصول اطمینان و بارتقا بمقام
رضا مشرف خواہد شد بعد ازاں کہ سیر در
ولایت علیا افتد مقابلہ باسہ عنصر یعنی
ناری وآبی وہوائی خواہد افتاد و اگر
از آنجا بفضل اللہ ترقی واقع شود ۔ در
کمالات نبوت سیر واقع بود معاملہ باجزائے ارضی
خواہد افتاد واز آنجا اگر ترقی واقع شود ۔
خواہ در کمالات رسالت خواہ در حقائق ثلثہ یعنی
حقیقت کعبہ وحقیقت قرآن وحقیقت صلوٰۃ
معاملہ باہیئت وجدانی کہ از مجموع اجزاء
عشرہ عالم خلق وامر بعد از حصول کمالات ہر
یک فرادی فرادی حاصل شدہ خواہد افتاد

سیر

زبان الہام بیان سے میں نے سنا ہے ۔ کہ ایک
روز حضرت مجدد الف ثانی نے ایسا فرمایا کہ
کہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھے ۔ تو فنائے اخفی
حاصل ہوتی ہے ۔ جاننا چاہیئے کہ لطائف خمسہ عالم
امر کا عروج دائرہ اولیٰ ولایت کبریٰ تک جو
متضمن تین دائرہ اور ایک قوس کا ہے ہوگا جب
اُس دائرہ سے معاملہ ترقی کرے ۔ اور دائرہ
اصل اور اصل الاصل میں سیر کرے ۔ نفس سے
معاملہ پڑیگا ۔ اور نفس کو پوری فنا کامل بقا
حاصل ہونے سے کشادگی سینہ اور اسلام
حقیقی کا حصول اور اطمینان کے مقام رضا
کی ترقی سے مشرف ہوگا ۔ اسکے بعد جب ولایت
علیا میں سیر ہوگی ۔ تین عنصر سے معاملہ پڑیگا
یعنی ناری وآبی وہوائی سے اور اگر وہاں
سے خدا تعالےٰ کے فضل سے ترقی ہوئی
تو کمالات نبوت میں سیر واقع ہوگی معاملہ
اجزائے ارضی سے پڑیگا ۔ اور جو وہاں سے
ترقی واقع ہوئی ۔ تو خواہ کمالات رسالت
خواہ حقائق ثلثہ میں یعنی حقیقت کعبہ و
حقیقت قرآن وحقیقت صلوٰۃ میں معاملہ
ہیئت وجدانی سے جو مجموع اجزاء عشرہ
عالم خلق اور امر سے ہے ۔ بعد ہونے کمالات
جدا جدا ہر ایک کے پڑیگا ۔ بعد ازاں ہماری تمہاری

اندھیرا

مراقبات

بعد ازان بمعامله از عقل و فہم ما وشما برتر
است. اللہ سبحانہ وتعالی بمحض عنایت بےغایت
خویش ازیں کمالات بہرہ تمام عنایت فرماید آں
قریب مجیب بحمد اللہ سبحانہ کہ بطفیل حضرات
عالی درجات قدس اللہ باسرارہم العالیہ
بایں مراتب مذکورہ و دیگر معاملات کہ نسبت
بایں معاملات کالسماء من الارض بہرہ بقدر
استعداد بل فوق الاستعداد کرامت
فرمود ایں ذرہ را از خاک مذلت برداشتہ
ہمعنان آفتاب ساختہ شکر ایں مرتبہ اگر ہزار
سال بصد ہزار زبان بہزاراں ادا اظہار
نماید یکے از ہزار منصہ ظہور نیاورد۔
فلہ الحمد للہ والمنۃ کما ینبغی لشانہ ویحری
والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ البررۃ
التقی اظہار ایں قسم سخنان اگرچہ موہم
افتخار ومباحات است اما بموجب
اظہار النعمۃ من الشکر لاسیما عند
الاحباء المخلصین المطلعین علی الاسرار
المشتاقین لذالک الآثار والاخبار
مذکور نمودہ شد ربنا لا تواخذنا ان نسینا
او اخطانا بحرمۃ سیدنا محمد النبی
الامی العربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ والسلام

عقل وفہم سے معاملہ برتر ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ
محض عنایت بےنہایت سے اپنے ان کمالات
سے بھرپور عنائیت فرمائے۔ انہ قریب
مجیب اللہ سبحانہ کا شکر ہے۔ کہ بطفیل
حضرات عالی درجات قدس اللہ اسرارہم
کے ان مراتب مذکورہ اور اور معاملات سے
جن میں انکی نسبت زمین وآسمان کا فرق ہے
اپنی استعداد کے لائق بلکہ استعداد سے
زیادہ بہرہ کرامت فرمایا ہے۔ اور اس ذرہ
کو خاک مذلت سے اٹھا کر آفتاب کی برابر
کردیا ہے۔ اس مرتبہ کا شکر اگر ہزار سال سو
ہزار زبان سے ہزاروں طرح سے ظاہر کرے
تو ہزار میں سے ایک بھی نہ کرسکے۔ فلہ الحمد
والمنۃ للہ کما ینبغی لشانہ ویحری والسلام
علی رسولہ وآلہ وصحبہ البررۃ التقی اس قسم کی
باتوں کو ظاہر کرنے میں اگر فخر وبڑائی کا وہم ہوتا
ہے۔ لیکن اظہار النعمۃ من الشکر کے خصوصاً
ایسے دوستوں سے جو مخلص اور محرم اسرار اور اسکے
مشتاق ہوں۔ اس آثار واخبار کے مذکور کیا گیا
ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا بحرمۃ
سیدنا محمد النبی الامی العربی صلی اللہ
علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ
والسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ میرے

۱۵ اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھولیں یا چوکیں، بحرمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ۱۲

مکتوب [illegible] از مولوی عبدالاحد در بیان قرب نوافل

علی عبادہ الذی اصطفےٰ ۔ انوی شیخ محمد کبیر معلوم نمایند کہ قرب نوافل عبارت ازاں است کہ سالک خود فاعل یا بد وحق را آلات چنانچہ بی یسمع و بی یبصر اشارہ است باں وقرب فرائض عبارت است ازآں کہ سالک خود را آلہ یابد وحق را فاعل چنانچہ الحق ینطق علیٰ لسان عمر اشارت است ازاں وایں قرب مثمر فناء وجود سالک ست بخلاف قرب سابق وجمع بین القربین آنست کہ سالک خود را درمیان شیخ نیابد نہ فاعل نہ آن آلات چنانچہ بعض اہل دل ازآں مقام چنیں اشارہ نمودہ اند۔ مصرعہ

عشق ست درمیانہ برمانہد بہانہ

وآیۃ کریمہ ومارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ ۔ گویا مشعر بر ہر سہ مقام ست چہ مارمیت رمز از قرب فرائض است واذ رمیت کنایہ از قرب نوافل ولاکن اللہ رمیٰ اشارہ بر جمع بین القربین والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ والتزم متابعۃ المصطفےٰ علیہ وآلہ الصلوات والتسلیمات العلیٰ انتھی المکاتیب الثلثۃ ودر آخر ایں اوراق شیخ عبدالاحد بخط خود ایں فائدہ تحریر فرمودند عادت مشائخ کرام آنست کہ سالک

بھائی شیخ محمد کبیر معلوم کریں ۔ کہ قرب نوافل اسے کہتے ہیں ۔ کہ سالک اپنے تئیں فاعل پائے ۔ اور حق کو اپنے اعضا چنانچہ بی یسمع و بی یبصر اسکا اشارہ ہے اور قرب فرائض اُسے کہتے ہیں ۔ کہ سالک اپنے تئیں اعضا پائے اور حق کو فاعل جیسے الحق ینطق علیٰ لسان عمر ۔ اسکی طرف اشارہ ہے ۔ اور یہ قرب ثمرہ دیتا ہے ۔ فناء وجود سالک کا بخلاف پہلے قرب کے اور جمع بین القربین یہ ہے ۔ کہ سالک اپنے تئیں درمیان میں کچھ نہ پائے ۔ نہ فاعل نہ اعضاء چنانچہ بعض اہل دل نے اس مقام سے ایسا اشارہ کیا ہے مصرعہ "عشق ست درمیانہ برمانہد بہانہ" اور یہ آیۃ کریمہ ومارمیت اذ رمیت و لکن اللہ رمیٰ ۔ گویا تینوں مقام کی خبر دیتا ہے ۔ دیکھو نکہ مارمیت قرب فرائض سے ہے اور اذ رمیت کنایہ قرب نوافل سے و لکن اللہ رمیٰ اشارہ جمع بین القربین سے ہے والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ والتزم متابعۃ المصطفےٰ علیہ وآلہ الصلوات والتسلیمات العلیٰ ۔ وہ تینوں مکتوب ہو چکے اور آخر میں ان ورقوں کے شیخ عبدالاحد نے اپنے ہاتھ سے یہ فائدہ تحریر فرمایا ۔ کہ

فائدہ • حاشیہ از مولوی محمد اکمل صاحب مصنف انتباہ صاحب

مبتدی را اول بذکر قلب مشغول سازند تا
جوہر وملکہ شود بعد از آن ذکر روح فرمانید
بعد از آن ذکر اخفی بعد از آن ذکر نفس و
محلہا الدماغ بعد از آن اگر خواہند
ذکر سر وخفی فرمانید بعد از آن سریان در
تمام اعضاء تا حصول ملکہ وسلطان ذکر شود
و بشاشت کہ بر ذکر قلب و روح و اخفی
کفایت کنند وگاہ بر قلب تنہا اکتفا
نمانید الشرط آنست کہ ذکر جوہر قلب
گردد و بسا دیدہ شدہ است کہ بمجرد ذکر
قلب گفتن سلطان ذکر و سریان در سائر
اجزاء و اعضاء متحقق گردیدہ بالجملہ بقدر استعداد
مبتدی سلوک باید نمود. والسلام علیٰ من
اتبع الہدیٰ انتھی ما اردنا ایرادہ من
کلام الشیخ عبد الاحد قدس سرہ
کاتب الحروف گوید ملا محمد دلیل ذکر کردہ اند
کہ بجانب امیر موسیٰ بھٹی کوٹی یکے از بزرگان
خانوادہ احمدیہ این مکتوب نوشتہ بودند
و امیر موسیٰ آنرا استحسان کردند و یاران خود
را گفتند کہ نقل آنرا نوشتہ گیرند. باسمہ
سبحانہ نحمدہ ونصلی ونسلم خدام ولایت
پناہ ہدایت دستگاہ سیادت مرتبت نجابت
منزلت میر محمد موسیٰ سلمہ ربہ سلام دوستانہ و

مشائخ کرام کی عادت ہے۔ کہ سالک مبتدی کو اول
ذکر قلب سے مشغول کرتے ہیں۔ تا جوہر اور ملکہ
ہو جائے۔ اسکے بعد ذکر روح فرماتے ہیں۔ بعد از آں
ذکر اخفی بعد از آں ذکر نفس اور اسکی جائے
دماغ ہے۔ اسکے بعد اگر چاہیں ذکر سر اور خفی فرمائیں۔
بعد از آں سریان تمام اعضا میں تا حصول ملکہ
وسلطان ذکر ہو جائے۔ اور اکثر ایسا ہے۔ کہ ذکر
قلب و روح و اخفی پر اکتفا کرتے ہیں۔ اور کبھی فقط ذکر
قلب پر اکتفا کرتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ذکر قلب کا
جوہر ہو جائے۔ اور اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ فقط ذکر
قلب کہنے سے سلطان ذکر اور سریان تمام اجزاء
و اعضاء میں متحقق ہوا ہے۔ حاصل یہ کہ بقدر استعداد
و مبتدی کے سلوک چاہیے کرنا۔ والسلام علیٰ من
اتبع الہدیٰ تمام ہوا۔ وہ جسکا ہم نے ارادہ کیا تھا۔
شیخ عبد الاحد قدس سرہٗ کے کلام سے کاتب
الحروف کہتا ہے ملا محمد دلیل نے ذکر کیا ہے۔ کہ
امیر موسیٰ بھٹی کوٹی کو ایک نے بزرگوں میں سے
احمدیہ خانوادہ کے یہ مکتوب لکھا تھا۔ اور امیر
موسیٰ نے اسکی بہت سی تعریف کی اور اپنے
یاروں سے کہا۔ اسکی نقل لکھ لو۔ باسمہ سبحانہٗ
نحمدہٗ ونصلی ونسلم خدام ولایت پناہ ہدایت
دستگاہ سیادت مرتبت نجابت منزلت میر
محمد موسےٰ سلمہ ربہ سلام دوستانہ اور تحیتہ

تحیت مخلصانہ ازیں فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ مطالعہ فرمانید ودر ویزہ گردعوات سلامتی خاتمہ وعفو وعافیت دنیوی واخروی شرند فقیر چوں ضعف بدن بسیار داشت ازیں جہت بدانچہ مامور بود نہ پرداخت الحال بارے تخفیف یافتہ تحریر می نماید کہ چوں طالب صادق پیش شیخ کامل ومکمل رود اول بذکر دل کہ آشیانہ او بجانب دست چپ است امر فرمانید چوں ایں ملکہ شود بذکر روح کہ بطرف راست آشیانہ اوست دلالت فرمانید چوں آں ذکر نیز ملکہ شود می باید کہ بذکر سر کہ متصل دل است لیکن یمیں قلب است حکم فرمانید وچوں آں نیز ملکہ شد بذکر خفی کہ پہلوئے روح اما جانب یسار روح مقام دارد مامور سازند وچوں آں نیز ملکہ شود بذکر اخفی کہ متوسط ہمہ است ودر وسط صدر جائے اوست محکوم سازد و ایں جوہر اخفی از سائر جواہر عالم امر اعلیٰ است چنانچہ بیاید انشاء اللہ تعالیٰ وچوں اخفا نیز بذکر گویا شود امر بذکر نفس نماید کہ دماغ جائیگاہ اوست وچوں ایں لطائف ستہ منجر بذکر

مخلصانہ اس فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ کا مطالعہ فرمائیں اور مانگیے والا دعا سلامتی خاتمہ اور عفو وعافیت دنیا وآخرت کا گنیں فقیر کو جو ضعف بدن بہت تھا۔ اس سبب جس کا امر ہوا تھا وہ نہ بجا لا سکا۔ اب کچھ تخفیف پائی ہے۔ تو لکھتا ہے۔ کہ جب طالب صادق شیخ کامل ومکمل کے روبرو جائے۔ اول ذکر دل کا کہ اُسکا ٹھکانا بائیں ہاتھ کی طرف ہے امر فرمائیں جب اسکا ملکہ ہو جائے۔ تو ذکر روح کہ اسکی دائیں طرف ہے ارشاد کریں۔ جب اس ذکر کا بھی ملکہ ہو جائے۔ تو ذکر سر جو دل کے متصل ہے لیکن دائیں طرف بتائیں اور جب اسکا بھی ملکہ ہو جائے۔ تو ذکر خفی کا جو روح کے پہلو میں ہے۔ مگر بائیں طرف روح کے ہے۔ مامور فرمائیں اور جب وہ بھی ملکہ ہو جائے۔ ذکر اخفی کا کہ سب کے درمیان ہے اور وسط سینہ میں اسکی جائے ہے۔ اُسے حکم کریں۔ اور یہ جوہر اخفی تمام جوہروں سے عالم امر کے اعلیٰ ہے۔ چنانچہ آئیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور جب اخفی کا بھی ذاکر ہو جائے۔ تو ذکر نفس کا حکم کریں کہ نفس کا مقام دماغ ہے۔ اور یہ لطائف

شدند امر بذکر نفی و اثبات فرماید بطریق
معہود و چوں بعد و بست و یکبار برسد
نصابش تمام شود و فناء قلب کہ اول قدم
است در اطوار ولایت ظہور فرماید و فناء قلب
اثر آں تجلی افعال است کہ اصل اوست چہ
قلب افعال الٰہی است و آں مربی ولایت
حضرت آدم است علی نبینا و علیہ السلام پس
از آں بقاء قلب پارۂ افعال ایزدی است
جل شانہ کہ ہر ظل را باصل خود شاہراہ ست
بالفناء فیہ والبقاء بہ لبعد از آں معاملہ فناء روح
است و بقاء او باصل خود کہ صفات حق
است و صفات مربی ولایت نوحی و
ولائیت ابراہیمی است علی نبینا
و علیہما السلام والصلوات کہ ہر دو
ولائیت مربوط بروح است و باصل اوست
کہ صفات ست باعتبارات مختلفہ کہ ولائیت
ابراہیمی تفصیلی است و ولائیت نوح بآں مجمل است
و من بعد معاملہ بسر است و فناء و بقا باصل اوست
کہ شیون ایزدی است تعالیٰ شانہ و شیون
در اصطلاح ما عبارات مندمجہ حضرت ذات
تعالیٰ را گوئیند کہ معانی زاید بر ذات
نباشد و صفات است آنکہ معانی زاید
بر ذات سبحانہ باشند و در خارج موجودہ

ستہ ذکر سے متحیر ہوجائے۔ تو ذکر نفی و اثبات
فرمائیں لبطریق معلوم اور جب عدد اکیس تک
پہنچے اسکے نصاب پورے ہوگئے اور فناء قلب
جو اطوار ولائیت میں اول قدم ہے ظہور فرمائے
اور فناء قلب اس تجلی افعال کا اثر ہے۔ جو اسکی
اصل ہے۔ کیونکہ قلب افعال الٰہی ہے اور وہ مربی
ولائیت حضرت کا ہے۔ علی نبینا و علیہ السلام اسکے
بعد بقاء قلب ایک تھوڑا افعال ایزدی ہے۔ جل
شانہ اسلیئے کہ ہر ظل کو اپنی اصل کے راستہ ہے
اسمیں فناء ہونیکا اور اس سے باقی ہونے کا اسکے
بعد معاملہ فناء روح ہے۔ اور اسکے بقاء اپنی اصل
سے کہ حق کے صفات ہیں۔ اور صفات مربی
ولائیت نوحی و ولائیت ابراہیمی ہے علی نبینا و
علیہما الصلوٰۃ والسلام کہ دونوں ولائیتیں مربوط
روح سے ہیں۔ اور اسکی اصل سے کہ صفتیں
ہیں۔ باعتبارات مختلفہ کہ ولایت ابراہیمی تفصیلی
ہے۔ اور ولائیت نوحی اس سے مجمل ہے۔ اسکے
بعد معاملہ سر سے ہے اور فناء و بقا اسکی اصل
ہے۔ کہ شیون ایزدی ہے۔ تعالیٰ شانہ اور شیون
ہماری اصطلاح میں اسے کہتے جو عبارتیں حضرت
ذات واجب تعالےٰ میں مندمج ہوں کہ معانی
زائد بر ذات نہ ہو اور صفات ہے۔ اور جو
معانی زائد بر ذات سبحانہ ہو ویں اور خارج

باشند و ولائیت ستر ولایت موسوی است
علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ثم الامر بالخفی
وفناء باصلہ وھو التقدیسات والتنز
یہات السبحانیہ وھذہ الولایۃ ولایۃ
عیسویۃ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
ثم الامر بالاخفی وفنائہ وبقائہ باصلہ
وھو شان جامع الاسماء والصفات
والشیون والاشادات والتنزیہات
والتقدیسات وھذہ الولایۃ ولایۃ
محمدیۃ علی صاحبہا الف الف
صلوات والسلام ومربی ھذا
الولایۃ حقیقۃ الحقائق واقرب
الولایات واجمعہا واعلاہا و
اشرفہا وافضلہا والمستحق للولایات
الخسمۃ ومقتضیۃ لزوال العین
والاثر بما من المعارف ویستنبع
المحبوبیۃ ثم الامر بالنفس وفنائہا
اتم وبقائہا الاکمل ثم الامر باصولہا
واصول اصولہا حتی ینتہی الی الذات
تعالی والترقی ھناک لیس بالفناء
بل بامر آخر یامر آخرین فی موضعۃ
والسلام والاکرام کاتب حروف
مے گوید سلوک طریقہ احمدیہ در طی ایں

ہیں موجود ہوویں۔ اور ولائیت ستر ولائیت
موسوی ہے علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر
معاملہ خفی سے ہے۔ اور اسکے بعد فناء و بقا اسکی
اصل سے ہے۔ اور وہ تقدیس و تنزیہات سبحانیہ
ہے۔ اور یہ ولائیت ولائیت علیسوی ہے علی
نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پھر معاملہ اخفی
سے ہے اور اسکی فناء و بقا اسکی اصل سے ہے
کہ وہ شان جامع اسماء و صفات اور شیون
اور اشارات اور تقدیسیات و تنزیہات ہے
اور یہ ولائیت ولائیت محمدیہ ہے۔ اُن پر ہزار
ہزار درود و سلام اور مربی اس ولائیت کا
حقیقۃ الحقائق اور اقرب الولایت اور اجمع
الولات ہے۔ اور اعلی اور اشرف اور افضل
ولایات ہے۔ اور مستحق ولائیت خمسہ ہے۔ اور
تقاضا کرنیوالی ہے۔ زوال عین کا اور اثر معرفتوں
کا پہنچانیوالی ہے اور وہی محبوبیت ہے پھر
معاملہ نفس سے پڑتا ہے۔ اور اسکی فنا تمام
اور اسکی بقا بہت کامل ہے۔ پھر معاملہ انکی اصلوں
سے اور اصلوں کی اصلوں سے پڑتا ہے۔ یہاں
تک کہ منتہی ہوتا ہے۔ ذات حق تعالی تک
اور وہاں ترقی فناء سے نہیں۔ بلکہ ایک اور امر سے ہے
کہ وہ اپنے مقام میں ظاہر ہوگی والسلام
والاکرام۔ کاتب حروف کہتا ہے۔ کہ سلوک

مکتوب در بیان طریقۂ احسنیہ نقشبندیہ

مکاتیب فی الجملہ واضح شد حالا قدرے از روش طریقہ احسنیہ کہ منسوب است بشیخ آدم بنوری نیز در ضمن مکتوب شیخ عبد النبی سیام چوراسی کہ دریں روزگار مقتدائے طریقہ احسنیہ بودند و جمہور اہل ایں طریق را چہ خاص و چہ عام توجہ بایشان بود۔ و جمہور ایں طریق متفق اند بر آنکہ ایشان را در تربیت سالکان بروش ایں طریق قدم راسخ بود ذکر می نماید عزیزی صالح در مکہ معظمہ ذکر کرد۔ ایں مکتوب شیخ عبد النبی ست و بنار کار ایشاں بر ایں بود و من عندہ کتبنا ہذا المکتوب واللہ اعلم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی خصوصاً علی نبینا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بدان ارشدک اللہ تعالیٰ چوں طریقہ احسنیہ در طریقہ نقشبندیہ اقرب الی الوصول ست وسالکان را تفصیل آں ضرور نیست یارہ بطریق اجمال دریں اسطر ترقیم می یابد۔ باید دانست چوں طالب صادق بہ توفیق سبحانہ متوسل بعزیزی از بزرگان ایں طریقہ می شود۔ اولاً او را استخارہ می فرمایند و طریقہ استخارہ ایں است

طریقہ احمدیہ کا ان تحریروں میں فی الجملہ واضح ہو گیا۔ اب تھوڑی روش طریقہ احسنیہ کی جو منسوب ہے شیخ آدم بنوری سے ذکر کرتا ہوں اس ضمن میں مکتوب شیخ عبد النبی سیام چوراسی کا کہ جو اس زمانہ میں احسنیہ طریقہ کے مقتدا تھے اور سب اس طریقہ والونکی کیا خاص اور کیا عام انکی طرف توجہ تھی اور جمہور اس طریقہ کے متفق ہیں اس امر پر کہ انکو سالکوں کی تربیت میں اس طریقہ کی روش میں قدم راسخ تھا ایک عزیز صالح نے مکہ معظمہ میں ذکر کیا یہ مکتوب شیخ النبی کا ہے۔ اور انکے کام کی بنا اس پر تھی۔ ہم نے انکے پاس سے لکھ لیا واللہ اعلم بالصواب، بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی خصوصاً علی نبینا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین جان خدا تجھکو رشیدی کرے کہ طریقہ احسنیہ نقشبندیہ طریقہ میں بہت قریب ہے وصول سے اور سالکوں کیلئے اسکی تفصیل ضرور ہے تھوڑی سی بطریق اجمال ان سطروں میں لکھے جاتے ہیں۔ جاننا چاہیئے کہ جب کوئی طالب صادق اللہ سبحانہ کی توفیق سے کسی عزیز کا اس طریق کے بزرگوں میں سے متوسل ہوتا ہے پہلے اسے استخارہ فرماتے ہیں۔ اور استخارہ کا طریق یہ ہے

کہ بعد نماز عشاء چوں وقت خفتن شود
و تکلم معاش نماند وضو تازہ کند بعد وضو
یک صد و یک بار استغفر اللہ ربی من
کل ذنب واتوب الیہ بصدق تمام بخواند
بہ نیت آنکہ از جمیع تقصیرات بدنی و روحی آنچہ
از من بود خود آمدہ اند۔ توبہ کردم و از
سر نو مسلمان شدم بعدہ بر خاستہ
دو رکعت نماز استخارہ باین نیت کہ
دو رکعت نماز استخارہ مے خوانم۔ تا
حق تعالے مرا بر متابعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خود بواسطہ حصول رضا پیر خود
محکم دارد و در رکعت اول بعد فاتحہ
آیتہ الکرسی یک بار و در رکعت دوم
با فاتحہ قل یا ایہا الکفرون یکبار بخواند
و بخشوع تمام خود را حاضر کند و بگریہ و زاری
پردازد۔ بعد نماز یک صد و یکبار درود
بخواندہ بعدہ یکصد و یکبار کلمہ تمجید بخواند
بعدہ تمام عجز و انکسار دست برداشتہ
دعا بخواند۔ بعدہ چون خواب غلبہ کند بر
زمین بخسپد و اگر معذور است اختیار دارد
بعدہ آنچہ در خواب بشارت ظاہر شود۔
پیش مرشد ظاہر کند و اگر در روز اول بشارت
نیابد تا سہ روز استخارہ می کردہ باشد

کہ نماز عشاء جب سونے کا وقت ہو اور کچھ
دنیا کا ذکر نہ ہو۔ تازہ وضو کرے وضو کے بعد
اکیسو ایک دفعہ استغفر اللہ ربی من
کل ذنب واتوب الیہ بہت صدق سے
پڑھے۔ اس نیت سے کہ تمام تقصیروں
بدنی اور روحی سے جو مجھ سے ہوئی ہیں۔ میں
نے توبہ کی اور نئے سرے سے میں مسلمان
ہوا۔ پھر اٹھکر دو رکعت نماز استخارہ اس نیت
سے پڑھتا ہوں۔ دو رکعت نماز استخارہ کہ
حق تعالیٰ مجھکو متابعت پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے بواسطہ حصول رضا اپنے پیر
کے مضبوط رکھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد
آیتہ الکرسی ایکبار اور دوسری رکعت میں الحمد
کے بعد قل یا ایہا الکفرون ایکبار خوب خشوع
کیساتھ اپنے تئیں حاضر کرے اور گریہ وزاری
کرے۔ بعد از نماز اکیسو ایکبار درود شریف
پڑھے۔ اور اکیسو ایک بار کلمہ تمجید پڑھے پھر
خوب عجز و انکسار سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے بعد
اسکے جب نیند غلبہ کرے۔ زمین پر سونا ہے اور جو
معذور ہو تو اختیار ہے۔ یعنی زمین پر نہ سوئے
بعد اسکے جو خواب میں بشارت ہو اپنے مرشد سے
ظاہر کرے۔ اور جو پہلے روز بشارت نہ ہو تو
تین دن تک استخارہ کرتا رہے۔ یا یہ کہ استخارہ

یا آنکہ بعد استخارہ نظر بر قلب خود کند اگر
قلب خود را بعد استخارہ در اعتقاد محکم ہمچناں
می باید کہ قبل ازیں بود ہمیں بشارت است

بشارت

پس مرشد را باید کہ در خلوت تعلیم ذکر اسم
اللہ نماید۔ کہ اسم ذاتی است باین
طریق کہ زباں خود را بکام چسپاند و نظر
خیالی را بر قلب صنوبری اندازد و نظر
ظاہری بہ بندد و مقام قلب صنوبری زیر
پستان چپ است۔ قدر دو انگشت و یقین
بندد کہ مضغہ لطیفہ نورانی او را ودیعت
نہادند۔ کہ قلب مے گویند۔ پس خود را متوجہ
مضغہ نماید۔ واز بطن مضغہ اسم اللہ
جل شانہٗ گویاند بہ نہجی کہ ایں اسم را
غیر ذات نداند۔ و ایں ہیئت را بوسع
خود در نشست و برخاست از دست ندہد

توجہ

بعدہٗ مرشد را باید کہ خود متوجہ قلب
او شود معنی توجہ آنست کہ ہمت خود
بسوئے قلب مرید بہ گمارد و دہن قلب
قلب خود را بر دہن قلب مرید تصور
نماید۔ بہ نہجی کہ خطرۂ دیگر را در میان قلب
خود آمدن ندہد و بخشوع تمام بجناب خداوند
سبحانہ التجا نماید تا نور ذکر در دل سالک
قوتی پیدا کند و بجذبہ قلبی و ہمت باطنی قلب

کے بعد اپنے قلب پر نظر کرے۔ اگر اپنے
قلب کو استخارہ کے بعد اعتقاد میں ویسا
ہی مضبوط پاتا ہے جیسے پہلے تھا تو یہ ہی
بشارت ہی پھر مرشد کو چاہیئے۔ کہ خلوت میں
اللہ کا نام تعلیم کرے جو کہ اسم ذاتی ہے
اس طریقہ سے کہ اپنی زبان کو تالو سے لگائے
اور نظر خیالی کو قلب صنوبری پر ڈالے اور
نظر ظاہری کو بند کرے اور قلب صنوبری کا
مقام زیر پستان چپ ہے۔ قدر دو انگشت کے
اور یقین کرے کہ مضغہ لطیفہ نورانی اسکا امانت
رکھا ہے۔ کہ اسے قلب کہتے ہیں پھر اپنے تئیں
مضغہ سے متوجہ کرے۔ اور مضغہ کے باطن
سے اسم اللہ جل شانہٗ کہوائے۔ اس طرح سے کہ
اسکو سوائے ذات کے نہ جانے اور اس ہیئت
کو حتی المقدور اٹھتے بیٹھتے چھوڑے نہیں پھر
مرشد کو چاہیئے کہ خود متوجہ اسکے قلب کا ہو۔
توجہ کے یہ معنی ہیں۔ کہ اپنی ہمت مرید کے قلب
کی طرف لگائے۔ اور اپنے قلب کا دہن مرید
کے قلب کے دہن پر تصور کرے۔ اسطرح سے
کہ اور کوئی خطرہ اپنے قلب میں نہ آنے دے اور
خوب خشوع سے جناب سبحانہ تعالیٰ سے التجا
کرے۔ کہ نور سالک کے دل میں قوت پیدا کرے
اور جذبہ قلبی اور ہمت باطنی سے مرید کے قلب

مرید را بسوئے خود کشد تا یک ساعت کم
در زیادہ بریں حیثیت متوجہ حال مرید باشد
وارواح متبرکہ اکابر ایں طریق را شامل
حال خود دانستہ ایں تصرف از وشان
امداد داند فی الحال وفی الاستقبال بعدہٗ
از مرید استفسار نماید اگر خوب فہمیدہ است
و آرام یافتہ فاتحہ خواند و دست اور ادر دست
خود گرفتہ بیعت نماید و او را بخدا سپارد و
آگاہ کند کہ ایں طریقہ احسنیہ در طریقہ نقشبندیہ
از حضرت خلیفہ زماں حضرت سیدی شیخ آدم
بنوری ست قدس اللہ سرہٗ العزیز بعدہٗ
چوں مرید در ذکر اسم ذات لذت پیدا کرد
تعلیم کلمہ نفی و اثبات را بطریق مشہورہ بہ
بست و یک رساند و اثر تعلقے پیدا در دل
خود یافت شکر حق تعالےٰ بجا آرد بعدہٗ تعلیم
ذکر لطیفہ روحی نماید و محل آں لطیفہ در زیر
پستان راست و نور لطیفہ روحی را سفید ہمچو
بیعت سفید تصور نمودہ ذکر اسم ذات را چنانچہ
در لطیفہ قلبی مرقوم شد بخشوع تمام می نمودہ
باشد و در جمیع اوقات ایں سبق را تکرار میکردہ
باشد تا آنکہ مثل ذکر قلبی جمعیت و لذت اینجا
نیز حاصل نماید و گاہے می باشد کہ سالک را
درین دو لطیفہ تجلیات رو مے دہند۔ اما

کو اپنی طرف کھینچے ایک ساعت کم و بیش اسی
طور مرید کے حال پر متوجہ رہے۔ اور اس طریقہ
کے بزرگوں کی ارواح مبارک کو اپنے شامل
حال سمجھے اس تصرف کو انکی امداد جانے اب
بھی اور آئندہ بھی پھر مرید سے دریافت کرے
اگر خوب سمجھ گیا ہے۔ اور آرام پایا ہے فاتحہ
پڑھے اور اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے
بیعت کرے۔ اور اُسے خدا کو سونپے اور
آگاہ کرے کہ یہ طریقہ نقشبندیہ طریق میں
حضرت خلیفہ وقت سیدی شیخ آدم بنوری کا
ہے قدس اللہ سرہٗ العزیز اسکے بعد جب مرید
نے اسم ذات کے ذکر میں لذت پیدا کی تعلیم
نفی و اثبات کو بطریق مشہور اکیس[21] تک پہنچائی
اور اثر دل میں اپنے پائے شکر حق بجا لائے پھر
لطیفہ روحی کے ذکر کی تعلیم فرمائے اور اسکی
جائے زیر پستان راست ہے۔ اور لطیفہ
روحی کا نور سفید جیسے گھر سفید تصور کرکے
اسم ذات کے ذاکر کو جیسا لطیفہ قلبی میں کہا
گیا ہے۔ خوب خشوع کیساتھ کرتا رہے اور
ہر وقت اس سبق کو پڑھتا رہے۔ یہانتک کہ
ذکر قلبی کے مانند جمعیت و لذت یہاں بھی
حاصل کرے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ سالک
کو ان دو لطیفوں میں تجلیات ظاہر ہوتے ہیں

نفی اثبات

تجلیات

باید کہ بوسع امکان خود را مغلوب تجلی نسازد بلکہ
تنزیہہ او تعالی را بنظر قلبی متیقن خود سازد ۔
بعدہٗ تعلیم لطیفہ سری نماید و محل مخصوص این
لطیفہ در وسط سینہ است درمیان دو
پستان و بفرماید تا ذکر اسم ذات
بہ نہجی کہ قبل مذکور گشت بتکرار مے گفتہ
باشد و بالکلیہ خود را در جمیع اوقات
بریں ذکر گمارد حتی کہ لذت و جمعیت
تمام پیدا کند بعدہٗ تعلیم لطیفہ خفی ہمیں
نہج نماید۔ و محل مخصوص این لطیفہ در پیشانی
است، و اسم ذات را و درین محل بحیثیت
مذکور گویاند بعد جمعیت این لطیفہ تعلیم لطیفہ اخفی
نماید و مقام این لطیفہ فوق سر و رکام سالک
واقع است بطریق مذکور بتکرار اسم ذات اینجا نیز
لذتے حاصل کند ہمیں بیان است حدیث
قدسی را کہ فرمودہ ان فی جسد بنی آدم لمضغۃ
وفی المضغۃ قلب وفی القلب فواد وفی الفواد
سر وفی السر خفی وفی الخفی اخفی وفی الاخفی انا
عزیز من در اصطلاح ایشان این سیر را سیر لطائف
گویند اما بتکرار چوں این سیر تمام شود و سالک را
موافق استعداد خود اجمالی یا تفصیل این سیر
دست دہد باید کہ باز او را بر لطیفہ قلبی آرند و
تعلیم یادداشت اسمی نمایند۔ زیرا کہ

مگر چاہیئے کہ تا بمقدور اُن تجلیوں کا مغلوب نہ
ہو جائے بلکہ حق تعالیٰ کے تنزیہہ کو نظر قلبی
سے یقین کرے۔ اسکے بعد تعلیم لطیفہ سری کی
کرے اور مکان خاص اس لطیفہ کا وسط سینہ
ہے۔ دونوں پستان کے بیچ میں اور فرماوے کہ ذکر
اسم ذات جسطور مذکور ہو چکا ہے۔ کرتا رہے اور
بالکل اپنے تئیں ہر وقت ایسے ذکر میں رکھے یہاں
تک کہ لذت و جمعیت خوب پیدا ہو جائے پھر
تعلیم لطیفہ خفی کی کرے۔ اسیطور سے اور اُسکا
خاص مکان پیشانی میں ہے۔ اور اسم ذات کا اسی
طرح سے ذکر یہاں بھی کرے۔ بعد جمعیت اس لطیفہ
کے لطیفہ اخفی کی تعلیم کرے۔ اور اس لطیفہ کا
مقام سر کے اوپر تالو میں ہے۔ بطریق مذکور
یہاں بھی اُسیطرح ذکر کرے یہاں بھی لذت حاصل
کرے یہی بیان ہے حدیث قدسی کا جو یہ ہے۔
[۱] ان فی جسد بنی آدم المضغۃ وفی المضغۃ
قلب وفی القلب فواد وفی الفواد سر وفی السر
خفی وفی الخفی اخفی وفی الاخفی انا۔ اے
عزیز انکی اصطلاح میں اس سیر کو سیر لطائف کہتے
ہیں۔ مگر جب تکرار سے یہہ سیر تمام ہو جائے اور
سالک کو اپنی استعداد کے موافق اجمالی یا تفصیل
اس سیر کی حاصل ہو جائے تو چاہیئے کہ پھر اس
لطیفہ قلبی پر لائیں اور تعلیم یادداشت اسمی کریں

[۱] تحقیق جسد بنی آدم میں مضغہ ہے اور مضغہ میں قلب اور قلب میں فواد اور فواد میں سر اور سر میں خفی اور خفی میں اخفی اور اخفی میں میں یعنی اللہ تعالیٰ ہے ۱۲ — حدیث لطائف

پیش ازیں تکرار اسمی بود و طریق یادداشت اسمی آنست کہ اسم اللہ را از قلب اندرونی کہ آں نور محض است بگوید بنہجی کہ قصد تکرار نکند بلکہ بر اسم اللہ مد دراز کشند مثل آواز آرند مسی و ہماں یک آواز را ہر قدر کہ بہ محافظت تواند نگاہدارد و قطع شدن ندہد و اگر قطع شود باز از سر گیرد و برائے قوت یادداشت اسمی نفی اثبات را نیز مانند و رازبے حبس دم یا با حبس دم اختیار مے کنند چوں ایں نسبت بہ نہجی قوت گرفت کہ در قلب خود بلکہ در جمیع لطائف بلکہ در تمام بدن بہ نورانیت تمام آں آواز محض یکساں مے یابد ذکر لطائف کہ بواسطہ جسد بود تمام شد الحال در ذکر لطائف کہ بیواسطہ الفاظ است باید کوشید پس بعد یادداشت اسمی یادداشت مسمی تعلیم باید کرد یعنی محل مخصوصہ قلب را در نظر داشتہ در اندروں لطیفہ کہ امر نورانیست چنانچہ بالا مذکور گشت نظر انداختہ بایمان محض حق سبحانہ و تعالے حاضر بے پردہ یقین نماید امابہ بے کیفی و بے جہتی و جہات ستہ را ازمیان نظر بر اندازند۔ کہ او تعالی حاضر

اسواسطے کہ پہلے اس سے تکرار اسمی تھی اور یادداشت اسمی کا طریقہ یہ ہے کہ اسم اللہ کو قلب اندرونی سے جو ایک نور محض ہے۔ کہے اسطور کہ قصد تکرار کا نہ کرے بلکہ اسم اللہ پر مد دراز کھینچے مانند ایک تانبے کے برتن کی آواز کے اور اسی ایک آواز کو جہانتک ہوسکے محافظت سے نگاہ رکھے اور قطع نہ ہونے دے اور جو قطع ہو جائے تو پھر نئے سرے سے شروع کرے اور یادداشت اسمی کی قوت کیواسطے نفی و اثبات بھی دراز مد کیساتھ حبس دم کیساتھ یا بے حبس دم کے اختیار کرتے ہیں۔ جب یہ نسبت ایسی قوت پکڑے کہ اپنے قلب میں بلکہ جمیع لطائف میں بلکہ تمام بدن میں جو نورانیت کیساتھ اس آواز محض کو یکساں پائے تو ذکر لطائف جو بواسطہ جسم کے تھا تمام ہوا اب لطائف کے ذکر میں جو بیواسطہ لفظوں کے بھی کوشش کرنی چاہیئے بعد یادداشت اسمی کے یادداشت مسمی کے تعلیم کرنی چاہیئے یعنی مکان خاص قلب کو نظر میں رکھ کر لطیفہ کے اندرون کہ ایک امر نورانی ہے جیسا اوپر بیان ہوا نظر ڈالکر ایمان محض سے حق سبحانہ تعالیٰ کو حاضر بے پردہ یقین کرے۔ مگر بے کیفی اور بے جہتی اور جہات ستہ کو نظر سی گرا دینے اور جانے کہ حق تعالی حاضر ہے۔ بیکیف و بے جہت پس اس

سب بے کیف و بے جہت پس این دانست را ہیچ وقتے از اوقات از دید و دانش نگزارد اگر غفلت رُو دہد باز حاضر این معنی گردد حتیٰ کہ نور مشاہدہ از سر تا پا تمام را فرا گیرد و استغراق تمام پیدا کند بنحوی کہ بجز نور حق خود را و غیر خود را ہیچ نیابد، درین نسبت اگر اشیاء بغلبہ شہود احاطہ و معیت او تعالےٰ عین حق دریابد این را در اصطلاح این طائفہ توحید وجودی مے گویند و اگر اشیاء را گم کرد و مشاہدہ جمال ذوالجلال ورا ءِ اشیاء حاصل نمود و اشیاء را از نظر انداخت۔ توحید شہودی مے خوانند باید دانست کہ این ہر دو مرتبہ در ولایت خاصہ کہ ولایت اولیاء امت است رُو مے نماید و پیش ازیں کہ از تجلیات وغیرہ در سیر لطائف تا یاد داشت اسمی پیش می آید در ظل ولایت اولیاء بود اگرچہ اہل ولایت اولیاء بہ نسبت اہل ظل آن ولایت کمال تمام دارد اما ہنوز وصول مطلوب حقیقی بے تلبیس اشیاء باشد سالک را باید کہ بریں تجلیات و مشاہدات لذت یافتہ مستغنی نشود، بلکہ طالب ترقی

توحید وجودی

توحید شہودی

جاننے کو کسی وقت اپنی دید و دانش سے نہ چھوڑے اگر غفلت ہو جائے تو پھر اس امر کو حاضر کرے۔ یہاں تک کہ نور مشاہدہ سر سے پاؤں تک گھیرے اور پورا استغراق پیدا ہو، ایسا کہ سوائے نور حق کے اپنے تئیں اور اپنے غیر کے تئیں کچھ نہ پائے، وہی ایک نور حق ہی پائے اس نسبت میں اگر حق تعالیٰ کے احاطہ اور معیت کے شہود کے غلبہ کے سبب اشیاء کو عین حق پائے۔ تو اسکو انکی اصطلاح میں توحید وجودی کہتے ہیں، اور جو اشیاء کو گم کیا اور جمال ذوالجلال کا مشاہدہ ورائے اشیاء حاصل کیا اور اشیاء کو نظر سے گرا دیا تو توحید شہودی کہتے ہیں۔ جاننا چاہیئے کہ یہ دونوں مرتبہ ولایت خاصہ ہیں جو کہ ولایت امت ہی ظاہر ہوتی ہے اور اس سے پہلے جو تجلیات وغیرہ سیر لطائف سے یاد داشت اسمی تک پیش آتی ہیں۔ اولیاء کے ظل ولایت میں ہیں۔ اگرچہ اہل ولایت اولیاء بہ نسبت اُس ولایت کے اہل ظل کے کمال تمام رکھتا ہے لیکن ابھی وصول مطلوب حقیقی بے تلبیس اشیاء ہے۔ سالک کو چاہیئے۔ کہ ان تجلیات و مشاہدات سے لذت پا کر بے پرواہ نہ ہو جائے

شود بعدہٗ اگر پیر کامل خواہد بود از ورطہ ایں
غلباتؔ بہ محض توجہ خود مرید را بر آوردہ
در ذہن کہ از تجلیات و مشاہدات و توجہات
بود خالی خواہد ساخت و تعلیم نایافت
ایں آنچہ در ذہن از حق و دون حق
استقرار مے یابد و تصوّر مے پذیرد۔
اگرچہ لطیف والطف باشد۔ در پے
دفع آں شود و مرات سرّی را از ظلمت
آنہا خالی سازد و بالکلیہ در ہمہ وقت
ہمہ را در فقدان توجہ سابقہ بر گمارد تا
ہیچ در باطن او از توجہ الی المطلوب و
غیر المطلوب پیدا نہ شود۔ بلکہ بہ بی توجہی
بیقین صاف بمطلوب بندد حتی اکہ معلوم
ہیچ نماند بجز نور یقین چوں دریں معاملہ
سالک تا زمانی کہ در دفع توجہات است
سالک مرتبہ ولایت اخص است و چوں
حاجت نفی نماند و مرات از آند ورفت
توجہات و تصورات صاف شد و بے توجہی
و بے تکلفی دست داد و اصل کمالات ولایت
اخص شد اما ہنوز توجہ و تصور ایں واصل معلوم
نشدہ بلکہ مقصود ست کما ذکر فی المکتوب
الاول ان ولایت بالاصالت خاصہ چہار
ملک مقرب ست علیہم السلام و تبعًا نصیبہ

۱۷ تجلیات

بلکہ ترقی کا طالب ہو اسکے بعد اگر پیر کامل
ہوگا تو ان غلبات کے بھنور سے محض اپنی توجہ
سے مرید کو نکال لیگا۔ اور ذہن کو ان تجلیوں
اور مشاہدوں اور توجہات سے خالی کردیگا اور
تعلیم اسکے نایافت کی جو ذہن میں حق اور
غیر حق کے قرار پکڑتی ہے۔ اور تصور میں آتی
ہے۔ اگرچہ لطیف والطف ہی ہو۔ اسکے دفع
کے درپے ہو اور آئینہ سرّی کو انکے تاریکی سے
خالی کرے۔ اور بالکل ہر وقت سب کے فقدان
میں توجہ سابقہ کے مقرر کرے تاکہ اسکے باطن
میں توجہ الی المطلوب اور غیر مطلوب سے کچھ
نہ ہو بلکہ بے توجہی سے یقین صاف مطلوب
کا کرے یہانتک کہ معلوم کچھ نہ رہے۔ بجز
نور یقین کے اس معاملہ میں سالک جب تک
کہ توجہات کے دفع کرنے میں ہی سالک مرتبہ
ولایت اخص کا ہے۔ اور جب حاجت نفی
کی نہ رہے اور آئینہ آمد و رفت توجہات و تصورات
سے صاف ہوگیا۔ اور بے توجہی و بے تکلفی حاصل
ہوئی واصل کمالات ولایت اخص کا ہوگیا
مگر ابھی توجہ و تصور اس واصل کا معلوم نہیں
ہوا بلکہ مقصود ہے۔ جیسے ذکر ہوا پہلے مکتوب میں
وہ ولائیت بالاصالت خاصہ چار ملائک مقربین
علیہم السلام کا ہے۔ اور اولیاء امت کو تبعًا نصیب ہے

اولیاء امن است اگر مناسبت استعدادی
پیدا شود باید دانست کہ در مرتبہ ولایت خاصہ
دو مرتبہ توحید وجودی و توحید شہودی کہ
بیان کردیم۔ توحید وجودی از نفس لطیفہ
قلبی برمے خیزد و توحید شہودی از نفس
روحی رو می نماید و نسبت نایافت خاصہ
لطیفۂ سرّی ست و اللہ اعلم تا کرا از ہزاراں
بآں نوازند ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشآء
واللہ ذو الفضل العظیم باید دانست کہ
بعد از مرتبہ نایافت حقیقت نایافت رُو
مے نماید و آں است کہ چوں سالک
لطیفہ سری را از تخیلات خالی ساخت
و اگرچہ تخیل مشاہدہ ہا شد داخل دائرہ
حقیقی شدہ اما چوں از حقیقت ایں
نسبت مطلع نیست از یں جا ست کہ
از ارباب جہل است پس اگر فضل
او تعالے بعد فضل اول دستگیری نمود
یکبارگی خود را از جمیع مراتب عنصری و
نوری فوق مے یابد و مے باید۔ کہ واصل
ایں نسبت حقیقت شود و آں قابلیتی
است از قابلیات نور اول کہ آں نور
محمدی است صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
و نیز آں را شہود اول می گویند

اگر مناسبت استعدادی پیدا ہو جائے اور جاننا
چاہیئے کہ ولائیت خاصہ کے مرتبہ میں توحید
وجودی اور توحید شہودی کا جو ہمنے بیان
کیا ہے۔ توحید وجودی لطیفہ قلبی کے نفس
سے پیدا ہوتی ہے اور توحید شہودی لطیفہ
روحی کے نفس سے ظاہر ہوتی ہے اور
نسبت نایافت خاصہ لطیفہ سری کا ہے
واللہ اعلم کہ کسکو ہزاروں میں سے وہ عنایت
ہو۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و
اللہ ذو الفضل العظیم جاننا چاہیئے کہ
بعد مرتبہ نایافت کے حقیقت نایافت
پیش آتی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ جب سالک
نے لطیفہ سری کو تجلیات سے خالی کیا۔
اگرچہ مشاہدہ کا ہی تخیل ہو دائرہ حقیقی میں
داخل ہوا۔ لیکن اس نسبت کی حقیقت سے
مطلع نہیں ہے اسی سبب سے ہے۔ کہ وہ ارباب
جہل سے ہے۔ پس اگر فضل الہی نے اسکی
دستگیری کی ایکبارگی اپنے تئیں تمام مراتب
عنصری و نوری سے فوق پاتا ہے اور چاہیئے
کہ اس نسبت کا واصل حقیقت ہو جائے۔
اور وہ ایک قابلیت ہے۔ نور اول کی
قابلیات میں سے اور نور اول نور محمدی ہے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسے شہود اول

ونیز مے باید۔ بہ تعلیم مرشد یا
نادری بہ تعلیم غیبی کہ وصول من
با مطلوب کہ در ولایت خاصہ بود
بعلم خود بود وخصوصیات علم خود
در ینوالا کہ مرا بایں علم نواختہ اند
حصول ایں نعمت بہ علم او تعالے
بخصوصیات علم او در ینوالا علم
را از خصوصیات خود توقف و
تعقل محض است ہرچہ علم من
مے داند بخصوصیتی بہرہ از خصوصیات
علم او تعالے مے داند چوں فہمیدہ در
ہر وقتی جمیع مراتب ذاتیہ وصفاتیہ و
کمالاتیہ خود را از مظہر ذات وصفات و
کمالات او تعالے می بیند وبجز مظہریت
محض ہیچ نمے یابد من لم یذق لم یدر
قضیہ مقرر است چوں ہر مراتبہ ولایت
ابتدا و وسط و انتہا دارد پس در ابتدائے
مرتبہ علیہ اخیرہ کہ مسمی بولایت انبیاء است
علی نبینا وعلیہم الصلوات والتسلیمات محض
سعی در خلو باطن من حیثیت حقیقت از یافت
حق ودون حق است ودر وسط ایں مرتبہ خلو
سیر است واطلاع بر حقیقت خلو وحقیقت اطلاع
است۔ بر حقیقت مظہریت صفات خود

بھی کہتے ہیں۔ اور مرشد کی تعلیم سے بھی پاتا
ہے۔ یا کوئی تعلیم غیبی سے کہ میرا وصول
مطلوب سے جو ولایت خاصہ میں تھا اپنے
علم سے تھا۔ اور اپنے علم کی خصوصیات
سے۔ ان دنوں جو مجھے اس علم سے نوازا
ہے۔ اس نعمت کا حصول خدا تعالی کے
علم اور خصوصیات سے ہے۔ اب میرے
علم کو اپنی خصوصیات توقف اور محض
بیکاری ہی جو کچھ میرا علم جانتا ہے ساتھ
کسی خصوصیت کے حصہ خصوصیات
علم حق تعالی کا جانتا ہے جب سمجھ کر ہر
وقت اپنے تمام مراتب ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ
کی ذات وصفات وکمالات حق تعالی کا
مظہر دیکھتا ہے اور سوا مظہریت محض کے
کچھ نہیں پاتا من لم یذق لم یدر قضیہ
مقرر ومشہور ہے۔ جو کہ ہر مرتبہ ولایت کا ابتدا ... اور وسط اور انتہا رکھتا ہے۔ تو پھر مرتبہ ابتدا
بلند اخیرہ کے جسکا نام ولایت انبیاء ہے
علی نبینا وعلیہم الصلوات والتسلیمات فقط
کوشش باطن کے خالی کرنیمیں ہے حقیقت
کی رو سے یافت حق اور غیر حق کے اور وسط
میں اس مرتبہ کے خلو سیر ہے اور اطلاع
حقیقت خلو پر اور حقیقت اطلاع ہے
اور پر حقیقت اپنی مظہریت صفات کے

مرصفات واجبی را دریں مرتبہ اگر می داند
کہ بعلم او تعالیٰ عالم ہستم و بیصر او بصیر
و بقدرت او تعالیٰ قادرم الی غیر ذالک
اما ہنوز حقیقت نسبت صفات باذات
او تعالیٰ کما حقہ ایں عارف را مفصلا
و علماً ظاہر نہ گشتہ پس چوں خواہد دانست
کہ صفات او تعالیٰ زاید بر ذات
نیند کہ عالم بعلم و بصیر بہ بصر الی
غیر ذالک تواں گفت بل ذات
بذاتہ علیم ست و علم قابلیت ذاتیہ
ذات ست و ذات بذاتہ بصیر ست
و بصر قابلیت ذاتیہ اوست کذالک
فی جمیع الصفات بی اطلاق عینیت
و غیریت باطلاق محض پس عالم حق
است خود بخود سبحانہ باصر حق است
سبحانہ و ایں عارف را بجز مظہریت تا
ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ امری دیگر نیست و بجز
یقین صرف آں زماں نہایت ایں مرتبہ شرف
خواہد یافت اما اجمالا و تفصیل ایں مرتبہ کرا
نوازند ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ
ذو الفضل العظیم اے برادر ہر چند نسبت خلو
زیادہ دخل در دائرہ ایں ولایت بیشتر و از
کمالات نبوت انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات

صفات حق تعالیٰ کے واسطے اس مرتبہ میں اگر
جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم سے میں عالم
ہوں اور اسکے بصر سے بصیر ہوں اور
اسکی قدرت سے قادر ہوں علیٰ ہذا القیاس
مگر ابھی تک حقیقت نسبت صفات کے
ساتھ ذات حق تعالیٰ کے کما حقہ اس عارف
کو مفصلا اور علما ظاہر نہیں ہوئی۔ پس جب
جانے گا۔ کہ صفات حق تعالیٰ کے ذات پر
زائد نہیں ہیں۔ کہ عالم بعلم اور بصیر و بصر
وغیرہ علیٰ ہذا القیاس کہہ سکے بلکہ ذات بذاتہ
علیم ہے۔ اور علم قابلیت ذاتیہ ذات کے
ہے اور ذات بذاتہ بصیر ہے۔ اور بصر قابلیت
ذاتیہ اُسکی ہے۔ کذالک فی جمیع الصفات
بی اطلاق عینیت و غیریت ساتھ اطلاق
محض کے پس عالم حق ہے۔ خود بخود سبحانہ باصر
حق ہی سبحانہ اور اس عارف کیواسطے بجز مظہریت
ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ کے اور کوئی دوسرا امر نہیں
ہے اور بجز یقین صرف کے اس مرتبہ کے نہایت
سے اُسوقت مشرف ہوگا۔ مگر اجمالا اور اس مرتبہ کی
تفصیل سے جسکو چاہے نوازیں ذالک فضل اللہ یؤتیہ
من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم اے برادر نسبت
خلو کے جسقدر زیادہ ہوگی اُسیقدر اُسو لایت کے
دائرہ میں دخل زیادہ ہوگا۔ اور انبیاء علیہم

چہ گوید کہ از گفت و نوشت حقیقت ایں
مرتبہ بیرون اما ایں قدر وامی نمایم کہ
اگرچہ ولایت انبیاء و نبوت ایشاں علیہم
الصلوات ہر دو در دائرہ اصالت اندو
ہر دو از ظلیت مبرا اما ایں قدر ہست
کہ در ولایت اصول بہ حقیقت صفات
عز شانہ و در نبوت وصول بہ حقیقت
ذات است جل برہانہ بتفاوت
درجات استعداد یہ کما قال اللہ
تعالیٰ تلک الرسل فضلنا بعضہم
علی البعض الحمد للہ الذی ھدا
نالھذا وما کنا لنھتدی لے
لولا ان ھدینا اللہ لقد جاءت
رسل ربنا بالحق۔

بیان طریقہ چشتیہ

اما طریقہ چشتیہ را شعب بسیار است
اشہر آن ہا سہ شعب است۔ نصیریہ[1]
و سراجیہ[2] و صابریہ[3] و ایں فقیر را بہر
یکے از یں سہ ارتباط واقع است۔
پس ارتباط ایں فقیر از حیثیت بیعت و
تلقین و اجازت و خرقہ و صحبت با والد
بزرگوار خود ست شیخ عبدالرحیم قدس سرہ و

الصلوات و التسلیمات کے نبوت کے کمالات کیا
بیان کروں کہ تقریر و تحریر سے اس مرتبہ کی
حقیقت زیادہ ہے۔ مگر اسقدر ظاہر کیا جاتا ہے۔
اگرچہ ولایت انبیاء اور اسکی نبوت علیہم الصلوات
دونوں دائرہ اصالت میں ہیں اور دونوں ظلیت
سے مبرا ہیں مگر اتنا ہے کہ ولایت میں وصول حقیقت
صفات عز شانہ کا ہے۔ اور نبوت میں وصول
حقیقت ذات جل برہانہ کا ہے۔ استعداد
کے درجوں کے تفاوت کیموافق جیسا خدا فرماتا
ہے۔ تلک الرسل فضلنا بعضہم علی
بعض الحمد للہ الذی ھدانا لھذا
وما کنا لنھتدی لے لولا ان
ھدینا اللہ لقد جاءت
رسل ربنا بالحق۔

بیان طریقہ چشتیہ

اور طریقہ چشتیہ کے شعبے بہت ہیں۔
ان میں تین بہت مشہور ہیں۔ نصیریہ[1] اور
سراجیہ[2] اور صابریہ[3] اور اس فقیر کو ان
تینوں سے ارتباط ہے۔ پس اس فقیر
کو ارتباط بیعت اور تلقین و اجازت و خرقہ
و صحبت کی حیثیت سے اپنے والد بزرگوار
شیخ عبدالرحیم قدس سرہ سے ہے اور انکو

بیان طریقہ چشتیہ

ایشاں را خرقہ و اجازت از شیخ
عظمت اللہ اکبر آبادی ست۔ عن ابیہٖ
عن جدہٖ عن الشیخ عبد العزیز و
ایضاً وصیت و اجازت اشغال از
جد ابو الام خویش است۔ شیخ
رفیع الدین محمد عن ابیہ الشیخ قطب العالم
عن الشیخ عبد العزیز عن الشیخ نجم الحق
السیتھوی عن الشیخ عبد العزیز
ثم الشیخ عبد العزیز لہ جہتان احدہما
عن الشیخ یوسف قاضی خان عن
الشیخ حسن بن طاہر عن السید
راجی حامد شاہ عن الشیخ حسام الدین
المانکپوری عن الشیخ نور قطب العالم عن
ابیہ الشیخ علاؤ الحق عن الشیخ
سراج الدین عثمان الاودھی عن
الشیخ نظام الدین اولیاء و الثانیہ
عن السید عبد الوہاب البخاری
عن ابیہ السید محمود عن ابیہ راجو قتال عن اخیہ
عن السید صدر الدین عن السید جلال الدین مخدوم
جہانیاں عن الشیخ نصیر الدین چراغ دہلی الشیخ
نظام الدین اولیاء۔ و ایضاً
حضرت ایشاں را خرقہ و اجازت و صحبت
با سید عبد اللہ متصل است

خرقہ و اجازت شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی
سے اور انکو اپنے والد سے اور انکو اپنے والد
سے انکو شیخ عبد العزیز سے اور نیز وصیت
اجازت اشغال اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد
سے اُنکو اپنے والد شیخ قطب العالم سے اُنکو
شیخ عبد العزیز سے انکو شیخ نجم الحق
سیتھوی سے اُنکو شیخ عبد العزیز سے
پھر شیخ عبد العزیز کو دو جہت سے ہے
ایک شیخ یوسف قاضی خاں سے اُن کو
شیخ حسن بن طاہر سے اُن کو سید
راجی حامد شاہ سے انکو شیخ حسام الدین
مانکپوری سے اُنکو شیخ نور قطب العالم
سے اُن کو اپنے والد شیخ علاؤ الحق سے
اُن کو شیخ سراج الدین عثمان اودھی سے
انکو شیخ نظام الدین اولیا سے اور دوسری
جہت سے سید الوہاب بخاری سے اُنکو
اپنے والد سید محمود سے انکو اپنے والد
راجو قتال سے اُنکو اپنے بھائی سے اور
انکو سید صدر الدین سے اُنکو سید جلال الدین
مخدوم جہانیاں سے انکو شیخ نصیر الدین
چراغ دہلی سے اُن کو شیخ نظام الدین
اولیاء سے اور نیز حضرت والد کو خرقہ و
اجازت و صحبت سید عبد اللہ سے متصل ہے

الشیخ آدم البنوری عن الشیخ احمد سرہندی
عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن الشیخ
رکن الدین عن ابیہ الشیخ عبد القدوس
عن الشیخ محمد بن عارف عن ابیہ الشیخ
عارف عن ابیہ الشیخ احمد عبد الحق
عن الشیخ جلال الدین پانی پتی
عن الشیخ شمس الدین ترک
عن المخدوم علی احمد صابر عن
شیخہ وخالہ الشیخ فرید الدین
مسعود گنج شکر و این فقیر را ارتباطِ
دیگر نیز ہست کہ خال گرامی این فقیر
را خرقہ دادند و فاتحہ خواندند عن ابیہ
عن جدہ عن جد جدہ عن الشیخ
نظام الدین النارنولی عن خواجہ
خانو الگوالیاری عن خواجہ اسمٰعیل
بن حسین عن ابیہ خواجہ حسن
سرمست عن ابیہ خواجہ سالار
فاروقی عن شیخہ خواجہ اختیار الدین
عمر عن خواجہ محمد رساوی عن
خواجہ نصیر الدین والمذکور
فی الکتاب الاخبار الاخیار خواجہ
خانو اخذ الطریقہ عن خواجہ
شہاب الدین النگوری ویقال ان خواجہ

شیخ آدم بنوری سے اُن کو شیخ احمد سرہندی
سے اُنکو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اُن
کو شیخ رکن الدین سے اُن کو اپنے والد شیخ
عبد القدوس سے اُنکو شیخ محمد بن عارف
سے اُن کو اپنے والد شیخ عارف سے اُنکو
اپنے والد شیخ احمد عبد الحق سے اُنکو شیخ
جلال الدین پانی پتی سے اُن کو شیخ شمس الدین
ترک سے اُن کو مخدوم علی احمد صابر سے
اُن کو اپنے شیخ اور ماموں شیخ فرید الدین
مسعود گنج شکر سے اور اس فقیر کو ایک اور
بھی ارتباط ہے۔ کہ فقیر کے بڑے ماموں نے
اس فقیر کو خرقہ دیا اور فاتحہ پڑھی اپنے
والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور
انہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے شیخ
نظام الدین نارنولی سے اُنکو خواجہ خانو
گوالیاری سے اُنکو خواجہ اسماعیل بن حسین سے اُنکو
اپنے والد خواجہ حسن سرمست سے اُنکو اپنے والد
خواجہ سالار فاروقی سے اُنکو اپنے شیخ خواجہ
اختیار الدین عمر سے اُنکو خواجہ محمد رساوی
سے اُن کو خواجہ نصیر الدین سے اور کتاب
اخبار الاخیار میں یوں مذکور ہے۔ کہ خواجہ خانو نے
اخذ طریقہ کیا خواجہ شہاب الدین ناگوری سے
اور کہتے ہیں خواجہ شہاب الدین اُنکے شیخ

شہاب الدین شیخ بالصحبۃ والاول شیخ بالبیعۃ واللہ اعلم ثم الشیخ نظام الدین اولیاء اخذ الطریقۃ عن الشیخ فرید الدین مسعود گنج شکر عن خواجہ قطب الدین بختیار الاوشی عن الخواجہ معین الدین حسن السنجری عن خواجہ عثمان ہارونی عن الحاجی شریف زندنی عن خواجہ قطب الدین مودود الچشتی عن ابیہ خواجہ ابی احمد الچشتی عن ابی اسحاق الشامی عن الشیخ علو دینوری عن خواجہ ہبیرۃ البصری عن خواجہ حذیفۃ المرعشی عن السلطان ابراھیم بن ادھم البلخی عن الشیخ فضیل بن عیاض عن الشیخ عبد الواحد بن زید عن الحسن البصری عن سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سیہنہ بکسر سین وسکون تحتنیہ و فتح ہا و آخر آں نون است. بلدہ است از مضافات دار الخلافہ دہلی راجہ بزبان ہند شاہ را گویند و سید حامد شاہ را راجہ می گفتند بطریق تعظیم بملاحظہ آنکہ آبا کرام ایشاں ریاست دیار مانک پور داشتند. مانک پو شہر است

صحبت ہیں۔ اور پہلے شیخ بیعت ہیں۔ واللہ اعلم پھر شیخ نظام الدین کو اخذ طریقت ہے۔ شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے ان کو خواجہ قطب الدین اوشی سے اُن کو خواجہ معین الدین حسن سنجری سے اُن کو خواجہ عثمانی ہارونی سے ان کو خواجہ حاجی شریف زندنی سے اُن کو خواجہ قطب الدین مودود چشتی*سے ان کو ابو اسحاق شامی سے ان کو شیخ علو دینوری سے ان کو خواجہ ہبیرۃ البصری سے اُنکو خواجہ حذیفہ المرعشی سے اُن کو سلطان ابراہیم بن ادھم بلخی سے اُن کو شیخ فضیل بن عیاض سے اُنکو شیخ عبد الواحد بن زید سے اُن خواجہ حسن بصری سے ان کو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے سیہنہ بکسر سین وسکون تحتنیہ و فتح ہا اور آخر اس کے نون ایک شہر ہے۔ دار الخلافہ دہلی کے مضافات سے راجہ ہندی زبان میں بادشاہ کو کہتے ہیں اور سید حامد شاہ کو راجہ کہتے تھے۔ بطریق تعظیم کے اس لحاظ سے کہ اُنکے آبا کرام مانک پور کی ریاست رکھتے تھے۔ مانک پور ایک شہر ہے پورب میں

*انکو اپنے والد خواجہ ابو احمد چشتی سے

در پورب واودا اکثره مانک پور نیز گویند
اودھ بفتح الف و بفتح واو و سکون دال
ہندیہ کہ اشمام ہا دارد بلدۂ است عظیم
از بلاد پورب سادات بخاریہ قبیلہ است
عظیمہ از اولاد جعفر بن علی بن الرضا رضوان
اللہ علیہم و چوں جد ایشاں سید جلال الدین
چندگاہ در بخارا بودہ است ایشاں را
جلال الدین بخاری مے گفتند و سادات
بخاریہ نسبت است بجلال الدین بخاری
راجو نامی ست ہندی مشتق از راج بمعنی
بادشاہی و قتال بسبب ریاضت نفس مے
گفتند چراغ دہلی لقب شیخ نصیر الدین ست
بسبب آنکہ ایشاں صاحب ارشاد بودند
در دہلی پانی پت شہریست سہ منزلی از
دہلی بجانب لاہور نارنول شہریست از
مضافات دہلی گوالیر شہریست از مضافات
اکبرآباد اوش فرغانہ قصبہ است از توابع
اندجان سنجری بکسر سین و سکون جیم
وکسر رائے معجمہ نسبت بسیستان سیستان
را بزبان عربی سجستان و سنجر گویند و ایں
تعریب است و ابدال سین برا از تغیرات
تعریب است ظاہر نزد فقیر آنست کہ
نام وطن خواجہ عثمان ہرلو است

اسکو کڑا مانک پور بھی کہتے ہیں۔ اودھ بفتح
الف و بفتح واو و سکون دال ہندی ہا سے
ملی ہوئی ایک بڑا شہر ہے پورب میں سادات
بخاریہ ایک قبیلہ ہے۔ بڑا حضرت جعفر
بن علی بن رضا رضوان اللہ علیہم کی اولاد
سے چونکہ ان کے جد سید جلال الدین کچھ
مدت بخارا میں رہے ہیں۔ انکو جلال الدین
بخاری کہتے ہیں۔ اور سادات بخاریہ نسبت
ہے۔ جلال الدین بخاری سے راجو ہندی
نام ہے مشتق راج سے بمعنی بادشاہی
کے اور قتال بسبب نفس کے ریاضت کے
کہتے تھے۔ چراغ دہلی لقب ہے۔ شیخ
نصیر الدین کا اسلئے کہ دہلی میں صاحب
ارشاد تھے۔ پانی پت ایک شہر ہے۔ تین
منزل دہلی سے لاہور کی طرف نارنول
ایک شہر ہے دہلی کے مضافات سے گوالیار
ایک شہر ہے مضافات اکبرآباد سے اوش
فرغانہ ایک قصبہ ہے۔ توابع اندجان سے
سنجری بکسر سین و سکون جیم و کسر رائے
معجمہ نسبت بہ سیستان اور سیستان
کو عربی زبان میں سجستان و سنجر کہتے ہیں اور یہ
تعریب ہے۔ اور بدلنا سین کا رائے تعریب
کی تغیرات سے ہے۔ ہارونی فقیر کے نزدیک

وہاروئی نسبت با دست بخلاف قیاس
مشہور بزبان مردم چشتی است
بکسر جیم فارسیہ ملا عبدالغفور لاری
بفتح جیم فارسیہ ضبط کردہ اند سمعان
بکسر سین مہملہ وسکون میم وعین
مہملہ در شجرات مشائخ چشتیہ
شیخ علو ممشاد دینوری مے نویسند
ومقتضی وے آنست کہ شیخ ممشاد و
شیخ علو یک شخص باشد وظاہر کلام
بعضے آنست کہ در سلسلہ شیخ علو
است وآن غیر شیخ ممشاد ست علو
بکسر عین مہملہ وسکون لام ہبیرہ
بضم ہا وفتح موحدہ وسکون تحتیہ وفتح
رائے مہملہ مرعشی بفتح میم وسکون
رائے مہملہ وفتح عین مہملہ وکسر شین
معجمہ نسبت بمرعش شہریست از
توابع شام وایں فقیر انتساخ کرد کتاب
عزیزیہ را کہ تصنیف شیخ عبدالعزیز است
واشغال واوراد صبح وشام واوراد
مواسم ورقے وعزائم در آنجا مذکور
است از خط ملا محمد شاکر کہ اعظم
فضلائے شہر خود بودند در زمان
خود از سائر فرزندان شیخ عبدالعزیز یاد

خواجہ عثمان کے وطن کا نام ہرنو ہے
اور ہارونی نسبت اُس سے ہے بخلاف
قیاس لوگوں کے زبان میں مشہور چشتی
بکسر جیم فارسی ملا عبدالغفور لاری نے
بفتح جیم فارسی لکھا ہے۔ سمعان بکسر
سین مہملہ وسکون میم وعین مہملہ مشائخ
چشتیہ کے شجروں میں شیخ علو ممشاد
دینوری لکھتے ہیں۔ اور اسکا مقتضی یہ ہے
کہ شیخ ممشاد وشیخ علو ایک شخص ہو اور
بعضوں کے کلام سے ظاہر یہ ہے۔ کہ
اس سلسلہ میں شیخ علو ہے۔ اور وہ
غیر ممشاد ہے۔ علو بکسر عین مہملہ و
سکون لام ہبیرہ بضم ہا وفتح موحدہ
وسکون تحتیہ و فتح رائے مہملہ مرعشی
بفتح میم وسکون رائے مہملہ و فتح عین
مہملہ وکسر شین معجمہ نسبت ہے مرعش
سے کہ ایک شہر ہے توابع شام اور اس
فقیر نے نقل کیا ہے۔ کتاب عزیزیہ کو جو
تصنیف شیخ عبدالعزیز کی ہے اور اشغال
واوراد صبح وشام واوراد مواسم کے اور تعویذ
اور دعائیں اسمیں لکھی ہیں۔ ملا محمد شاکر کے ہاتھ
کی لکھی ہوئی ہے جو اپنے شہر کے بڑے فضلاؤں
میں تھے اپنے زمانہ میں اور سب فرزندوں سے

وکثرت تدریس ممتاز بودند۔ و
مطالعہ کردم عزیزیہ را در نسخہ کہ شیخ
یحییٰ جنیدی بخط خود از شیخ عبدالعزیز
نقل کردہ بود واللہ اعلم وحضرت
والد بزرگوار قدس سرہٗ اجازت آن
ہمہ دادند و انتساخ کردم وکتاب
مفتاح الفیض را کہ تالیف شیخ حسن
طاہر است در علم سلوک و آن کتابے
است۔ نفیس درباب خود از نسخہ
کہ پیش اولاد شاہ محمد خیالی یافتم از
تبرکات اجداد ایشان قال شیخ عبدالعزیز
فی العزیزیہ چون کسی بخواہد کہ کسی را تلقین
ذکر کند باید کہ او را فرماید کہ روزہ دارد
اگر پنجشنبہ باشد اولی ست بعدہٗ او
را دہ بار استغفار و دہ بار درود گویانند
وبگوید ہر عبادتے کہ ہست موقت
است مگر ذکر کہ ہمیشہ شب و روز یاد
حق تعالے فرض عین است کہ العطلۃ
حرام ۔ یک لحظہ ز کوے یار دورے
در مذہب عاشقان حرام است
وحق تعالے مے فرماید یذکرون اللہ قیاما و
قعودا وعلی جنوبہم یعنی یاد کنند حقتعالی
را استادہ ونشستہ و بپہلو غلطیدہ۔ پس

شیخ عبدالعزیز کے کثرت تدریس میں زیادہ
ممتاز تھے۔ اور عزیزیہ کا مطالعہ کیا ہے اُس
نسخہ میں جو شیخ یحییٰ جنیدی نے اپنے ہاتھ
سے شیخ عبدالعزیز کے نسخہ سے نقل کیا ہے
واللہ اعلم۔ اور حضرت والد بزرگوار قدس سرہٗ
نے اس سب کی اجازت دی ہے۔ اور میں نے
لکھا ہے۔ کہ کتاب مفتاح الفیض کو جو تالیف
شیخ حسن طاہر کی ہے۔ علم سلوک میں اور وہ
اس بات میں بہت نفیس کتاب ہے اس نسخہ
سے جو شاہ محمدؒ خیالی کی اولاد کے پاس پایا
میں نے تبرکات اجداد سے اُنکے کہا ہے شیخ
عبدالعزیز نے عزیزیہ میں کہ جب کوئی چاہے
کہ کسی کو ذکر تلقین کرے تو چاہیئے کہ اسکو فرمائے
کہ روزہ رکھے اگر روز پنجشنبہ ہو تو بہت اچھا
ہے۔ اسکے بعد اس سے دس دفعہ استغفار
اور دس دفعہ درود شریف پڑھوائے اور
کہے جو عبادت کہ ہے سب کیواسطے وقت مقرر
ہے۔ مگر ذکر کہ ہمیشہ رات دن یاد حقتعالی فرض
عین ہے۔ کہ العطلۃ حرام یک لحظہ زکوئے
یار دورے ۔ در مذہب عاشقاں حرام است
اور حق تعالے فرماتا ہے۔ یذکرون اللہ قیاما و
قعودا وعلی جنوبہم یعنی اللہ تعالی کا ذکر
کریں۔ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے تو

آدمی ازین سہ حال خالی نیست یا بدل یا بزبان یاد حق لازم ست۔ پس چوں ذکر این چنیں عبادتے وحرفتے کہ اصلا ساقط نمے شود اُستاد باید کہ اورا بیاموزد و گوید کہ دل چپ سینہ است بصورت صنوبر لقاست دو در دارد یکے بالا و دوم پائیں و ہر دو در بستہ شدہ اند برائی کشادن در بالا ذکر جہر می فرمانید و برائی کشادن در پائیں ذکر خفی یا حبس نفس می فرمانید و مثل دل ہمچو آئینہ است کہ زنگار گرفتہ است پس صیقل گر می باید کہ آں را آن ہنر آموزد والا آئینہ را خراب سازد۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکل شئ مصقلۃ و مصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ و با مثال دل ہمچو سنگ آہنی است کہ ازو آتش بدر مے آید۔ پس چوں آہن زون و کشیدن آتش بیاموزد پس آتش بیروں آید والا بشکند۔ ومقصود حاصل نہ شود۔ الغرض از مرشد چارہ نیست چنانچہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ

آدمی ان تین حال سے خالی نہیں یا دل سے یا زبان سے حق کی یاد لازم ہے تو جب ذکر ایسی عبادت اور حرفت ہے کہ ہرگز ساقط نہیں ہوتی اُستاد کو چاہیئے کہ اسکو سکھائے اور بتائے کہ دل سینہ کے بائیں طرف ہے۔ صنوبر کی صورت اور اسکے دو دروازہ ہیں۔ ایک اوپر کو ایک نیچے کو اور دونوں دروازہ بند ہیں اوپر کا دروازہ کھلنے کا ذکر جہر فرماتے ہیں۔ اور نیچے کے دروازہ کھلنے کا ذکر خفی یا حبس نفس فرماتے ہیں۔ اور دل مثال مثل اُس آئینہ کے ہے۔ جیسے زنگ لگ گیا ہے۔ اس کیواسطے صیقل کرنیوالا چاہیئے کہ اسکو وہ سکھائے۔ اور نہیں تو آئینہ خراب ہو جائے گا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکل شئ مصقلۃ و مصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ یا دل کی مثال چقمق کی ہے۔ جس سے آگ نکالتے ہیں۔ تو جب لوہا پتھری پر مارنا سیکھے اور آگ نکالنی سیکھے اور آگ نکلے اور نہیں تو توڑ ڈالے اور مطلب بر نہ آئے۔ غرضیکہ مرشد بغیر گذارہ نہیں چنانچہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے

از حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم سوال کردند کہ یا رسول
اللہ دلنی الی اقرب الطریق الی
اللہ وافضلہا عند اللہ واسہلہا
بعبادہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم علیک بملازمۃ الذکر فی
الخلوۃ فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف
اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم غمض عینیک و
اسمع منی ثلاث مرات فالنبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلاث
مرات وعلی سمیع ثم قال علی کرم اللہ
وجہہ لا الہ الا اللہ ثلاث مرات نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمع ثم لقن علی کرم اللہ
وجہہ الحسن البصری رضی اللہ عنہ حتی
وصل الی یومنا ہذا پس بگوید اورا کہ مربع
بنشیند بطریقے کہ رگ کیماس بگیرد بدو انگشت
یعنی نر انگشت پائے راست و انگشتے کہ برابرے
است زیرا کہ دریں گرفتن دو فائدہ است یکے
نفی خواطر دوم حرارت دل و ایں ہر دو مطلوب
اند و یا ہمچنیں نشیند کہ چنانچہ در نماز می نشیند و خود
پشت بطرف کعبہ کند و اورا پیش خود بنشاند
و بگوید مخرج لا الہ الا اللہ زیر ناف باید و مدد

حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ دلنی الی
اقرب الطریق الی وافضلہا
عند اللہ واسہلہا بعبادہ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیک بملازمۃ
الذکر فی الخلوۃ فقال علی کرم اللہ وجہہ
کیف اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمض عینیک و
اسمع منی ثلاث مرات نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلاث مرات و
علی یسمع ثم قال علی کرم اللہ وجہہ لا الہ
الا اللہ ثلث مرات نبی صلے اللہ علیہ وسلم
یسمع ثم لقن علی کرم اللہ وجہہ الحسن
البصری رضی اللہ عنہ حتی وصل الی یومنا
ھذا پس کہے اسے کہ چار زانو بیٹھے اسطور
کہ رگ کیماس پکڑے دو انگلیوں سے یعنی
دائیں پاؤں کے انگوٹھے اور اسکے برابر کی
انگلی... اسواسطے کہ اسطور پکڑنے میں
دو فائدے ہیں۔ ایک خطروں کی نفی دوسرے
دل کی حرارت اور یہ دونوں مطلوب ہیں۔
اور یا اسطرح بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں
اور خود کعبہ کیطرف پیٹھ کرے اور اسکو اپنے
سامنے بٹھائے اور کہے کہ نکالے زیر ناف

۱ سکھاؤ مجھکو بہت نزدیک اللہ کا راستہ اور بہت افضل اللہ کے نزدیک اور بہت آسان بندوں پر۔ ۱۲

۲ اپنے بندوں کو فرمایا رسول اللہ صلعم نے لازم ملازمت کر تو خلوۃ میں ذکر کی پس کہا علی کرم اللہ وجہہ نے کہ کیونکر ذکر کروں۔ فرمایا بند کر آنکھیں اپنی اور سن مجھ سے تین [illegible] طرح [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ لا الہ الا اللہ کہا اور علی کرم اللہ وجہہ سنتے تھے۔ پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے تین دفعہ کہا۔ اور حضرت سنتے تھے۔ کہا پھر سکھایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے خواجہ حسن بصری کو یہاں تک کہ ہمارے زمانہ تک پہنچا۔ ۱۲

دراز کشد ونفی ماسوا اللہ تعالیٰ کند۔ کہ
نیست ہیچ معبودے ومقصودے و
موجودے مگر حق تعالےٰ مبتدی را ارادہ
عوام بگوید کہ نیست ہیچ معبودے ومتوسط
را ارادۂ خواص بگوید۔ کہ نیست ہیچ
مقصودے ومنتہی را ارادہ اخص الخواص بگوید کہ نیست
ہیچ موجودے بحدیکہ خود رانیز نفی کند وتاکتف
راست برساند کہ آں اشارت می کند کہ غیر حق
تعالیٰ را از دل کشیدیم وپس پشت می اندازیم
بازدم جدید ستدہ الا اللہ را بردل ضرب شدید
کند تا سنگ معنوی شکستہ گردد و وقت
اثبات مطلوب باخود داند بلکہ یافت تصور کند
بلکہ یقین بداند کہ ہمو اثبات می کند وخود را
ازمیان بکشد ؎

یار آمد درمیان ما ازمیان بکشد

اما مقصود کلی آنست کہ فہم معنی کلمہ در دل
البتہ باید تا تحت وعید در نیاید من ذکرنی
بالغفلۃ ذکرتہ باللعنۃ واذا ذکر عبدی
عبثا اھتز عرشی غضبا مطلوب دیگر آنست
کہ صورت مرشد پیش خود تصور کند بعدہٗ ذکر
گوید الرفیق ثم الطریق در حق ایشاں است
وبرائے نفی خواطر اثری تمام دارد بلکہ حضرت
سلطان الموحدین وبرہان العاشقین

سے لا الٰہ الا اللہ مد و دراز کیساتھ اور نفی ماسوائے
اللہ کرے کہ نہیں ہے کوئی معبود و مقصود موجود
مگر حق تعالیٰ مبتدی کو ارادہ عوام بتائے کہ
نہیں ہے۔ کوئی معبود اور متوسط کو ارادہ خاص
کہ نہیں ہے کوئی مقصود اور منتہی کو ارادہ اخص
الخواص کہ نہیں ہے کوئی موجود یہانتک کہ اپنی
بھی نفی کرے اور دائیں مونڈھے تک پہنچائے
اور وہ ارادہ کرے۔ کہ غیر حق تعالیٰ کو میں نے
دل سے نکال دیا۔ اور پس پشت پھینکا۔ پھر دم
نیا لے الا اللہ کی ضرب سخت زور سے دل پر
لگائے۔ کہ بت باطن کا ٹوٹ جائے۔ اور وقت
اثبات کے مطلوب کو اپنے ساتھ جانے۔ بلکہ
پالیا تصور کرے بلکہ یقین جانے کہ وہی اثبات
کرتا ہے۔ اور اپنے تئیں درمیان سے نکالدے ؎

یار آمد درمیان ما ازمیان برخاستیم

مگر مقصود کلی یہ ہے کہ کلمہ کے معنی دل میں ضرور
ہوں تاکہ اُس وعید میں نہ آجائے۔ کہ من ذکرنی
بالغفلۃ ذکرتہ باللعنۃ واذا ذکر عبدی
عبثا اھتز عرشی غضبا اور یہ مطلوب ہے کہ مرشد
کی صورت اپنے سامنے تصور کرے۔ اُسکے بعد
ذکر کرے الرفیق ثم الطریق انہیں کے حق میں
ہے۔ اور نفی خطرات کیلئے بہت اثر رکھتی ہے
بلکہ حضرت سلطان الموحدین وبرہان العاشقین

جو مجھکو غفلت سے یاد کرے میں اسکو لعنت سے یاد کرتا ہوں۔ اور جب میرا بندہ بیہودہ لغو سبب مجھے یاد کرتا ہے۔ تو غضب سے عرش ہل جاتا ہے ۱۲۰

حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین
مخدوم مولانا قاضی خان یوسف ناصحی قدس سرہٗ
العزیز چنین می فرمودند کہ صورت مرشد
کہ ظاہرا دیدہ میشود مشاہدہ حق سبحانہ وتعالیٰ
است در پردہ آب وگل واما صورت مرشد
کہ در خلوت نمودار می شود آں مشاہدہ حق
تعالیٰ است بے پردہ آب وگل کہ ان اللہ[1]
خلق آدم علی صورۃ الرحمان ومن
رأنی فقد رأی الحق در حق او درست شدہ است

شعر

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببین
ذات حق را آشکارا اندر و خندان ببین

و نیز حضرت می فرمودند کہ چہار ہزار پیر طریقت
رضوان اللہ علیہم اجمعین اجماع کردہ اند کہ وصول
حق تعالیٰ بدو چیز می شود یکے ذکر دوم گرسنگی
باز فرمودند کسیکہ ذکر جلی اختیار کند او را
بسیار گرسنگی حاجت نیست بلکہ مقدار ربعی
از شکم خالی دارد و روغن بخورد تا مغز خشک
نشود و خلل دماغ پیدا نیاید و چو از ذکر جلی
فارغ شود یا مانعی پیش آید بذکر خفی
کہ پاس انفاس است مشغول شود و
دوام شغل مبتدی ہم بذکر خفی کہ پاس
انفاس است میسر مے آید و طریق

حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین
مخدوم مولانا قاضی خان یوسف ناصحی قدس اللہ سرہٗ
العزیز یہ ایسا فرماتے تھے۔ کہ صورت مرشد کہ ظاہر
دیکھی جاتی ہے مشاہدہ حق سبحانہ تعالیٰ کا ہے۔
آب و گل کے پردے میں اور جو صورت مرشد کہ
خلوت میں نمودار ہوتی ہے۔ وہ مشاہدہ حق
سبحانہ و تعالیٰ کا ہے بے پردہ آب گل کے
ان[1] اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمان و
من رأنی فقد رأی الحق اسکے حق میں درست ہے

شعر

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببین
ذات حق را آشکارا اندر و خندان ببین

اور یہ بھی فرماتے تھے کہ چار ہزار پیران طریقت
رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع ہے۔ اس پر
کہ وصول حق تعالیٰ کا دو چیز سے ہوتا ہے ایک
ذکر دوسرے بھوکے رہنا پھر فرمایا جو شخص ذکر
جلی کرتا ہے اسکو بھوکے رہنے کی حاجت نہیں
ہے۔ بلکہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور گھی کھائے
کہ مغز خشک نہ ہو جائے۔ اور دماغ میں خلل
نہ آجائے۔ اور جب ذکر جلی سے فارغ ہو، یا
کوئی مانع پیش آئے تو ذکر خفی سے کہ وہ پاس
انفاس ہے مشغول ہو۔ اور دوام شغل مبتدی
کو بھی ذکر خفی سے کہ پاس انفاس ہے۔ میسر

سے ۱ تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم کو رحمن کی صورت پر اور جس شخص نے مجھکو دیکھا حق کو دیکھا۔

سے ۲ جو سانس کہ عمر کا جاتا ہے۔ وہ ایک گوہر ہے۔ کہ اسکی قیمت دونوں جہان کا خزانہ ہے۔ تو اس بات کو مت پسند کر کہ اس خزانہ کو تو برباد کرے۔ اس وقت تو خاک میں خالی ہاتھ اور بے سامان جاویگا ۱۲

او آنست کہ ہر دمی کہ خارج مے شود
لا الٰہ بگوید و ہر دمی کہ داخل می شود
الا اللہ تصور کند و این دم را ربط
بدل است وبسبب آن دل ذاکر میگردد
کہ فردائے قیامت پرسیدہ خواہد شد
کہ دمہا را کجا صرف کردی پس اگر دریاد
حق تعالیٰ صرف کردہ باشد خلاص یابد۔ شعر

ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری است
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا
میپسند کاین خزانہ وہی رایگاں بباد
انگہ روی بخاک تہیدست و بینوا

ابو علی دقاق رحمۃ اللہ مے گوید کہ ذکر منشور
ولائیت است ہر کرا توفیق بر ذکر دادند بدرستیکہ
منشور بدو دادند یعنی بہ تشریف ولائیت انتم
اولیاء حقا مشرف گردانید و از ہر کہ ذکر سلب
کردند۔ بدرستیکہ اورا از مقام ولائیت
معزول کردند این چنین درباب ذکر گفتہ اند
کہ ذکر خدائے تعالیٰ تیغ مریدان است چوں
ہمت بر ہلاک دشمن گمارند یا دفع بلیہ
خواہند و دل برآں گمارند۔ آن دشمن ہلاک
شود و آں بلا دفع شود۔ قال اللہ
تعالے واذکر ربك اذا نسیت یعنی
یاد کن پروردگار خود را وقتیکہ فراموش

ہوتا ہے۔ اور اسکا طریق یہ ہے۔ کہ جو دم
کہ خارج ہو لا الٰہ کہے۔ اور جو دم داخل ہو
الا اللہ تصور کرے۔ اور اُس دم کو دل سے
ربط ہے۔ اور اسکے سبب دل ذاکر ہوجاتا ہے
فردائے قیامت کو پوچھا جائے گا۔ کہ اپنے
دم کہاں صرف کئے تو جو یاد حق تعالے میں
صرف کئے ہونگے خلاصی پائے گا۔ شعر

ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری است
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا
میپسند کاین خزانہ وہی رایگاں بباد
انگہ روی بخاک تہیدست و بینوا

ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔ کہ
ذکر منشور ولائیت ہے جسکو ذکر کی توفیق ملے
اسکو منشور ولائیت مل گیا یعنی خلعت ولائیت
انتم اولیاء حقا سے مشرف ہو گیا اور جس سے
توفیق ذکر کی سلب کرے بیشک اُسے مقام
ولائیت معزول کیا ایسا ذکر کے باب میں
فرمایا ہے۔ کہ ذکر خدائے تعالے مریدوں کی
تیغ ہے۔ جب دشمن کی ہلاکت کی ہمت کریں
یا دفع بلا چاہیں اور اسطرف دل لگائیں دشمن
ہلاک ہوجاوے گا۔ اور دفع بلا ہوجائے گی۔
قال اللہ تعالیٰ واذکر ربك اذا نسیت
یعنی یاد کر اپنے پروردگار کو جس وقت کہ فراموش

کنی نفس خود را و فراموشی نفس در مخالفت اوست باید که نفس خود مخالفت کند کہ سر ہمہ عبادتہائے زیرا کہ ہیچ دشمن قوی تر از و نیست کما قال المشائخ رحمہم اللہ مخالفۃ النفس رأس العبادۃ و موافقۃ النفس اساس الکفر۔

شعر

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن
زانکہ از نفس تو قوی تر ہیچ دشمن دانئیت

از اینجاست کہ بزرگے فرمود صد ہزار رمہ گرگ گرسنہ در رمہ گوسفنداں آں نہ کند کہ یک شیطان کند و صد ہزار شیطان آں نہ کند کہ یک ہمنشین بد کند و صد ہزار ہمنشین بداں نکند کہ یک نفس در تن آدمی زاد کند قال المشائخ رحمہم اللہ النفس ھی الصنم الاکبر۔

ہمبریں معنی بزرگے نیز فرمودہ۔

شعر

تا یک نفس از نفس تو پیداست ہنوز
بر درگہ دل زدیو غوغاست ہنوز

قال اللہ تعالیٰ فاذکرو اللہ ذکراً کثیرا یعنی یاد کنید خدائے عزوجل را یاد کردنی بسیار

کرے تو اپنے نفس کو اور نفس کی فراموشی اسکی مخالفت میں ہے چاہیئے کہ اپنے نفس سے مخالفت کرے کہ سب عبادتوں کی سردار ہے اس واسطے کہ کوئی دشمن اُس سے زیادہ قوی نہیں ہے۔ جیسا فرمایا ہے۔ مشائخ رحمہم اللہ نے مخالفۃ النفس راس العبادۃ و موافقۃ النفس راس الکفر۔ شعر

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن
زانکہ از نفست قوی تر ہیچ دشمن دانئیت

اسی سبب سے ایک بزرگ نے فرمایا ہے۔ کہ سو ہزار بھوکے بھیڑیوں کا ریوڑ بکریوں میں ایسا نقصان نہیں کرتا جیسا کہ ایک شیطان کرتا ہے۔ اور سو ہزار شیطان ایسا نہیں کرتے جیسا کہ ایک بُرا ہمنشین کرتا ہے اور سو ہزار بُرے ہمنشین ایسا نہیں کرتے جیسا ایک نفس آدمی کے جسم میں قال المشائخ رحمہم اللہ النفس ھی الصنم الاکبر۔ اسی معنی میں کسی بزرگ نے بھی فرمایا ہے

شعر

تا یک نفس از نفس تو پیداست ہنوز
بر درگہ دل زدیو غوغاست ہنوز

فرمایا اللہ تعالیٰ نے فاذکرو اللہ ذکراً کثیرا یعنی اللہ کو یاد کرو یاد کرنا بہت پس ذکر

[1] نفس کی مخالفت عبادت کا سر ہے اور نفس کی موافقت کفر کی بنیاد ہے۔

[2] اگر تو اچھی زندگی چاہتا ہے تو نفس کی گردن مار کیونکہ تجھکو دشمن رکھنے والا نفس سے زیادہ اور کوئی نہیں ہے۔

-۱۲- [3] مشائخ رحمہم اللہ علیہم نے کہا ہے کہ نفس بڑا بت ہے -۱۲-

[4] جب تک تیرے نفس سے ایک سانس بھی باقی ہے دل کی درگاہ پر دیو سے ایک غوغا ہے۔ -۱۲-

پس یکے از خصائص ذکر آنست کہ ہیچ
وقتے منع نیست بلکہ ہمہ اوقات ماجور
است نقل است از حضرت بندگی شیخ
عبداللہ قدس سرہ العزیز کہ مرا فرمودند کہ پیر
دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین حاجی
قدس سرہ العزیز می گفتند کہ اوائل ذکر جہر
دوازدہ سال گفتم از شام تا صبح واز صبح تا
شام فائدہ کہ در ذکر یافتم در ہیچ عبادت
نیافتم چوں ختم قرآن میکردم کمتر از سہ
ختم نمے کردم وچوں نماز می گذارم کمتر از
ہزار رکعت نہ گذاردم وچوں دعوت اسماء
میکردم کمتر از لک بار نخواندم فاما ثمرہ کہ
در ذکر دیدم در ہیچ ازینہا ندیدم ومی باید
کہ ذاکر از گناہاں توبہ کند تا بزبان ودل
آلودہ نام حق تعالےٰ نہ گیرد۔ زیراکہ وحی
کردہ شد۔ ماسوائے موسیٰ کہ بگو گنہگاراں
امت خود راکہ یاد نہ کنید شما مرا بہ
آلودگی پس بدرستیکہ من سوگند
خوردہ ام بر ذات خود بدرستیکہ کسے کہ یاد
کند مرا بہ غفلت یاد کنم من او را بہ لعنت
پس چوں گنہگاراں یاد کنند مرا بہ غفلت
من یاد کنم ایشاں را بہ لعنت ایں وعید
است در حق گنہگاری کہ غافل نباشد

کے خصائص میں سے ہے یہ بھی کسی وقت منع
نہیں بلکہ سب وقت ثواب پاتا ہے۔ نقل ہے
حضرت بندگی شیخ عبداللہ قدس سرہ العزیز
سے کہ مجھ سے فرمایا پیر دستگیر بندگی حضرت
شیخ قطب الدین حاجی قدس سرہ العزیز فرماتے
تھے کہ ذکر جہر بارہ برس صبح سے شام تک اور
شام سے صبح تک کیا میں نے جو فائدہ ذکر میں
میں پایا وہ کسی عبادت میں نہیں پایا جب میں
ختم قرآن شریف کرتا تھا۔ تو تین سے کم نہ کرتا تھا
اور نماز پڑھتا تھا۔ ہزار رکعت سے کم نہیں پڑھتا
تھا اور جب دعوت اسماء کرتا تھا۔ تو ایک لاکھ
بار سے کم نہ کرتا تھا۔ مگر جو ثمرہ اور فائدہ ذکر
میں دیکھا ایسا انمیں کسی میں نہ دیکھا۔ اور چاہیئے
کہ ذاکر گناہوں سے توبہ کرے تاکہ زبان اور
دل آلودہ سے حق تعالےٰ کا نام نہ لے اس
لئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی گئی
کہ اپنی امت کے گنہگاروں سے کہو کہ مجھے
آلودگی سے نہ یاد کریں۔ میں نے اپنی ذات
کی قسم کھائی ہے۔ تحقیق جو مجھے غفلت سے
یاد کرے میں اسکو لعنت سے یاد کردوں
تو جو گنہگار مجھے غفلت سے یاد کرینگے میں
انکو لعنت سے یاد کروں گا۔ یہ وعید ہے
اُن گنہگاروں کے حق میں جو غافل نہیں تو

پس چگونہ حال باشد چوں جمع شود غفلت و عصیان کذا فی احیاء العلوم گفت ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ روزے مرا یاران خود را باقی ماندم امشب تا صبح کوشش کردم آنکہ لا الہ الا اللہ بگویم پس قدرت نیافتم بدو گفتہ شد چرا گفت بایزید یاد کردم کلمہ کہ گفتہ بودم در کودکے یاد آمد مرا وحشت آں پس منع کرد مرا از قول لا الہ الا اللہ و چہ عجب تر است از کسیکہ یاد میکند اللہ تعالیٰ را و حال آنکہ او موصوف باشد بچیزے از صفات بشریہ کذا فی العوارف

شعر

ہزار بار بشستم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

بعدہٗ مراقبہ فرمایند بگوید کہ مراقبہ مشتق از رقیب است معنی رقیب نگہبان است یعنی پاسبانے دل کند۔ غیر حق را در دل جائے ندہد۔ رباعی

پاسبان دل شو اندر کل حال
تا نیابد ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را دزد دال
ایں ریاضت سالکاں را فرض داں

کیا حال ہوگا ان کا جو غافل بھی ہوں اور گناہگار بھی ہوں کذا فی احیاء العلوم ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روز اپنے یاروں سے کہا کہ آج شب کو مَیں نے صبح تک کوشش کی کہ لا الہ الا اللہ کہوں مَیں مگر مجھے قدرت نہ ہوئی۔ یاروں نے کہا کیوں کہا میں نے لڑکپن میں تو ایک کلمہ کہا تھا وہ یاد آگیا اُس سے وحشت ہوئی اور اُسنے نہ کہنے دیا لا الہ الا اللہ اور کیا تعجب ہے اس شخص سے جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور حالانکہ موصوف ہو کسی صفات بشریہ سے کذا فی العوارف

شعر

ہزار بار بشستم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

بعدہٗ اسے مراقبہ فرمائیں اُس سے کہیں کہ مراقبہ مشتق رقیب سے ہے۔ رقیب کے معنی نگہبان ہے۔ یعنی دل کی پاسبانی کرے کہ دل میں غیر حق کو جائے نہ دے۔ رباعی

پاسبان دل شو اندر کل حال
تا نیابد ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را دزد دال
ایں ریاضت سالکاں را فرض داں

ہر حال میں تو دل کا نگہبان رہ تاکہ کوئی چور وہاں مجال نہ پاوے۔ خدا کے غیر کے ہر خیال کو چور خیال کر۔ سالکوں کیواسطے اس ریاضت کو فرض جان۔ ۱۲

پس بدل اندیشد اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی ہمیشہ حق تعالےٰ را با خود وخود را با حق تعالےٰ داند جدائی از خدا محال ست قال اللہ تعالیٰ وفی انفسکم افلا تبصرون یعنی در دلہائے شماست پس چرا نمی بیند چہ حق تعالےٰ لطیف مطلق است۔ ہر چند لطافت بیشتر احاطت بیشتر قال اللہ تعالیٰ الا انہ بکل شئی محیط یعنی دانا و آگاہ باش بدرستیکہ آں حق تعالیٰ ہر شئے محیط است چنانچہ احاطت روح با جسد کہ ہیچ جزوے از اجزائے جد نیست کہ روح باآں نیست باآں ہم نہ متصل است نہ منفصل نہ خارج است و نہ داخل

فائدہ چوں خواہد کہ اربعین بنشیند مے باید کہ چوں پائے راست درون حجرہ بنہد تعوذ و تسمیہ بگوید و قل اعوذ برب الناس سہ بار بخواند پس پائے چپ درون حجرہ نہد و بگوید انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ کن لی کما کنت لمحمد علیہ السلام وارزقنی محبتك اللھم ارزقنی حبك فی شغفی واجذبنی بجلالك و جمالك واجعلنی من المخلصین

پس دل میں خیال کرے اللہ حاضر ہے اللہ ناظر ہے اللہ شاہد ہے اللہ ساتھی ہے۔ ہمیشہ حق تعالیٰ کو ساتھ اپنے اور اپنے تئیں ساتھ حق تعالیٰ کے جانے۔ جدائی خدا سے محال ہے۔ کہا اللہ تعالےٰ نے وفی انفسکم افلا تبصرون یعنی تمہارے دلوں میں ہے۔ کیوں نہیں دیکھتے اسلئے کہ حق تعالیٰ لطیف مطلق ہے جسقدر لطافت زیادہ اسی قدر احاطت زیادہ۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا الا انہ بکل شئی محیط یعنی آگاہ ہو کہ تحقیق حق تعالیٰ ہر شئے کا محیط ہے۔ جیسے روح کا احاطہ جسم کے ساتھ ہے کہ جسم کا کوئی جزو ایسا نہیں کہ روح ساتھ اسکے نہیں ہے۔ باوجود اسکے نہ متصل ہی نہ منفصل ہے۔ نہ خارج ہی نہ داخل ہے۔

فائدہ جب چاہے چلہ میں بیٹھے تو چاہئے کہ پہلے دایاں پاؤں حجرہ میں رکھے۔ آعوذ اور بسم اللہ پڑھے۔ اور قل اعوذ برب الناس تین دفعہ پڑھے۔ پھر بایاں پاؤں حجرہ میں رکھے۔ اور کہے انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ کن لی کما کنت لمحمد علیہ الصلوٰۃ والسلام وارزقنی محبتك اللھم ارزقنی حبك فی شغفی واجذبنی بجلالك وجمالك واجعلنی من

اللهم امح نفسی بجذبات ذاتك
یا انیس من لا انیس له رب لا
تذرنی فردا وانت خیر الوارثین
پس در مصلی بایستد مستقبل قبله بست و یک
بار انی وجهت وجهی للذی فطر السموات
والارض حنیفا وما انا من المشرکین
بخواند پس دو رکعت نماز اجلال الله
تعالی بگزارد۔ در رکعت اول بعد از فاتحه
آیۃ الکرسی و در رکعت دوم آمن الرسول
تا آخر بخواند بعد فراغ سر بسجده نهد و این
دعا بخواند اللهم کن لی انیسا فی خلوتی
و معینا فی وحدتی اللهم اجعل خلوتی
هذه موجبة المشاهدتك ووفقنی
لما تحب و ترضی اللهم اعوذ بك
من سخطك واسألك رضاك اللهم
جنبنی ان اعبد الهوی اللهم اکشف
الغطاء عن عینی وارفع الغین عن
قلبی حتی اشاهد جمال لا اله الا الله
پس دوگانه هائے مذکورین بگزارد و یک
دوگانه بروح مادر و پدر گر وفات یافته
باشند والا سلامتی ایشان بگزارد و چهار
رکعت بیک سلام نیز بگزارد و در هر
یکے رکعت بعد از فاتحه پنجاه بار

المخلصین اللهم امح نفسی بجذبات
ذاتك یا انیس من لا انیس له رب لا
تذرنی فردا وانت خیر الوارثین
پھر مصلی پر قبلہ رو کھڑا ہو اور اکیس ۲۱ بار پڑھے
انی وجهت وجهی للذی فطر السموات
والارض حنیفا وما انا من المشرکین
پھر دو رکعت نماز اجلال اللہ تعالی پڑھے
پہلی رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی اور
دوسری میں الحمد کے بعد امن الرسول آخر
سورۃ تک بعد فراغ سجدے میں جائے
اور یہ دعا پڑھے اللهم کن لی انیسا فی
خلوتی و معینا فی وحدتی اللهم اجعل
خلوتی هذه موجبة المشاهدتك
ووفقنی لما تحب و ترضی اللهم اعوذ بك
من سخطك واسألك رضاك اللهم
جنبنی ان اعبد الهوی اللهم اکشف
الغطاء عن عینی وارفع الغین عن
قلبی حتی اشاهد جمال لا اله الا الله
پھر دوگانہ جن کا ذکر ہو چکا ہے پڑھے
اور ایک دوگانہ ماں باپ کی روح کو اگر
وفات پا گئے ہوں پڑھے اور نہیں تو انکی
سلامتی کیواسطے پڑھے اور چار رکعت
ایک سلام سے اور پڑھے ہر رکعت

سورۂ اخلاص و پنجگان بار معوذتین تا در پناہ حق تعالے محفوظ ماند و یا لصد بار یا فتاح بگوید۔ بعدہ در ذکر نفی و اثبات با ارادہ خاص الخاص یعنی لاموجود مشغول شود و گاہ بذکر اسم ذات با ملاحظہ و مفہوم ملاحظہ و واسطہ مشغول ماند و چنانچہ یک لحظہ از ذکر نفی و اثبات خالی نماند یحدیکہ در حال وضو و اکل در تصور آں باشد مہتر موسیٰ علیہ السلام عزت جل جلالہ، مناجات کرد کہ الٰہی ہمہ اوقات یاد کردن مے توانم۔ مگر دو وقت در پائیخانہ دوم حالت جنابت فرمان شد اذکرنی فی کل حال یعنی یاد کن مرا در ہر حالیۓ پس درین وقت ہم از تصور خالی نباشد کما قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا کان النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یذکر اللہ علی کل حال احیان یعنی ذکر بر دو نوع است یکے بدل دوم بزبان اول اعلےٰ است و ہمیں مراد ست بحدیث و قولہ تعالےٰ اذکروا اللہ ذکرا کثیرا و آں است کہ فراموش نہ کنند

میں بعد سورۃ فاتحہ کے پچاس بار سورۃ اخلاص اور پانچ پانچ دفعہ معوذتین پڑھے تاکہ خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہے۔ اور یا فتسو بار یا فتاح کہے بعدہ ذکر نفی اثبات ساتھ ارادہ خاص الخاص یعنے لاموجود کے مشغول ہو۔ اور کبھی ذکر اسم ذات کرے ساتھ ملاحظہ اور مفہوم ملاحظہ کے اور واسطے کے مشغول رہے۔ چنانچہ ایک لحظہ ذکر نفی و اثبات سے خالی نہ رہے یہانتک وضو کیوقت اور کھانے کیوقت اُسکے تصور میں رہے مہتر موسیٰ علیہ السلام نے حضرت جل جلالہ میں مناجات کی کہ الٰہی میں سب وقت تجھکو یاد کر سکتا ہوں۔ مگر دو وقت ایک تو پاخانہ کے وقت اور ایک جب غسل کی حاجت ہو حکم ہوا اذکرنی فی کل حال یعنی مجھے یاد کر ہر حال میں تو اسوقت بھی تصور سے خالی نہ ہو جیسا فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یذکر اللہ علی کل حال احیان یعنی ذکر دو قسم سے ہے۔ ایک دل سے دوسرا زبان سے اور پہلا اعلیٰ ہے اور حدیث شریف میں بھی اسی سے مراد ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے اذکروا اللہ ذکرا کثیرا اور وہ یہ ہے

خدائے تعالیٰ را در ہیچ جائے وبود مر نبی را صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نصیبے کامل ازیں دو نوع مگر در حالت جنابت و دخول خدا پس بدانستی کہ آنحضرت اقتصار مے کرد۔ در آں دوال بنوع آنکہ نیست اثر در آں مر جنابت را یعنی بدل یاد مے کرد وہم از جہت وقتیکہ بیروں مے آمدی از خلاء مے گفتی غفرانك پس حالت خلا ہمیں فکر و خیال شکستگی خود و یا کی حق تعالےٰ کافی ست داین عین ذکر ست بدانکہ ذکر برائے کشف قبور اول چوں بمقبرہ در آید دوگانہ بروح آں بزرگوار ادا کند اگر سورۂ فتح یاد باشد در اول رکعت بخواند و در دوم اخلاص والا نہ در ہر دو رکعت پنج پنج بار اخلاص بخواند و بعدہٗ قبلہ را پشت دادہ بنشنید و یک بار آیۃ الکرسی و بعضے سورتہا کہ در وقت زیارت می خوانند چنانچہ سورۂ ملک وغیر ذالک بعدہٗ قل گوید پس از فاتحہ یازدہ بار سورہ اخلاص بخواند و ختم کند و تکبیر بخواند و بعدہٗ ہفت کرت طواف کند و در آں تکبیر بخواند و آغاز از راست بکند بعدہٗ طرف پایاں رخسارہ نہد و بیاید نزدیک روئے میت بنشیند و بگوید یا رب لبست و یک بار و بعدہٗ

ذکر اسم برائے کشف قبور

طواف

کہ فراموش نہ کرے خدا تعالیٰ کو کسی جائے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دونوں قسم میں کمال تھا مگر حالت جنابت اور داخل ہونے بیت الخلا کے سو جان لیا تم نے کہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک قسم پر اختصار کرتے تھے ایسی قسم پر جسمیں جنابت کو دخل ہی نہیں یعنی ذکر دل اور اسی سبب سے بیت الخلا سے باہر آتے تو فرماتے غفرانك پس حالت خلا میں یہی فکر و خیال کہ شکستگی و آسودگی اپنی اور پاکی حق تعالیٰ کے کافی ہے اور یہ عین ذکر ہے۔ ذکر کشف قبور جان کہ ذکر کشف قبور کیواسطے اول جب مقبرہ میں آئے دوگانہ ان بزرگ کی روح کیواسطے پڑھے اگر سورہ فتح یاد ہو پہلی رکعت میں پڑھے اور دوسری میں سورہ اخلاص اور نہیں تو ہر رکعت میں پانچ پانچ بار اخلاص پڑھے اور پھر قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھے اور ایک بار آیۃ الکرسی اور بعضی سورتیں جو زیارت کیوقت پڑھتے ہیں جیسے سورہ ملک اور اسکے سوا بعدہٗ قل کہے بعد فاتحہ کے گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے اور ختم کرے اور تکبیر کہے بعدہ سات دفعہ طواف کرے اور اسمیں تکبیر پڑھے اور شروع دائیں طرف سے کرے اور پھر پاؤں کی طرف رخسارہ رکھے اور نزدیک میت کے منہ کے بیٹھے اور کہے یا رب اکیس دفعہ بعدہٗ

ذکر طریقہ ختم خواجگان چشت قدس اللہ اسرارہم

اول طرف آسمان بگوید یا دوح و در دل ضرب کند یا روح الروح مادام کہ انشراح یابد این ذکر بکند انشاء اللہ تعالیٰ کشف قبور وکشف ارواح حاصل آید و اما طریق ختم خواجگان چشت قدس اللہ اسرارہم کہ از بعض اولاد شیخ نظام الدین نارنولی رسیدہ آنست کہ چوں مہمے پیش آید مرد بانت وضو کردہ صف زدہ رو بقبلہ بنشیند اول دہ مرتبہ درود بخواند بعد ازاں سیصد و شصت بار این دعا لا ملجاو لا منجی من اللہ الا الیہ بخواند۔ پس ازاں سیصد و شصت مرتبہ سورہ الم نشرح خوانند پس باز دعا مذکور سیصد و شصت بار بخوانند پس دہ مرتبہ درود بخواند ختم تمام کنند و یرا قدرے شیرینی فاتحہ بنام خواجگان چشت عموماً بخوانند و حاجت از خدا تعالےٰ سوال نمایند ہمیں طور ہر روز بخواند باشد انشاء اللہ تعالیٰ در ایام معدود مقصود بحصول انجامد اما طریقہ سہروردیہ در دیار ہندوستان از جہت مخدوم بہاؤ الدین ذکریہ شائع شدہ وخراسان از جہت شیخ نجیب الدین بزغش و این فقیر را بہر یکے ازیں شعبہا ارتباط واقع است پس ارتباط این فقیر با والد خود است شیخ عبد الرحیم

اول طرف آسمان کے کہے۔ یا دوح اور دل میں ضرب کرے یا روح الروح جب تک کہ انشراح پائے یہ ذکر کرے انشاء اللہ تعالےٰ کشف قبور وکشف ارواح حاصل ہوگا۔ اور طریقہ ختم خواجگان چشت قدس اللہ اسرارہم کہ بعض اولاد شیخ نظام الدین نارنولی سے اسطرح پہنچا ہے کہ جب کوئی حاجت پیش آئے وضو کرے رو بقبلہ بیٹھے اول دس مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اسکے بعد تین سو ساٹھ باریہ دعا پڑھے۔ لا ملجاو لا منجی من اللہ الا الیہ بعد اسکے تین سو ساٹھ بار الم نشرح پڑھے پھر تین سو ساٹھ دفعہ وہی دعا مذکور پڑھے۔ پھر دس دفعہ درود شریف پڑھے اور ختم تمام کرے اور تھوڑی شیرینی پہ فاتحہ عام خواجگانِ چشت کے نام سے پڑھے اور اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے عرض کرے اسی طرح روز کرے انشاء اللہ چند یوم میں مقصد حاصل ہوگا۔

بیان طریقہ سہروردیہ۔ یہ طریقہ ملک ہندوستان میں مخدوم بہاؤ الدین ذکریہ کی جہت سے شائع ہوا ہے۔ اور خراسان میں شیخ نجیب الدین بزغش کی جہت سے اور اس فقیر کو ان دونوں شعبوں سے ارتباط ہے پس ارتباط اس فقیر کو اپنے والد شیخ عبد الرحیم قدس سرہ

[illegible]

قدس اللہ سرہ عن الشیخ عظمت اللہ
الاکبر آبادی عن ابیہ عن جدہ عن
الشیخ عبد العزیز عن السید عبد الوہاب
البخاری عن السید صدر الدین راجو
قتال عن اخیہ السید جلال الدین
مخدوم جہانیاں عن الشیخ رکن الدین
ابی الفتح عن ابیہ الشیخ صدر الدین
عن ابیہ الشیخ بہاؤ الدین زکریا عن
الشیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی
والیضاً ایں فقیر خرقہ از دست ابوطاہر
مدنی پوشیدہ عن ابیہ عن الشیخ احمد
القشاشی عن الشیخ احمد الشناوی عن
ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد الوہاب
الشعراوی وھو لبسہا من ید شیخ الاسلام
زکریا بن محمد الانصاری وارخی لہ
العذبیۃ بلباسہ لہا من ید الشہاب احمد
من الفقیہ علی ابن محمد الدمیاطی
الشہیر بالزلبانی بلباسہ من ید الزین
بن ابی بکر بن محمد الخوافی صاحب
الوصایا القدسیۃ بلباسہ لہا من ید الشیخ
نور الدین عبد الرحمان المصری بلباسہ لہا من
ید الشیخ جمال الدین یوسف الکورانی بلباسہ لہا
من الشیخین حسام الدین التمشیری ونجم الدین

سے انکو شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی سے
ان کو اپنے والد سے انکو اپنے دادا شیخ عبد العزیز
سے انکو سید عبد الوہاب بخاری سے انکو سید
صدر الدین راجو قتال سے انکو اپنے بھائی سید
جلال الدین مخدوم جہانیاں سے انکو شیخ
رکن الدین ابو الفتح سے اُن کو اپنے والد شیخ
صدر الدین سے ان کو اپنے والد شیخ بہاؤ الدین
زکریا سے انکو شیخ الشیوخ شہاب الدین
سہروردی سے اور ایضاً اس فقیر نے خرقہ
شیخ ابوطاہر مدنی کے ہاتھ سے پہنا ہے،
انہوں نے شیخ احمد قشاشی سے انہوں نے شیخ
احمد شناوی سے انہوں نے اپنے والد انکے
دادا شیخ عبد الوہاب شعراوی سے اور انہوں
نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ الاسلام زکریا بن
محمد انصاری کے وارخی لہ العذبیۃ بلباسہ
لہا شہاب احمد کے ہاتھ سے فقیہ علی بن محمد
دمیاطی عرف زلبانی سے انہوں ہاتھ سے
ابوبکر بن محمد خوانی صاحب وصایا القدسیہ
کے انہوں نے ہاتھ سے شیخ نور الدین عبد الرحمن
مصری سے اُنہوں نے شیخ جمال الدین یوسف
کورانی کے اُنہوں نے شیخ حسام الدین شمشیری
اور نجم الدین اصفہانی کے ہاتھ سے اُنہوں نے
شیخ نور الدین عبد الصمد طنزی کے اُنہوں نے

الاصفہانی بلباسہما عن الشیخ نورالدین
عبدالصمد النطنزی بلباسہ لہا عن الشیخ
نجیب الدین علی بن بزغش بلباسہ لہما من
العارف باللہ الشیخ شہاب الدین عمر السہروردی
روح اللہ روحہ وارواحہم ورحمنا بہم فقد
حصل لہا وجہ ثالث فی الخرقۃ السہروردیۃ
واللہ اعلم والشیخ عارف باللہ الشیخ
شہاب الدین عمر السہروردی لہ جہتان
احدہما انہ لبس الخرقۃ عن عمہ القاضی
وجیہ الدین عمر بن محمد المعروف بعمویہ
بلباسہ لہا من والدہ المعمر محمد عمویہ
بن عبداللہ سعد ومن الشیخ اخی فرج
الزنجانی ید احدہما مشارکۃ الاخر
بلباس ابیہ من الشیخ احمد الاسود
الدینوری بلباسہ من الممشاد الدینوری
وبلباس اخو الفرج الزنجانی لہا عن
ابی العباس النہاوندی بلباسہ من ابی
عبداللہ محمد بن حنیف الشیرازی بلباسہ من
ابی محمد رویم بن احمد البغدادی بلباسہما اعنی
ممشاد ورویم من السید الطائفہ ابی القاسم
الجنید البغدادی والثانیۃ انہ اخذ التلقین
عن عمہ ابی نجیب السہروردی عن الشیخ احمد
الغزالی عن الشیخ ابی بکر النساج عن

شیخ نجیب الدین علی بن بزغش سے
انہوں نے عارف باللہ شیخ شہاب عمر
سہروردی روح اللہ روحہ وارواحہم
ورحمنا بہم پس تحقیق حاصل ہونے
خرقہ سہروردیہ کی تیسری وجہ واللہ اعلم
اور شیخ عارف باللہ شیخ شہاب الدین
عمر سہروردی کے لئے دو جہتیں ہیں۔
ایک تو اُنہوں نے پہنا خرقہ اپنے چچا
قاضی وجیہ الدین عمر بن محمد عرف عمویہ سے
اُنہوں نے اپنے والد معمر محمد عمویہ بن عبداللہ
سعد سے اور شیخ اخی فرج زنجانی دونوں
کے ہاتھ مشارکت میں انہوں نے اپنے والد
شیخ احمد اسود دینوری سے انہوں نے
ممشاد دینوری سے اور اخو الفرج زنجانی
سے انہوں نے ابو العباس نہاوندی سے
انہوں نے ابو عبداللہ محمد بن حنیف شیرازی
سے انہوں نے ابو محمد رویم بن احمد بغدادی
سے اور ممشاد اور رویم نے سید
الطائفہ القاسم جنید بغدادی سے اور دوسری
جہت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی
کی یہ ہے۔ کہ انہوں نے تلقین پائی۔
اپنے چچا ابو نجیب سہروردی سے انہوں
نے شیخ احمد غزالی سے اُنہوں نے

الشیخ ابی القاسم الکرگانی عن الشیخ ابی العثمان المغربی عن ابی علی الکاتب عن ابی علی الرودباری عن ابی القاسم الجنید البغدادی فی النفحات نقلا عن الفرغانی شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی نسبت خرقہ را ابوالقاسم جنید پیش اثبات نکردہ است و از جنید تا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بصحبت نسبت دادہ است نہ بخرقہ اما شیخ مجد الدین بغدادی در کتاب تحفۃ البررہ آوردہ است۔ کہ نسبت خرقہ ہا متصل است بہ پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بحدیث درست متصل مفیض انتہیٰ اقول والحق ما قالہ السہروردی و ایں فقیر اوراد و اشغال و اعمال طریقہ سہروردیہ اخذ کردہ در ضمن عوارف المعارف عن الشیخ ابی طاھر عن ابیہ الشیخ ابراھیم الکردی عن احمد القشاشی عن احمد الشناوی عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبدالوھاب الشعراوی عن الزین ذکریا عن الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی عن ابی الحسن بن ابی المجد الدمشقی عن التقی سلیمان بن

شیخ ابوبکر نساج سے انہوں نے شیخ ابوالقاسم کرگانی سے اُنہوں نے شیخ ابوعثمان مغربی سے انہوں نے ابوعلی کاتب سے انہوں نے ابوعلی رود باری سے انہوں نے ابوالقاسم جنید بغدادی سے نفحات میں فرغانی سے نقل ہے کہ شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی نے نسبت خرقہ ابوالقاسم جنید تک کی ہی آگے نہیں کی اور جنید سے مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک صحبت سے نسبت دی ہے خرقہ سے نہیں دی مگر شیخ مجد الدین بغدادی نے کتاب تحفۃ البررہ میں لکھا ہے کہ نسبت خرقہ متصل ہے پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث درست متصل مفیض سے انتہیٰ میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو سہروردی نے کہا ہے۔ اور اس فقیر نے ورد و وظیفہ و شغل و اعمال طریقہ سہروردیہ کے اخذ کئے ضمن میں عوارف المعارف کے شیخ ابوطاہر سے انہوں نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے انہوں نے احمد قشاشی سے اُنہوں نے احمد شناوی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اُنکے دادا سے انہوں نے شیخ عبدالوہاب شعراوی سے اُنہوں نے زین زکریا سے انہوں نے حافظ شہاب الدین احمد

حمزۃ المقدسی عن الشیخ القدوۃ الشیخ شہاب الدین عمر السہروردی در ضمن وصایائے قدسیہ رسالہ شیخ زین الخوافی بالسند المذکور الی شیخ زین الدین دمیاط بکسر الدال المہملۃ وقیل بکسر الذال المعجمۃ وسکون المیم وتخفیف التحتیۃ بلد مشہور مصر کوران بضم الکاف العجمیۃ قبیلۃ من الاکراد نطنزی بفتح نون وطائے مہملۃ وسکون نون وکسر زائے معجمہ بزغش بضم بائے موحدہ وسکون زائے معجمہ وضم غین معجمہ وشین معجمہ بضم غین مہملہ وضم امیم مشددہ وسکون داد و تشدید یائے تحتیہ کذا قال ملا عبد الغفور و فیہ نظر بل الظاہر تخفیف الیاء التحتیہ مثل راہویہ مدویہ وغیرہما اخی فرج بفتح فاو فتح را مہملہ وجیم زنجانی بفتح زائے معجمہ وسکون نون و فتح جیم والف و نون مکسورہ یائے نسبت و نفحات ابوالعباس نہاوندی را شاگرد جعفر خلدی گفتہ است و دی شاگرد جنید بغدادی است خلد بضم الخاء محلہ بغداد قال الشیخ زین الدین الخوافی فی کتاب الوصایا القدسی ومنہا انھم یوزعون

بن حجر عسقلانی سے انہوں نے ابوالحسن بن ابو المجد دمشقی سے انہوں نے تقی سلیمان بن حمزہ مقدسی سے انہوں نے شیخ پیشوا شیخ شہاب الدین عمر سہروردی سے اور وصایا قدسیہ کے ضمن میں رسالہ شیخ زین خوانی کا سند مذکور سے شیخ زین الدین تک دمیاط بکسر دال مہملہ اور بعضوں نے کہا ذال معجمہ اور سکون میم اور تخفیف یائے تحتیہ ایک شہر مشہور ہے۔ گوران بفتح کاف عجمیہ ایک قبیلہ ہے کردوں میں سے نطنزی بفتح نون وطائے مہملہ وسکون وکسر زائے معجمہ بزغش بضم بائے موحدہ وسکون زائے معجمہ وضم غین معجمہ وشین معجمہ عمومیہ بضم غین مہملہ وضم میم مشددہ وسکون واو وتشدید یائے تحتیہ ایسا کہا ہے۔ ملا عبد الغفور نے اور اس میں کلام ہے بلکہ ظاہر تخفیف یائے تحتیہ کی ہے۔ مانند راہویہ مدویہ وغیرہما کے اخی فرج بفتح فا و فتح را مہملہ وجیم زنجانی بفتح زائے معجمہ وسکون نون و فتح جیم والف و نون مکسورہ و یائے نسبت اور نفحات میں ابوالعباس نہاوندی کو شاگرد جعفر خلدی کا لکھا ہے۔ اور وہ شاگرد جنید بغدادی کے ہیں۔ خلد بضم خائے معجمہ ایک محلہ ہے بغداد میں کہا ہے شیخ زین الدین خوانی نے کتاب وصایا

ےلہ یا الٰہی مجھکو صبح ہوئی میں گواہ کرتا ہوں تجھکو اور گواہ کرتا ہوں تیرے حاملان عرش کو اور تیرے ملائکہ کو اور تیرے انبیاء کو اور رسولوں کو اور تیری تمام خلقت کو اس بات کا کہ تو اللہ ہے کوئی معبود حق تیرے سوا نہیں تو یگانہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور اس بات کا کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں الٰہی میں نے صبح کی بجھے قدرت نہیں کہ جسکو برا جانوں اسکو دفع کردوں اور نہ میں مالک ہوں نفع کا جسکی امید کروں اور میرا ام میرے غیر کے ہاتھ ہے۔ اور مجھے صبح ہوئی اس حال میں کہ میں عملوں میں رہن ہوں۔ کوئی مجھ سے زیادہ محتاج نہیں ۱۲۔

الاوقات ویصرفون کل وقت بما
ھوالائق بہ فاذا اطلع الصبح الصادق
ینبغی ان یجددوا الشہادۃ ویقولوا
اللھم انی اصبحت اشھدک و
اشھد حملۃ عرشک وملائکتک
وانبیائک ورسلک وجمیع خلقک
بانک انت لاالہ الاانت وحدک
لاشریک لک وان محمدا عبدک و
رسولک اللھم انی اصبحت لااستطیع
دفع مااکرہ ولااملک نفع ماارجو
اصبح الامر بید غیری واصبحت
مرتھنا بعملی فلا فقیرا افقر منی
اللھم لاتشمت بی عدوی ولاتسوء بی صدیقی
ولاتجعل مصیبتی فی دینی ودنیائی ولاتجعل
الدنیا اکبر ھمی ولامبلغ علمی ولاتسلط علی من
لایرحمنی اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وسلم
ثم یقول اللھم مااصبح بی من نعمۃ اوباحد
من خلقک فمنک وحدک لاشریک لک
فلک الحمد ولک الشکر ثلاث مرات ثم

قدسی ہیں ومنھا العصم یعنی وہ اپنے اوقات
کو ضبط کرتے ہیں ۔ اور صرف کرتے ہیں ۔ ہر
وقت اپنا جو اس وقت کے لائق ہو جب صبح
صادق طلوع ہوتی ہے ۔ چاہیئے کہ تجدید کرے
شہادت کی اور کہیں اللھم انی اصبحت
اشھدک واشھد حملۃ عرشک وملائکتک
وانبیائک ورسلک وجمیع خلقک بانک
انت لاالہ الاانت وحدک لاشریک لک
وان محمدا عبدک ورسولک اللھم انی اصبحت
لااستطیع دفع مااکرہ ولااملک نفع
ماارجو اصبح الامر بید غیری واصبحت
مرتھنا بعملی فلا فقیرا افقر منی
اللھم[1] لاتشمت بی عدوی ولاتسوء بی صدیقی
ولاتجعل مصیبتی فی دینی ودنیائی ولاتجعل
الدنیا اکبر ھمی ولامبلغ علمی ولاتسلط علی من
لایرحمنی اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وسلم
پھر کہے اللھم[2] مااصبح بی من نعمۃ اوباحد من
خلقک فمنک وحدک لاشریک لک
فلک الحمد ولک الشکر تین مرتبہ کہے پھر کہیں

[2] الٰہی مجھ پر جو نعمت ہے یا اور کسی پر تیری خلقت میں وہ تیری ہی دی ہوئی ہے ۔ تو یگانہ ہے ۔ کوئی تیرا شریک نہیں پس تیرے ہی واسطے ہی حمد ہے ۔ اور تجھی کو شکر ہے ۔ ۱۲

[1] الٰہی میرے دشمنوں کو مجھ پر خوش نہ کیجیو اور میرے دوست کو کبھی رنجیدہ کیجیو اور مجھے کوئی دین دنیا کی مصیبت نہ دیجیو ۔ اور میرے بڑے مقصود دنیا نہ کیجیو ۔ اور نہ میرے مبلغ علم کو اور مجھ پر ایسے کو تسلط نہ کیجیو جو مجھ پر رحم نہ کرے الٰہی محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سلام بھیج ۔

یقول اللّٰھم[1] لک الحمد حمدا دائما مع دوامک و لک الحمد حمدا خالدا مع خلودک و لک الحمد حمدا لا منتہی لہ دون مشیتک و لک الحمد حمدا لا جزاء لقائلہ الا رضاک و لک الحمد طرفۃ عند کل عین و تنفس کل نفس و لک الحمد حمدا یوافی النعم و یکافی مزیدک ثم یقولوا سبحان[2] اللّٰہ و بحمدہ عدد خلقہ و رضاء نفسہ و زنۃ عرشہ و مداد کلماتہ ما تیسر ان وجد و افرصتہ یقولوا سبحان اللّٰہ و الحمد اضعاف ما سبحہ و یسبحہ جمیع خلقہ و کما یحب ربنا و یرضی و کما ینبغی لکرم وجہ ربنا و عز جلالہ و لا الہ الا اللّٰہ اضعاف ما ھللہ و یہللہ جمیع خلقہ و کما یحب ربنا و یرضی و کما ینبغی لکرم وجہ ربنا و عز جلالہ و لا حول و لا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم اضعاف ما مجدہ و یمجدہ جمیع خلقہ و کما یحب ربنا و یرضی و کما ینبغی لکرم وجہ ربنا و عز جلالہ ثم یصلوا سنۃ صلوۃ الصبح

اللّٰھم[1] لک الحمد حمدا دائما مع دوامک لک الحمد حمدا خالدا مع خلودک و لک الحمد حمدا لا منتہی لہ دون مشیتک و لک الحمد حمدا لا جزاء لقائلہ الا رضاک و لک الحمد طرفۃ عند کل عین و تنفس کل نفس و لک الحمد ایوافی النعم و یکافی مزیدک پھر کہے۔ سبحان[2] اللّٰہ و بحمدہ عدد خلقہ و رضاء نفسہ زنۃ عرشہ و مداد کلماتہ جسقدر میسر ہوسکے جو فرصت پائیں کہیں سبحان[3] اللّٰہ و الحمد للہ اضعاف ما سبحہ و یسبحہ جمیع خلقہ و کما یحب ربنا و یرضی و کما ینبغی لکرم وجہ ربنا و عز جلالہ و لا الہ الا اللّٰہ اضعاف ما ھللہ و یہللہ جمیع خلقہ و کما یحب ربنا و یرضی و کما ینبغی لکرم وجہ ربنا و عز جلالہ و لا حول و لا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم اضعاف ما مجدہ و یمجدہ جمیع خلقہ و کما یحب ربنا و یرضی و کما ینبغی لکرم وجہ ربنا و عز جلالہ پھر پڑھیں۔ دو رکعت سنت نماز صبح کی پہلی رکعت

[1] الٰہی تجھکو حمد ہے ایسی جو دائم ہے تیری دوام کے ساتھ اور تجھکو ایسی حمد ہے جو ہمیشہ ہے۔ بڑی ہمیشگی کیساتھ اور تجھکو ایسی حمد ہے جسکے نہایت نہیں سوا تیرے علم کے اور تجھکو حمد ہے ایسی جسکا منتہی نہیں سوائے تیری مشیت کے اور تجھکو حمد ہے ایسی جسکی جزا اسکے کہنے والیکو سوائے تیری رضا کے نہیں ہے۔ اور تجھکو حمد ہے پل پل اور دم بدم ✲ اور مجھے حمد ہے۔ ایسی جو تیری نعمتوں کو کافی ہو اور کفایت کرے تیرے زیادہ دینے کو ۔

[2] پاکی ہے اور اسکو حمد ہے ساتھ مخلوق کی گنتی کے برابر اور اسکی رضا کے برابر اور اسکے عرش کے وزن کے برابر اور اسکے کلمات کے درازی کے برابر۔

[3] بہت پاکیزگی ہے اللہ کو اور اسکو حمد ہے اسی کی دو چند جو اسکی پاکیزگی بیان کی ہے اور اسکی تمام خلقت نے اور جیسے ہمارے رب کو محبوب ہے اور راضی ہو اور جیسے لائق ہے ہمارے رب کی کرم کو اور اسکی بزرگی جلال کو اور حمد ہے اللہ تعالیٰ کو دو چند اس سے جو اسنے کی ہو اور اسکی تمام خلقت نے کی ہو اور جیسے ہمارے رب کو پیاری ہے اور راضی ہو اور جیسے لائق ہے اسکے بزرگ ذات کو اور بزرگ دبدبہ جلال کو ۴۶

؎ اور کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے دو چند اس سے جو اسنے کہا ہے۔ اور اسکی تمام خلقت اور جیسا اسکو دوست ہو اور پسند ہو اور جیسا چاہیئے اسکے بزرگی ذات کو اور صہ ۱۲۱ پر ۴۶

ركعتين يقرأ في الاولى بعد الفاتحة
قل يا ايها الكافرون وفي الثانية قل
هو الله ثم يقولو سبحان الله وبحمده
سبحان الله العظيم وبحمده استغفر الله
مائة مرة او ما تيسر ثم يصلي على النبي
صلى الله عليه وآله وسلم ما تيسر ثم يقرأ
الدعا الماثور بين السنة والفرض اللهم
اني اسئلك رحمة من عندك تهدي
بها قلبي وتجمع بها امري وتلم بها شعثي
وتصلح بها ديني وتقضي بها ديني وتحفظ
بها غايتي وترفع بها شاهدي و
تبيض بها وجهي وتزكي بها عملي و
تلهمني بها رشدي وترد بها الفتي و
تعصمني بها من كل سوء ذكره في
العوارف ثم يصلي الفرض بالجماعة ثم
يقرأ اورادا التي تتضمن الفوائد الكلية
معروفة محفوظة للفقراء ويتعلم
منهم ثم يقرأ حزب المعهود ثم
يشتغل بذكر لا اله الا الله على
وجه الذي تلقن وكما قيل له بان
حروف الذكر تاخذ بجميع مخارج
الحروف ويقول بهمة قوية بطابطه
واسفل فوق سرته ويخرج لا اله من ذالك

میں الحمد کے بعد قل یا ایہا الکفرون اور
دوسری میں قل ہو اللہ پھر کہیں سبحان
اللہ بحمدہ سبحان اللہ العظیم
وبحمدہ استغفر اللہ ایک سو دفعہ یا
جس قدر ہوسکے پھر درود پڑھیں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس قدر ہوسکے
پھر پڑھیں دعا ماثورہ درمیان سنت و
فرض کے اللھم انی اسئلک رحمۃ من
عندک تھدی بھا قلبی وتجمع بھا امری
وتلم بھا شعثی وتصلح بھا دینی وتقضی
بھا دینی وتحفظ بھا غایتی وترفع بھا
شاھدی وتبیض بھا وجھی وتزکی بھا
عملی وتلھمنی بھا رشدی وترد بھا الفتی
وتعصمنی بھا من کل سوء اسکو عوارف
میں ذکر کیا ہے پھر فرض جماعت سے
پڑھے جن میں فائدے ہوں۔ کلیہ اور وہ
مشہور ہیں۔ اور فقراء کو یاد ہیں۔ ان سے
سیکھ لے پھر پڑھے حسب معمول پھر مشغول
ہو لا الہ الا اللہ کے ذکر سے جس طرح
تلقین کیا ہے اور جیسا کہہ دیا ہے اس
سے کہ حروف ذکر کے مخرجوں سے کے
نکالے اور خوب ہمت سے کہے سر کو
جھکائے اوپر ناف کے اور وہاں سے

(۴۳)
بزرگی جلال کو
اور نہ گناہوں کو
بچاہے اور نہ
عبادت کی قوت
ہے مگر ساتھ اللہ
بلند عظیم ہی
کے۔ دو چیزیں اس
کے جو اس کے
بزرگی کی بابت
اور اسکی بزرگی
کی بابت تمام
خلقت اسکی
اور جیسے اس
کی جو سبب بڑا کر
کی وجہ کریم
کی اور اسکے بزرگی
جلال کو
۔۱۲

الموضع ھو محل ظھور النفس مادا الاالہ الی المنکب الایمن ناظرا بقلبہ الی کبریاء اللہ وعظمتہ لتصفو النفس ویمیل راسہ الی الجانب الایسر ویضرب الا اللہ بالشد القوی علی القلب اللحمی الصنوبری الشکل المودع فی الجانب الایسر تحت الثدی الایسر بجنب عظمۃ الصدر بحیث تؤثر فی القلب وتصل حرارت نار الذکر الی القلب و تذوب الشحمۃ التی فوق القلب ولہا رائحۃ مخصوصۃ حین الاحتراق والذوبان وتتبع تلک النار نور فللذکر نار ونور نارہ تخلی ونورہ یحلی فاذا اثر نارہ ونورہ فی جو القلب الی الدم الغلیظ الذی فی وسط القلب وھو منبع الحیوۃ الحیوانیۃ ومنہ تجری انھار الدماء فی الشرائین الی الاعضاء تصرف فی البخار اللطیف الذی یرکب الدم الساری فی الاعضاء وذالک البخار ھو الروح الحیوانی وھو النفس الانسانیۃ التی ھی مرکب الروح

لاالہ نکالے۔ اور وہی جگہ ہے ظہور نفس کی کھینچ کر لائے۔ لاالہ کو دائیں مونڈھے تک نظر کرتا ہوا دل سے اللہ کی کبر وعظمت کو تاکہ صاف ہووے نفس اور میل دے سر کو بائیں طرف اور الا اللہ کی ضرب خوب شدت سے قلب لحمی صنوبری پر کہ بائیں طرف بائیں پستان کے نیچے سینہ کے برابر ہے لگائے ایسی حیثیت سے کہ قلب میں اثر ہو اور ذکر کے آگ کی حرارت قلب کو پہنچے اور پگھل جائے چربی جو دل پر ہے اور اس کی ایک خاص بو ہے جلنے کے وقت اور پگھلنے کے وقت اور اس آگ کے پیچھے نور ہے۔ تو ذکر کے لئے نار بھی ہے۔ نور بھی ہے۔ اسکی نار خالی کر دیتی ہے اور اسکا نور آراستہ کر دیتا ہے تو جب اثر ہوتا ہے نار اور نور کا قلب کے درمیان بیچ گاڑھے خون کے جو وسط قلب میں ہے اور وہ منبع ہے حیات حیوانیہ کا اور وہیں سے جاری ہیں نہریں خون کی شرائین میں سب اعضا کی طرف تو وہ نار تصرف کرتی ہے بخار لطیف میں جو مرکب کرتا ہے خون سرائیت کرنیوالے کو اعضا میں اور وہ بخار ہے روح حیوانی ہے اور وہی نفس انسانیہ ہے جو مرکب ہے روح

الانسانی فاذا تصرف الذکر فی ذالک
البخار فقد تصرف فی النفس والنفس
ساریة فی جمیع البدن فتحلیل اعضاء
البدن بتاثیر الذکر وتتاثر النفس بنار
الذکر ونورہ وکما قلنا ان نارہ تخلی
ونورہ تحلی بتبدل ظلمات النفس
بالانوار وتزول عنہا الاخلاق
المذموم وتتحلی بالاخلاق المحمودة
فتتخلص القلب من ظلمات النفس
ویزداد القلب نور علی نور فیستعد
بفیضان انوار صفات الرب تعالی
وعلی قدر الملازمة تظہر النتیجہ
وسیجیٔ مزید بیان الذکر والانوار
واحوال تقلبات القلب والآثار
تغیرات ان شاء اللہ تعالے و
ینبغی ان یحضر النفس علی
القلب ویجعل ہاء الا اللہ دائرة
یطبقہا علی دائرة القلب بالقوة
ویکون جانب الاثبات اکثر ملاحظة
من جانب النفی وینوی المبتدی
بکلمة لا الہ الا اللہ لا معبود غیر
اللہ والمتوسط ینوی لا مطلوب ولا
مراد ولا مقصود الا اللہ واذا وجد

انسانی کا پس جس وقت تصرف کیا ذکر نے
اس بخار میں تو بیشک تصرف کیا نفس میں
اور سارے بدن میں سرایت کئے ہوئے ہے
پس تحلیل ہوتے ہیں۔ اعضاء بدن کے ذکر
کی تاثیر سے اور نفس متاثر ہوتا ہے۔ نار ذکر سے
اور نور ذکر سے اور جیسا ہم نے کہا ہے۔ کہ
اسکی نار خالی کرتی ہے۔ اور اُسکا نور آراستہ
کرتا ہے بدل جاتی ہیں۔ نفس کی ظلمتیں انوار
سے اور بری عادتیں زائل ہو جاتی ہیں اور
آراستہ ہو جاتا ہے۔ اچھے اخلاق سے تو خلاص
ہو جاتا ہے۔ قلب ظلمات نفس سے اور
زیادہ ہوتا ہے۔ قلب کا نور علی نور پس
مستعد ہو جاتا ہے۔ فیضان انوار کا صفات
الٰہی کے اور بمقدار ملازمت کے نتیجہ ظاہر ہوتا
ہے۔ اور قریب آئیگا زیادہ بیان ذکر کا اور
اسکے انوار اور احوال تقلبات اور تغیرات
کا انشاء اللہ تعالے۔ اور چاہئے کہ حاضر کرے
نفس یعنی دم کو اوپر قلب کے اور الا اللہ کے
ہا کو ایک ایسا دائرہ کرے کہ قلب کے دائرہ
پر پورا ہو جائے قوت سے اور اثبات کی
جانب ملاحظہ زیادہ نفی کی جانب کے ملاحظہ
سے اور نیت کرے مبتدی کلمہ لا الہ الا اللہ سے
لا معبود غیر اللہ اور متوسط نیت کرے۔

في القلب محبة مخلوق ممن ليس
وساطة بينه وبين الله تعالى
نوى لا محبوب الا الله وينبغي
ان يكون صادقا في المعاني الثلاثة
في النفي والاثبات تخلص بهمة نفسه
من المتعلقات بالكائنات والميل الى
المشتهيات والمستلذات التي هي
المعبودات الباطلة ومن الميل الى
المكشوفات الكونية والكرامات العيانية
فلا طائل تحتها ويطلب حق وحده
وينزه طلبه من المرضي بهوى
النفس فان الميل الى الكشوفات الكونية
والكرامات من جملة هوس النفس
وهواها ومن التفت اليها وكان
مقصده ومطمح نظره في ذكره تلك
فهو مندرج فيما بين الممكورين بل ان
وقعت بلا طلبه يخاف من الاستدراج
قال بعض الكبار اذا دخل شخص
سالك في بستان وقال طيور اشجار
ذالك البستان بالسنتهم السلام
عليك يا ولي الله فان لم يفطن
انه مكر به فقد مكر به وهو لم يشعر
وجميع المرشدين نفروا المريدين

لا مطلوب یا لا مراد یا لا مقصود الا اللہ
اور جسوقت اپنے دل میں مخلوق کی محبت
پائے جو اللہ اور اسکے درمیان واسطہ نہ ہو
تو نیت کرے لا محبوب الا اللہ اور چاہیئے
کہ سچا ہو تینوں معنی میں نیچ نفی اور اثبات کے
خالص کرے اپنی ہمت سے اپنے نفس کو
متعلقات دنیا سے مشتہیات اور مستلذات
سے بچے کہ یہی ہیں معبود باطل اور رغبت
نہ کرے۔ کشف و کرامات کی طرف حق کو
طلب کرے۔ تنہا اور پاک کرے طلب کو
ہوائے نفس سے کیونکہ کشف و کرامات
بھی نفس کی ہوا اور خواہش کی قسم سے
ہیں۔ اور جسنے اسکی طرف التفات کیا اور
اسکو مد نظر ذکر میں اور اسکا مقصد
ذکر سے بھی ہو۔ تو وہ ممکورین میں درج ہے
بلکہ اگر واقع ہو بلا طلب اسکے تو اسپر
استدراج کا خوف ہے۔ بعضے بزرگوں
نے کہا ہے۔ کہ سالک جب باغ میں جائے
اور درختوں کے پرند اس باغ میں زبان
میں کہیں السلام علیک یا ولی اللہ تو وہ
اگر نہ جانے کہ یہ مکر ہے۔ تو تحقیق یہ اسکے ساتھ
مکر ہے۔ اور اسے شعور نہیں اور سب مرشد
مریدوں کو نفرت دلاتے رہے ہیں کرامات

من المیل الی الکرامات العیانیۃ و قالوا انہا حیض الرجال ثم اذا تنور القلب بانوار الوحدانیۃ المودعۃ فی ملازمۃ ذکر لا الہ الا اللہ وانعکست تلک الانوار علی صفحات الکائنات من جمیع الاقطار یری الذاکر ان ھذہ الوجودات ما کانت حقیقۃ و انما ھی مجازیۃ ممکنۃ غیر واجبۃ ویشاھد الوجود الحق الواجب الازلی الابدی فح یقول لا الہ الا اللہ وینوی لا موجود الا اللہ ای الوجود الحقیقی لا یزال یکرر لا الہ الا اللہ بھذا المعنی حتی تضمحل جمیع ظلمات الکائنات فی نظر شھودہ و یظھر نور التوحید وھھنا مزال الاقدام تتبین من بعد ان شاء اللہ تعالیٰ ولبعض الذاکرین نھوس قول المشائخ بحصر النفس علی القلب الوصول اثر حرارت النفس الی القلب ان لا یتنفس الذاکر ویضبط نفسہ حتی بعضھم یعدون ملک الانفاس کم انضبطت فقد توھموا ذالک ولیس المراد من حصر النفس ما توھموا

عیانیہ کی رغبت سے اور کہا ہے۔ کہ کرامات مردوں کا حیض ہے۔ پھر جب منور ہو جاتا ہے۔ قلب انوار وحدانیت سے جو امانت ہے ملازمت ذکر میں لا الہ الا اللہ کے اور منعکس ہوتے ہیں۔ انوار مخلوقات پر سب طرف سے تو دیکھتا ہے۔ ذکر کہ وجودات جو ہیں۔ اُن کی حقیقت نہیں یہ سب مجازیہ ممکنہ غیر واجبیہ ہیں اور مشاہدہ کرتا ہے وجود حق کا جو واجب ازلی ابدی ہے تو اس حال میں کہے لا الہ الا اللہ اور نیت کرے لا موجود الا اللہ یعنی وجود حقیقی ہمیشہ تکرار کرے۔ لا الہ الا اللہ کی اسی معنے سے یہاں تک کہ مضمحل ہو جائے سب ظلمات کائنات کی اسکی نظر شہود میں اور ظاہر ہو نور توحید کا اور یہاں پاؤں پھسلنے کی جائے ہے۔ سو انشاء اللہ بعد میں بیان ہوگی اور بعض ذاکرین یہ سمجھے ہیں۔ مشائخ کے اس قول سے کہ حصر نفس کرے قلب پر واسطے وصول حرارت نفس کے قلب کی طرف کہ ذاکر سانس نہ لے اور سانس کو ضبط کرے یہاں تک کہ بعضے گنتے ہیں۔ کہ سانس کتنے ضبط ہوئے۔ سو یہ انکو وہم

بل ذالک صفۃ الھنود من الجوکیۃ المرتاضین
ولھم فیھا مقاصد دینویۃ فیحترز السالک
من ذالک ولیفعل بما قلنا ویخلی النفس بروح
ویجیبی بلا عنن دبہ ثم المبتدی لایقدر
علی ملاحظۃ معنی الاحسان مع ملاحظۃ
معنی الذکر متحصر بالبال او لا معنی الذکر
ویکررعلی قلبہ مرارا حتی اذا اثر معنی الذکر
فی القلب فی ملاحظۃ معنی الاحسان
بذکرہ کانہ یراہ ثم اذا برق بارق من
سحاب الکرم ولمع من ضیاء الشمس الغیب
فتوجہ بسرہ المشاھدۃ من غیر
تحدیق النظر الیہ بل لیطرق
اجلالا وتعظیما ونعم ما قال
بعض المشاھدین اشتیاق
فاذا بدا اطرقۃ جل لہ من اجلالہ
فذکرہ فی ذالک الوقت المشاھدۃ
وقد قال سبحانہ اذا رأیتنی فلا
تذکرنی واذا لم ترنی فلا تفارق
اسمی ولم یکن ھذا المقام مقام
بسط ھذہ المعنی وکانت موعودۃ
لما یجیئ بعد انشاء اللہ تعالی و
لکن الکلام یجر الکلام ثم اذا ذکر ذکرا
کثیرا وارتفعت الشمس قد رمح

ہوا ہے حصر نفس سے یہ مراد نہیں جو انکو وہم ہوا بلکہ یہ
تو ہندوؤں کے جوگیوں کا کام ہے جو ریاضت کرتے
ہیں انکو اسمیں دنیا کے مقصد ہیں۔ سالک کو چاہیے اس سے
احتراز کرے اور وہی کرے جو ہم نے کہا ہے اور سانس
کو چھوڑ دے راحت میں اور شمار نہ کرے پھر مبتدی
قدرت نہیں رکھتا کہ ملاحظہ کرے معنی احسان
کے ساتھ ملاحظہ معنی ذکر کے پس خیال کرے
دل میں اول معنی ذکر کے اور اُسے بار بار دل میں
گذارے یہاں تک کہ جب اثر کر جائے معنی
ذکر کے قلب میں تو اسوقت ملاحظہ کرے معنی
احسان ذکر کے کانہ یراہ پھر جب چمکے بجلی ابر کرم
سے اور آفتاب غیب کی شعاعیں ہوں اسوقت
متوجہ ہو۔ اپنی سر سے واسطے مشاہدہ کے سوا
خوب طرح دیکھنے کے بلکہ سر جھکا دے واسطے
بزرگی اور تعظیم کے اور کیا خوب کہا ہے بعضے
مشاہدہ کرنیوالوں نے کہ میں انکا مشتاق تھا
جب وہ ظاہر ہوا میں نے سر جھکا لیا اُس کے
جلال سے اسکی تعظیم کیواسطے اور تحقیق کہا
ہے اللہ تعالیٰ نے جب تو مجھے دیکھے تو مرا
ذکر نہ کر اور جب نہ دیکھے تو میرے نام سے
جدا نہ ہو۔ اور یہ مقام ان باتوں کے ذکر کا نہ
تھا اور تھا ان کا تو وعدہ ہی آگے بیان کرنیکا
ہے انشاء اللہ تعالیٰ لیکن بات میں بات نکل

وحين وحصل له الكلال يترك الذكر
فيه اقب المذكور وملاحظه
اولا نظره تعالى الله عن جميع
جوانب ذرات وجوده ويجعل ذاته
محاطا بنظره تعالى فانه في الجهة
والله سبحانه منزه عن الجهة
فلا يمكن له ان يتوجه الى جهة
ما ولكن اذا لاحظ نظره تعالى اليه
عن جميع جوانبه يصغر وجوده و
كلما يصغر وجوده يبيغه ذالك
النظر وهو يفر الى اجزائه حتى لا
يبقى له مفر وان الى ربك يومئذ
مستقر ثم اذا ارتفعت الجسمية و
تلاشت الجهات يلاحظه -
قرب الصفات ولا يحتاج الى
التكلفات فعوالم الارواح منزه
عن الجهات فيدرك قربه تعالى
بالمعنى والصفة ثم يترقى الى ما
فوق ذالك ثم اذا تحرك الخواطر
يدعوا هذه الدعاء اللهم انى
اعوذبك من تفرقة القلب
اللهم اجعلنى فارغ القلب مجموع
اللهم بحيث لا يخطر فى قلبى

آتی ہے پھر جب اُسنے ذکر بہت اور آفتاب
بلند ہوا بقدر ایک نیزہ کے یا دو نیزہ کے
اور اسکو ماندگی ہوئی تو ترک کرے ذکر کو
اور مراقبہ کرے مذکور کا اور ملاحظہ کرے
پہلے اللہ تعالی کی نظر اپنی طرف اپنے وجود
کے ذرہ ذرہ کیطرف اور اپنے تئیں اللہ
تعالی کی نظر میں احاطہ کئے ہوئے جانے
کیونکہ یہ جہت میں ہے. اور اللہ تعالے
جہت سے منزہ ہے. تو ممکن نہیں متوجہ
ہو کسیطرف لیکن جب ملاحظہ کرے نظر
اللہ تعالے کی اسکی طرف سب جانب سے
صغیر معلوم ہوگا. وجود اپنا اور جب صغیر
معلوم ہوا اپنا وجود پیچھے ہوگی۔ اسکی
وہ نظر اور وہ بھاگے گا۔ اسکے وجود کی
طرف یہاں تک کہ اُسکے واسطے باقی
نہیں رہنے کا کوئی ٹھکانا بھاگنے کا وان
الی ربک یومئذن المستقر پھر جب اُٹھ جائینگے
جسمیت اور نابود و نیست ہوجائینگے جہتیں تو
ملاحظہ کریگا۔ قرب صفات کو اور تکلفات کی کچھ
حاجت نہیں رہنے کی اور عالم ارواح منزہ ہیں
جہتوں سے تو ادراک کریگا. قرب اللہ تعالی کا
ساتھ معنے اور صفت کے پھر ترقی کریگا۔ اس
کے فوق کی طرف پھر جب حرکت کرینگے خطرے یہ

سواك تحفظه منهم ثم يصلى ركعتي الاشراق يقرأ فی الاولى بعد الفاتحة الله نور السموات والارض الى بكل شئ عليم وفى الثانية اذن الله ان ترفع الى بغير حساب ثم يذكر مرات ويدعو ثم ليشتغل بقرءة القرآن بالتامل والالحاظ والترتيل والاحتفاظ كانه يقرأ على الله وكان الله يتكلم مع حاضر القلب داعيا مصفيا متادبا مخشعا ويقرأ مقدار حزب او حزبين ولا يكون فی قيد الاكثار بل فی قيد الالحاظ والاعتبار فرب قارى القرآن والقرآن يلعنه لانه لا يصحح الحروف ولا يراعى الوقوف ولا يتحظ بمواعظ ولا يتفكر فی امثاله ومراجره ثم اذا فرغ من التلاوة يصلى صلوٰة الضحیٰ ركعتين او اربعا يقرأ فيها بعد الفاتحة والضحیٰ والم نشرح و فی الاربع ايا هما والسورتين قبلهما والشمس والليل يقتصر على هذا المقدار ثم اذا كان محتاجا اليه

دعا پڑھے اللهم انی اعوذ بك من تفرقة القلب اللهم اجعلنی فارغ القلب مجموع اللهم بحيث لا يخطر فی قلبی سواك پھر پڑھے نماز اشراق دو رکعت پہلی میں الحمد کے بعد الله نور السموات والارض بکل شئ علیم تک دوسری میں اذن الله ان ترفع بغیر حساب تک پھر کئی دفعہ ذکر کرے اور دعا مانگے پھر مشغول ہو تلاوت قرآن شریف سے فکر کے ساتھ اور نصیحت ماننے کے ساتھ اور ترتیل کیساتھ اور حفاظت وادب کیساتھ اس طور کہ گویا اللہ تعالےٰ کے آگے پڑھ رہا ہوں۔ اللہ سن رہا ہے قلب کو حاضر کر کے دعا کرتا ہوا۔ اور صفا حال اور ادب کرتا ہوا اور خشوع کرتا ہوا اور پڑھے مقدار ایک سپارہ یا دو سپارے کے اور بہت سا پڑھنے کا خیال نہ کرے بلکہ نصیحت وعبرت کا خیال رکھے کیونکہ بہت قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں۔ کہ وہ قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن انکو لعنت کرتا ہے اسلئے کہ وہ حروف صحیح نہیں کرتے اور نہ وقفوں کی رعائت کرتے ہیں اور نہ عبرت پکڑتے ہیں اور نہ اسکی مثلوں میں اور نہ زجروں میں فکر کرتے ہیں پھر جب تلاوت سے فارغ ہو نماز چاشت پڑھے دو یا چار رکعتیں انکیں الحمد کے بعد

التعلیم یخلص المنیۃ و تخلص من شوائب النفس و یعلم اللہ من العلوم التی تقدم ذکرھا ثم اذا کان محتاجا الیہ وان کان ذکیا قابلا لاستخراج من الکتاب والسنۃ من الاصطلاحات ایضًا قدر ما یحتاج الیہ لا الفضول ولا الزائد مما یفتخر بہ علی القرآن ویتقرب بہ الی السلطان نعوذ باللہ من الخذلان والخسران ثم قال فاذا فرغ من الاکل بالنیۃ التی تقدمت وبالوصف الذی ذکر و راعی الادب کما ذکرنا ینام قیلولۃ عونا علی قیام اللیل فاذا استیقظ قام وتوضاء وصلی رکعتین شکر اللہ تعالی لیشتغل بالذکر الی ان تزول الشمس فاذا زالت یصلی اربع رکعات تطوعا بسلام واحد شافعیا کان اوحنفیا کذا صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقرأ فیھا بعد الفاتحۃ ماتیسر لہ خرابا او اکثر او اقل و ان لم یحفظ القرآن یقراء فی کل رکعۃ ثلاث مرات آیۃ الکرسی ثم یصلی

والضحیٰ والم نشرح پڑھے اور جو چار پڑھے تو اور دو سورتیں جو ان سے پہلے ہیں والشمس اور واللیل پڑھے الحمد کے بعد اور اسقدر پر بس کرے جو لوگ اس سے حاجت رکھتے ہوں علم پڑھنے کی نیت خالص کریں اور نفس کی آسودگیوں سے پاک ہوں اور اللہ کیواسطے پڑھاوے وہ علم جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور جو ہوذکی قابل کہ قرآن و حدیث سے اصطلاحیں نکالے تو جسقدر کی حاجت ہو اور فضول اور زائد نہ ہو۔ کہ اپنے ہمسروں پر فخر کرے اور اس سے بادشاہ کا تقرب حاصل کرے نعوذ باللہ من الخذلان والخسران پھر کہا ہے کہ جب فارغ ہو کھانے سے اس نیت سے اور اُس وصف سے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے تو سو رہے قیلولہ کرے کہ رات کو جاگنے میں مددے پھر جب جاگے اُٹھے تو وضو کرے اور دو رکعتیں شکر اللہ کی پڑھے اور ذکر سے مشغول ہو۔ یہاں تک کہ آفتاب کو زوال ہو پھر جب آفتاب زائل ہو چار رکعتیں نفل ایک سلام سے پڑھے خواہ شافعی مذہب ہو خواہ حنفی ہو اس طور سے پڑھی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن میں پڑھے بعد فاتحہ کے جسقدر ہو سکے ایک سیپارہ یا زیادہ یا کم اور جو قرآن حفظ نہ ہو تو ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین دفعہ آیۃ الکرسی پھر پڑھے،

سنة الظهر اربعا ثم يصلي الفرض
بالجماعة ثم يصلي السنة ركعتين ثم
يصلي ركعتين اخرين ثم اذا كان له همّ
معيشتي او مطالعة او كتابة يشتغل
به الى العصر ثم يصلي سنة العصر اربع
ركعات ثم يصلي الفرض مع الجماعة ثم
يقرأ الحزب المعهود من الاذكار ثم
يشتغل بذكر لا اله الا الله كما ذكرنا الى
وقت الغروب وان فرغ والشمس بعدها
غرابت يشتغل بالتسبيح والاستغفار ثم
يصلي المغرب بالجماعة ويصلي ركعتي
السنة ثم يصلي ركعتين لبقاء الايمان
يقرأ في كل منهما بعد الفاتحة آية الكرسي
مرة وقل هو الله احد والمعوذتين كل
واحدة مرة ثم اذا سلم يصلي على النبي
صلى الله عليه وآله وسلم عشر مرات
ثم يدعو بهذا الدعاء ثلث مرات
اللهم اني استودعك ديني فاحفظ علي في
حياتي وعند وفاتي وبعد مماتي ليثبته الله
تعالى على الايمان ويامنه من النزع والخذلان
كذا افادنا شيخنا قدس الله سره ثم اذا كان
طالب العلم يشتغل فيما بين العشائين
بالمطالعة او التكرار ولا يتكلم في

چار سنت ظہر کی پھر فرض جماعت کیساتھ
پھر دو رکعتیں سنت پڑھے پھر دو رکعتیں
نفل پڑھے پھر جو اسکو کاروبار معاش کا
ہو یا مطالعہ کتاب کا ہو۔ یا کتابت کرنی ہو۔
اس سے مشغول ہو عصر کی نماز تک پھر چار
سنتیں عصر کی پڑھے پھر فرض پڑھے جماعت
سے پھر اپنا وظیفہ معمولی اذکار میں سے پڑھے
پھر مشغول ہو ذکر لا الہ الا اللہ سے جیسے ہم ذکر
کر چکے ہیں۔ غروب آفتاب تک اور جو پہلے فارغ
ہو جائے تو مشغول ہو تسبیح و استغفار سے
پھر مغرب کی نماز پڑھے پھر دو سنتیں پڑھے
پھر دو رکعتیں بقاء ایمان کیواسطے پڑھے انمیں
الحمد کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک دفعہ دونوں
میں اور قل ہو اللہ احد اور معوذتین بھی ایک
ایک دفعہ دونوں رکعتوں میں پھر سلام پھیر کر
دس بار درود شریف پھر تین بار یہ دعا مانگے
اللھم انی استودعک دینی فاحفظ علی
فی حیاتی وعند وفاتی وبعد مماتی۔ تاکہ
ثابت رکھے اسکے تئیں اللہ تعالیٰ اوپر ایمان
کے اور امن میں رکھے جان کنی اور عذاب و
رسوائی سے ایسا ہی افادہ فرمایا ہے۔ ہمکو ہمارے
پیر قدس سرہ نے پھر جبکہ طالب علم ہو تو مطالعہ
میں مشغول ہو مغرب سے عشاء تک یا تکرار علم میں

الٰہی میں امانت رکھتا ہوں تیرے پاس اپنے دین کو پس حفاظت کرو اسکی میری زندگی میں اور وقت میرے مرنے کے اور بعد میرے مرجانے کے ۱۲

هذا الوقت فان الكلام فيه يكدر القلب ويذهب بنضارة الوقت فلا يصفو الى آخر الليل وكذا فيما بعد العشاء الآخر لا يتكلم البتة الا اذا عرض عارض شرعي فذالك لا يضره اذا كان مقتصرا على قدر الحاجة وان لم يكن طالب العلم فالاولى له الاشتغال بذكر لا اله الا الله على الوصف الذي تعلم فان الذكر في هذا الوقت يصفي قلبه عما طرء عليه من امور الطبيعة في النهار فتتهيأ بالصفاء للحضور في ما يعمل بالليل ثم يصلي سنة العشاء اربعا ثم يصلي الفرض بالجماعة ثم يصلي اربعا السنة وان شاء ركعتين ثم اعاد الى منزله يصلي اربع ركعات بسلام واحد يقرأ بعد الفاتحة في الاولى آية الكرسي في الثانية من الرسول الى آخر وفي الثالثة اول سورة الحديد الى عليم بذات الصدور وفي الرابعة آخر سورة حشر من لو انزلنا ثم يشتغل بالذكر ويراعي الوظيفة على ما شاهدا عني يقرأ سورة الفاتحة ثلاث مرات ثم يشتغل بالذكر مع الفقراء ان

اور کلام نہ کرے اسوقت میں کہ اُسوقت میں بات کرنے سے قلب مکدر ہوتا ہے اور تر و تازگی وقت کی جاتی رہتی ہے ۔ تو صاف نہیں ہوتا قلب آخر شب تک اور اسی طرح نماز عشار کے بعد بھی نہ باتیں کرے مگر شرعی عارضی سے کیونکہ اس سے نقصان نہیں اگر بقدر حاجت ہو اور جو طالب العلم نہ ہو تو اسکو بھی اولا ہے کہ لا الہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو اسی طور سے جو سیکھا ہے کیونکہ اسوقت ذکر قلب کو صاف کرتا ہے ۔ امور طبیعہ سے جو دن میں گذرے ہیں ۔ تو امادہ ہو جائے صفا کیساتھ واسطے حضور کے جو عمل شب کو کریگا پھر چار سنتیں عشار کی پڑھے پھر جماعت سے فرض پڑھے پھر چار سنتیں اور چاہے دو سنتیں پھر جب اپنے مکان کو پھر کر آئے چار رکعت پڑھے ایک سلام سے الحمد کے بعد پہلی میں آیۃ الکرسی اور دوسری میں امن الرسول آخر سورۃ تک اور تیسری میں اول سورہ حدید سے علیم بذات الصدور تک اور چوتھی میں آخر سورہ حشر کا لو انزلنا سے پھر ذکر سے مشغول ہو اور رعایت رکھے وظیفہ کی جیسا مشاہدہ کیا ہے ۔ یعنی سورہ فاتحہ تین بار پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو ساتھ فقرار کے جو ہوں نہیں تو

كانوا او كان وحده ثم اذا وجد قلبه
الحظ وملّ النفس يراقبه المذكور ثم
اذا تحركت الخواطر يدعو الدعاء المذكور
ويشتغل بالصلوٰة على النبي صلى
الله عليه وآله وسلم مائة مرة ثم يصلي
على جبرئيل وميكائيل واسرافيل وعزرائيل
وحملة العرش والملائكة المقربين و
على جميع الانبياء والمرسلين ثلث
مرات على ما رائ في مجالس الفقراء
ثم يستغفر الله سبعين مرة بلاحظ
في استغفار فتراته وغفلاته اليومية
والسابقة ثم يدعو ويقرأ شيئا من
القرآن بوالديه ثم لشيخه وللاساتذه
ثم لاصحابه واخوانه ويروح ارواح
المؤمنين والمؤمنات تكبيرا ثم يصلي على النبي
صلى الله عليه وآله وسلم على ما يرى من الفقراء
ثم اذا كان طالب العلم وكان الفضل شيئا
يشتغل بالمطالعة الى غلبة النوم وان
كان سالكا يشتغل بذكر لا اله الا الله
الى غلبة النوم فاذا غلبة النوم لا يدفعه
الا ان لانه يضره في تهجده وينام بنية
العون على العبادة والايفاء الحق النفس
حاضرا بقبلة ناظرا الى نظر الله تعالى

اکیلا ذکر کرے پھر جس وقت اسکا قلب حظ
پائے اور نفس ملول ہو مراقبہ مذکور کرے
پھر جب خطرے حرکت کریں تو وہی دعا پڑھے
جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور ایکسو مرتبہ درود
شریف پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر
درود شریف پڑھے جبرئیل ومیکائیل واسرافیل
وعزرائیل حاملین عرش اور ملائکہ مقربین
اور تمام انبیاء مرسلین پر تین مرتبہ جیسا دیکھا
ہے مجلسوں میں فقراء کے پھر ستر دفعہ استغفار
پڑھے اور خیال کرے اپنی سستی اور غفلت
روز کی یا پہلے پھر دعا مانگے اور کچھ پڑھے
قرآن شریف میں سے والدین اور پیر واستاد
اور اپنے یاروں اور بھائیوں کے واسطے اور
سب مومنین اور مومنات کی روح کو بخشے
ثواب تکبیر اور درود شریف پڑھے جیسے
دیکھا ہے فقراء سے پھر جو ہو طالب علم
نیند کے غلبہ تک مطالعہ کرے اور جو سالک
ہو تو ذکر لا الہ الا اللہ سے مشغول ہو نیند
کے غلبہ تک اور جب نیند غلبہ کرے نیند
تو اسکو دفع نہ کرے نہیں تو تہجد کو ضرر کریگی
سو رہے نیت کرکے عبادت پر مدد کی اور
نفس کے حق ادا کرنیکی حاضر ہو دل سے اور
اللہ تعالیٰ کے نظر کرنیکو دیکھتا ہو اور اس سے

الیہ مستجیبا منہ ان یمد رجلیہ
بین یدیہ عاجلا نفسہ کانھا تموت
مسلما روحہ الی اللہ تعالی ممتثلا
امرہ تعالی قم اللیل الا قلیلا ولیقرأ
ایۃ الکرسی وامن الرسول واخر سورۃ
الکہف من ان الذین امنوا وعملوا الصالحات
ویتشھد ویقول باسمک اللھم وضعت
جنبی وبک ارفعہ اللھم قنی عذابک یوم
تجمع عبادک ویکون فی ھمتہ ان یقوم
ویقول اللھم ایقظنی فی احب الاوقات
الیک واشغلنی بطاعتک فیہ فاذا انبھہ
اللہ تعالی ینبغی ان یقوم ویذکر اللہ تعالی
ویقول الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا
ورد الینا ارواحنا والیہ البعث والنشور
ولیسبح اللہ تعالی ولیستغفرہ ویتوضاء و
یصلی رکعتین ثم ینظر الوقت فان کان
بحین یری فضل اللہ تعالی ومنتہ علیہ
ان ایقظہ فی وقت یقدر علی استیفاء حق
التھجد فلیبتدی بالتھجد یصلی رکعتین بایۃ
الکرسی وامن الرسول ثم یسبح مرارا و
یذکر مرارا ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ثم یصلی رکعتین طویلتین یقراء فیھما سورتی
السجدۃ والدخان ثم یصلی اخریین بسورۃ یٰس

شرماتا ہو کہ اسکے سامنے پاؤں پھیلاتا ہو ایسی صورت
سے جیسے مرتا ہو اور روح کو اللہ کو سونپتا ہے اُسکا
حکم بجالاتا ہے کہ قم اللیل الا قلیلا اور پڑھے
آیۃ الکرسی اور امن الرسول اور آخر سورۃ کہف
ان الذین امنوا وعملوا الصالحات، اور کلمہ
شہادت پڑھے اور کہے باسمک اللھم [1]
وضعت جنبی وبک ارفعہ اللھم قنی عذابک
یوم تجمع عبادک اور اس کے ارادہ میں ہو۔ کہ
اٹھیگا اور کہے گا۔ اللھم [2] ایقظنی فی احب
الاوقات الیک واشغلنی بطاعتک
فیہ پھر جب اُسکو بیدار کردے اللہ تعالی
تو چاہئے کہ کھڑا ہو جائے اور اللہ کا ذکر کرے
اور کہے الحمد للہ [3] الذی احیانا بعد ما اما
تنا ورد الینا ارواحنا والیہ البعث
والنشور اور سبحان اللہ کہے اور استغفار
پڑھے اور وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے
پھر وقت پر نظر کرے اگر ایسا وقت ہے کہ
تہجد ادا کر سکتا ہے۔ تو شروع کرے تہجد
دو رکعتیں پڑھے آیۃ الکرسی اور امن الرسول
کے ساتھ پھر سبحان اللہ کہے کتنی اور ذکر کرے
کتنی بار اور درود شریف پڑھے پھر دو رکعتیں
پڑھے بڑی دونوں میں سورہ سجدہ اور سورہ
دخان پڑھے پھر دو اور پڑھے سورہ یٰسین

[1] الٰہی تیرے نام سے میں لیٹا اور تیری مدد سے میں اٹھوں گا۔ اور بچا مجھکو عذاب سے اُس دن کہ تیرے بندے جمع ہوں۔
[2] الٰہی بیدار کر مجھکو اچھے وقت میں اور مشغول کر مجھکو عبادت میں اس وقت۔
[3] شکر ہے اسکے واسطے جس نے زندہ کیا ہمارے مرنے کے پیچھے اور پھیر دی ہماری روحیں اور بعث اور نشور اسکی طرف
۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

وانا فتحنا وسورة الزمر او سورة الحديد
اوای سورة شاء ثم يصلی الاخريين بسورة
الملك والمزمل ثم يصلی الاخريين بسورة
طٰہٰ تماما او بعضا ثم يوتر بسبح اسم وقل يا
ايها الكفرون وقل هو الله احد ويجمع
فی دعاء القنوت بين قول الحنفية والشافعية
ثم يصلی علی النبی صلی الله عليه وآله وسلم ثم
يشتغل بالذكر علی ما تعلم الی السحر الاولی
وهو السدس الباقی من الليل ثم يستغفر الله
لنفسه ولوالديه ولجميع المومنين والمومنات
والمسلمين والمسلمات والاحياء منهم
والاموات فيكون مودياً بهذا
الاستغفار جميع حقوق المومنين و
المومنات ثم اذا قرب الصبح يدعو الدعوات
يليق باصحاب المحبة وارباب الهمم
العلية فان ذالك الوقت وقت خاص
يستجاب فيه الدعوات فيدعو بما يلهمه
الله تعالی بمقتضی مقامه ويحترز
طالب الحق فی الادعية عن الطلبات
الدنية سجد والدعاء لامتثال امره
اذ قال ادعونی استجب لكم وللتمكن اظهار
الذلة والافتقار اذ قال بمقتضی
كرمه وجوده علی لسان نبيه

اور انا فتحنا اور سورہ زمر یا سورہ حدید
یا جون سی سورۃ چاہے پھر اور دو
رکعتیں پڑھے سورہ ملک اور سورہ
مزمل پھر دو اور رکعت میں سورہ طٰہٰ
تمام یا کسی قدر پھر وتر پڑھے سبح اسم
اور قل یا ایہا الکفرون وقل ھو اللہ اور جمع کرے
دعا قنوت میں حنفیہ وشافعیہ کا قول پھر درود
شریف پڑھے پھر ذکر میں مشغول ہو جو جانتا ہے اول سحر
تک اور وہ چھٹا حصہ شب کا باقی ہے مغفرت
چاہئے اللہ سے اپنے لئے اور اپنے والدین
اور جمیع مومنین ومومنات کے اور مسلمین ومسلمات
زندہ اور اموات کیواسطے تو ادا ہو جاتے ہیں
اس استغفار سے جمیع حقوق مومنین ومومنات
کے پھر جب صبح قریب ہو تو دعائے ایسی جو
لائق ہو اصحاب محبت اور عالی ہمتوں کے
کیونکہ یہ وقت خاص دعا کے قبول
کا ہوتا ہے تو دعا کرے وہ جو اللہ کیطرف
سے الہام ہو موافق اپنے مقام کے اور طالب
حق کو چاہیئے دعا میں بچے ایسی دعاؤں سے
جو کمینہ ہیں بہت اور دعا اسکے فرمان بجالانے
کے واسطے ہے کہ اس نے فرمایا ہے ادعونی
استجب لکم اور واسطے تمکن اور اپنی ذلت و
محتاجی ظاہر کرنیکو کیونکہ اس نے اپنے کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من لم یسال
اللہ من فضلہ غضب علیہ و
لا فکرمہ ولطفہ کاف وجودہ و
غناہ واف وجدنا ولم نک شیئاً
واسبغ علینا نعمہ ظاہرۃ وباطنۃ
من غیر استحقاق ولا سابقۃ
خدمت وطاعتہ فھو الان یمن
علینا وفی الاتی یمن علینا انشاء اللہ
تعالی بفضلہ وکرمہ ولکن
مقتضی حکمتہ ان یتعبد بالطاعات
وعبادات واذکار وادعیۃ واستغفار
لیزیدنا بالفضل من فضلہ ومن ظھر
علیہ اسرار صفاتہ الازلیۃ الابدیۃ عرف
ان الامور التی وقعت وتقع فی جمیع
الکائنات والاوامر والنواھی التی
صدرت فی التعبدات ھی مقتضیات
الصفات الثابتۃ للذات ازلا وابدا
فلا یطلب الحجۃ والبرھان واظھر
التسلیم والاذعان یصل انشاء اللہ
تعالی الی مراتب کمال الایمان والاحسان
والعرفان ثم اذا طلع الصبح الصادق
یفعل ویقول ما تقدم ذکرہ والحمد للہ
علی التوفیق۔

وبخشش کی راہ سے کہا ہے اپنے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک
پر جو اللہ سے نہ سوال کرے اس
شخص سے خدا غصہ ہوتا ہے۔ اور نہیں
تو اس کا لطف وکرم کافی ہے۔ اور اس کی
بخشش وغنا وافی ہے ہم کو ہست کر دیا
حالانکہ ہم کچھ بھی نہ تھے۔ اور ہم پر بڑی
نعمتیں ظاہر وباطن کی فراخ کیں ہمارا
کچھ استحقاق نہ تھا نہ کوئی سابقہ خدمت
وعبادت کا اب بھی اُسکا ہم پر احسان ہے
اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالی بفضلہ وکرمہ
لیکن اُسکی حکمت کا مقتضا ہے۔ کہ اس کی
طاعات وعبادات کریں اور ذکر اور دُعائیں
اور استغفار تاکہ ہم کو زیادہ کرے اپنے
فضل سے اور جس پر ظاہر ہوئے اسرار
اسکی صفات ازلیہ ابدیہ کے وہ پہنچانتا ہے
کہ جو امور واقع ہوئے اور ہوتے ہیں اور ہونگے
تمام کائنات میں اور جو جو امر اور نہی صادر
ہوئے عبادات میں وہ مقتضا ہے۔ اسکی صفات
کا جو اسکی ذات کیواسطے ہیں۔ ازلاً اور ابداً
تو وہ حجت اور برہان نہیں طلب کرتا اور تسلیم
ویقین ظاہر کرتا ہے۔ انشاء اللہ مراتب کمال
ایمان واحسان وعرفان کو پہنچیگا۔ پھر جب صبح

اما طریقہ کبرویہ شعب او بسیار است شہر
آنہا امروز در ترکستان وکشمیر وغیرہ آن شعبہ
امیر سید علی ہمدانی است و نادرترین آنہا
خرقہ کبرویہ است از جہت خواجہ نقشبند
لبس ھذا الفقیر الخرقۃ من الشیخ
ابی طاھر وھو لبسھا من ابیہ بلباسہ
من الشیخ احمد القشاشی بلباسہ لھا
من الشیخ احمد الشناوی بلباسہ لھا
من ید ابیہ من ید جدہ بلباسہ لھا
من الشیخ عبد الوھاب الشعراوی
بلباسہ لھا من شیخ الاسلام
زین الدین ذکریا بلباسہ لھا
من الشمس محمد بن عمر الواسطی
وھو من ابی العباس احمد الزاھد و
ھو من الشھاب المشقی وھو من عبد الرحمان
الشرقی وھو من احمد الرودباری
وھو من رضی الدین علی بن سعید
الغزنوی المعروف بلالا وھو من
المجد البغدادی وھو من الشیخ نجم الدین الکبری
وایضاً لبسھا الشیخ ابو طاھر من ابیہ الشیخ
ابراھیم الکردی من القشاشی من الشناوی
من السید غضنفر بن جعفر النھروانی
نزیل مدینۃ المشرفۃ من الشیخ

صادق ہوا کرے تو وہی کرے اور کہے جیسا
ذکر ہو چکا ہے۔ والحمد للہ علی التوفیق۔ اور طریقہ
کبرویہ کے شعبے بہت ہیں۔ انمیں بہت مشہور
ترکستان وکشمیر وغیرہ میں امیر سید علی ہمدانی
کا شعبہ ہے۔ اور بہت نادر انکا خرقہ کبرویہ
ہے۔ خواجہ نقشبند کی جہت سے اس فقیر
نے یہ خرقہ پہنا ہے۔ شیخ ابوطاہر کے ہاتھ
سے اور انہوں نے اپنے باپ سے انہوں
نے شیخ احمد قشاشی سے انہوں نے شیخ
احمد شناوی سے انہوں نے اپنے والد کے
ہاتھ سے انہوں نے ان کے دادا شیخ عبدالوہاب
شعراوی سے انہوں نے شیخ الاسلام زین الدین
ذکریا سے انہوں نے شمس محمد بن عمر واسطی
سے انہوں نے ابوالعباس احمد زاہد سے اور
انہوں نے شہاب دمشقی سے انہوں نے عبدالرحمان
شرقی سے انہوں نے احمد رودباری سے انہوں
نے رضی الدین علی بن سعید غزنوی سے، جو
لالا مشہور ہیں۔ انہوں نے محمد بغدادی سے
انہوں نے شیخ نجم الدین کبری سے اور نیز
شیخ ابوطاہر نے پہنا اپنے والد شیخ ابراہیم
کردی سے انہوں نے قشاشی سے انہوں نے
شناوی سے انہوں نے سید غضنفر بن جعفر
نہروانی نزیل مدینہ مشرفہ سے انہوں نے

تاج الدین عبد الرحمن بن مسعود
الکاذرونی عن الحافظ نور الدین
احمد الطاؤسی قال لبستها تبرکا من
المحقق الشریف السید علی الجرجانی
وھو من خواجہ علاؤ الدین العطار
سمرقندی وھو من خواجہ بہاؤ الدین
محمد المشہور بنقشبند وھو من الشیخ
سلطان الدین وھو من الشیخ احمد
مولانا وھو من الشیخ باباکمال الجندی
وھو من الشیخ المقتدی نجم الدین الکبری
وایضاً اخذ ھذا الفقیر الطریقۃ ولبس
الخرقۃ عن ابی الشیخ عبد الرحیم
عن السید عبد اللہ عن الشیخ ادم
البنوری عن الشیخ احمد السرھندی عن
الشیخ یعقوب الصرفی الکشمیری عن
الشیخ حسین الخوارزمی عن الشیخ
حاجی محمد بن صدیق الجبوشانی عن
الشیخ شاہ علی بیدآوازی عن الشیخ
رشید الدین محمد بیدآوازی عن السید
عبد اللہ برزش آبادی عن الشیخ
اسحٰق الختلانی عن الامیر سید علی
الھمدانی ثم الامیر السید علی الھمدانی
اخذ الطریقۃ عن الشیخ شرف الدین

شیخ تاج الدین عبد الرحمن بن مسعود کازرونی
سے انہوں نے حافظ نور الدین احمد طاؤسی
سے کہا پہنا میں نے تبرکاً محقق شریف سید
علی جرجانی سے انہوں نے خواجہ علاؤ الدین
عطار سمرقندی سے اُنہوں نے خواجہ
بہاؤ الدین محمد مشہور نقشبند سے انہوں نے
شیخ سلطان الدین سے اُنہوں نے
شیخ احمد مولانا سے انہوں نے شیخ
باباکمال جیدری سے انہوں نے شیخ
مقتدا نجم الدین کبری سے اور نیز اس فقیر
نے یہ طریق حاصل کیا۔ اور خرقہ پہنا اپنے
والد شیخ عبد الرحیم سے انہوں نے سید
عبد اللہ سے اُنہوں نے شیخ آدم بنوری
سے انہوں نے شیخ احمد سرہندی سے
انہوں نے شیخ یعقوب صرفی کشمیری
سے انہوں نے شیخ حسین خوارزمی سے
انہوں نے شیخ حاجی محمد صدیق جبوشانی
سے اُنہوں نے شاہ علی بیدآوازی سے
انہوں نے شیخ رشید الدین محمد بیدآوازی سے
انہوں نے سید عبد اللہ برزش آبادی سے
انہوں نے شیخ اسحٰق ختلانی سے انہوں
نے امیر سید علی ہمدانی سے پھر امیر سید علی
ہمدانی نے حاصل کیا طریقہ شیخ شرف الدین

محمود بن عبد اللہ المزدقانی والشیخ
تقی الدین علی الدوستی السمنانی کلاھما
عن الشیخ علاؤالدین ولد احمد بن
محمد السمنانی عن الشیخ نور الدین عبد الرحمن
الکسرفنی الاسفرائی عن الشیخ جمال الدین
احمد الجوزفانی عن الشیخ رضی الدین علی
لالا عن الشیخ نجم الدین الکبری ثم
الشیخ المقتدی نجم الحق والدین ابو الجناب
احمد بن عمر بن محمد الخوارزمی الخیوقی
المعروف بالکبری الموصوف بشیخ
ولی تراش لہ جھتان احدھما انہ صحب
لبس الخرقۃ تبرکا واخذ الطریقۃ عن
الشیخ عمار بن یاسر عن الشیخ ابی النجیب
عبد القاھر بن عبد اللہ السہروردی
عن ابیہ عن عمہ عمر بن محمد عن ابیہ
محمد بن عویہ عن احمد بن الیسار عن
ممشاد الدینوری عن ابی القاسم الجنید
بسندہ المذکور والثانیۃ انہ صحب ولبس
خرقۃ الاصل واخذ الطریقۃ عن
الشیخ اسمٰعیل القصری وھو عن
الشیخ محمد بن المالکیل وھو عن الشیخ
داؤد بن محمد المعروف بخادم الفقراء
وھو عن الشیخ ابی العباس بن ادریس

محمود بن عبد اللہ مزدقانی سے اور شیخ تقی الدین
علی دوستی سمنانی سے اور ان دونوں نے
شیخ علاؤ الدین ولد احمد بن محمد سمنانی
سے اُنہوں نے شیخ نور الدین عبد الرحمان
کسرفنی اسفرائی سے انہوں نے شیخ جمال الدین
احمد جوزفانی سے انہوں نے شیخ رضی الدین
لالا سے انہوں نے شیخ نجم الدین کبری سے
پھر شیخ مقتدا نجم الحق والدین ابو الجناب
احمد بن عمر بن محمد خوارزمی خیوقی معروف
کبری مشہور شیخ ولی تراش کو دو جہتوں
سے ہے ایک تو انہوں نے صحبت پائی
اور خرقہ پہنا اور حاصل کیا طریقہ شیخ
عمار بن یاسر سے اُنہوں نے شیخ ابو النجیب
عبد القاہر بن عبد اللہ سہروردی سے انہوں
نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا عمر بن
محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد بن عویہ سے
انہوں نے احمد بن یسار سے انہوں نے ممشاد دینوری
سے انہوں نے ابو القاسم جنید سے ساتھ سند
مذکور کے اور دوسری جہت یہ کہ انہوں نے صحبت
پائی اور اصل خرقہ پہنا اور طریقہ حاصل کیا شیخ اسمٰعیل
قصری سے انہوں نے بن المالکیل سے اُنہوں نے
شیخ داؤد بن محمد عرف خادم الفقراء سے اور انہوں
نے شیخ ابو العباس بن ادریس سے اور اُنہوں

وھو من الشیخ ابی القاسم بن رمضان و
ھو من الشیخ ابی یعقوب النہرجوری و
ھو من الشیخ ابی یعقوب السوسی وھو من
الشیخ عبد الواحد بن زید وھو من الشیخ
کمیل بن زیاد وھو من سیدنا علی رضی
اللہ عنہ وقدس اللہ اسرارھم ورحمنا
بھم آمین طاؤسی نسبت ابی طاؤس التابعی
المشھور کسر فنی بفتح کاف وکسر سین
مھملۃ وفا ونون معرب جوریان بضم
جیم وسکون واؤ ورای مھملۃ و بای
عجمیہ ابو الجناب بفتح جیم وتشدید
نون و بای موحدہ خیوقی بکسر خای
معجمہ وسکون یای تحتیہ وفتح واؤ
وکسر قاف قصری بفتح قاف وسکون
صاد مھملہ وکسر رای مھملہ شیخ نجم الدین
کبری خرقہ اصل از دست شیخ اسمٰعیل
قصری پوشیدہ است مراد بخرقہ اصل
آنست کہ نہ از جہت تبرک بودہ باشد
محمد بن مالکیل بسکون لام وکسر کاف
وسکون یای مثناۃ تحتیہ۔ کاتب حروف
گوید در بعضی نسخہ مانکیل بجائے لام یافتہ می
شود ونہرجوری بفتح نون وسکون ھا وفتح
رای مھملہ وضم جیم وسکون واؤ وکسر رای مھملہ

نے شیخ ابو القاسم بن رمضان سے۔ اور انہوں
نے شیخ ابو یعقوب نہرجوری سے اور انہوں
نے شیخ ابو یعقوب سوسی سے اور انہوں نے
شیخ عبد الواحد بن زید سے اور انہوں نے
شیخ کمیل بن زیاد سے اور انہوں نے سیدنا
علی سے رضی اللہ عنہ وقدس اللہ اسرارہم
ورحمنا بہم آمین۔ طاؤسی نسبت طاؤس
تابعی مشہور ہیں کسر فنی بفتح کاف وکسر سین
مہملہ وفا ونون ہے۔ جوریان بضم جیم و
سکون واؤ ورائے مہملہ وبائے عجمیہ ہے
ابو الجناب بفتح جیم وتشدید نون وبائے
موحدہ ہے۔ خیوقی بکسر خائے معجمہ وسکون
یائے تحتیہ وفتح وکسر قاف ہے قصری
بفتح قاف وسکون صاد مہملہ وکسر رائے
مہملہ ہے۔ شیخ نجم الدین کبری نے خرقہ
اصل شیخ اسمٰعیل قصری کے ہاتھ سے
پہنا ہے اور خرقہ اصل سے مراد یہ ہے
کہ تبرک کی جہت سے نہ ہو۔ محمد بن مالکیل
بہ سکون لام وکسر کاف وسکون یائے
مثناۃ تحتیہ ولام ہے کاتب حروف
کہتا ہے بعضے نسخوں میں مانکیل یعنی نون
بجائے لام اول کے لکھا ہوا ہے۔ نہرجوری
بفتح نون وسکون ہا وفتح رائے مہملہ وضم جیم

ویا تحتیہ سوسی بواو میان دو سین مہملہ
اول مضموم وثانی مکسور منسوب بسوس
شہرے است بمغرب یا شہرے سوس
نام کہ درو سے قبر دانیال پیغمبر است.
شیخ مجدالدین بغدادی در کتاب تحفۃ البررہ
آوردہ است کہ نسبت خرقہا متصل ست
بہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحدیث درست
متصل مستفیض وفرمودہ است کہ مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرقہ پوشانید امیرالمومنین
علی را کرم اللہ وجہہ وتمام ایں سلسلہ را ذکر
کردہ است قلت والمحققون من اھل
الحدیث ینکرون ھذا الاتصال من النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومع ذالک فلم
یزالو ینسبونہ الی ابی القاسم الجنید البغدادی
ومن فی طبقۃ واللہ اعلم انبانی السید
الوالد اجازۃ قال انبانی الشیخ عظمۃ اللہ
الاکبری اجازۃ عن ابیہ عن جدہ عن
الشیخ عبدالعزیز الدھلوی انہ قال
منقول است از مولانا نورالحق والدین جعفر
نوراللہ مرقدہ کہ کیفیت اورا دو
اوقات سلسلہ کامل المحقق الصمدانی
علی الثانی امیر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ
العزیز آنست کہ چوں سپیدی صبح صادق

وسکون واؤ وکسر رائے مہملہ ویائے تحتیہ
ہے سوسی بواؤ میان دو سین مہملہ اول
مضموم وثانی مکسور نسبت ہے سوس سے
کہ ایک شہر ہے مغرب میں یا وہ شہر سوس نام
کہ جسمیں قبر ہے دانیال پیغمبر کی. شیخ مجدالدین
بغدادی نے کتاب تحفۃ البررہ میں لکھا ہے کہ خرقوں
کی نسبت متصل ہے. پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تک حدیث درست متصل مستفیض سے اور
فرمایا ہے کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرقہ
پہنایا امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ کو اور تمام
اس سلسلہ کا ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں اور محققین
اہل حدیث نے انکار کیا ہے اس اتصال کا نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور باوجود اسکے ہمیشہ
نسبت اس سے کہتے ہیں ابوالقاسم جنید بغدادی
تک اور جو انکے طبقہ میں ہیں واللہ اعلم. خبر دی
مجھ کو حضرت والد نے اجازت کی. کہا خبر دی مجھ
کو شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی نے اجازت کی
اپنے والد انکے دادا شیخ عبدالعزیز دہلوی
سے کہ انہوں نے فرمایا کہ منقول ہے. حضرت
مولانا نورالحق والدین جعفر نوراللہ مرقدہ سے
کہ کیفیت اوراد اوقات کے سلسلہ کامل
محقق صمدانی علی ثانی امیر سید علی ہمدانی قدس
اللہ سرہ العزیز کی یہ ہے کہ جب صبح صادق

بدمد۔ دو رکعت نماز سنت بامداد بگزارد
وچوں سلام بدہد این تسبیح را صد بار بخواند
کہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
وبحمدہ استغفر اللہ نقل است از
حضرت کہ در منشیات خود نوشتہ اند کہ در
آن وقت کہ بسراندیپ بزیارت قدم گاہ
آدم صفی رفتم چوں نزدیک آن قدم گاہ رسیدم
سحرگاہ واقعہ عظیم شد کہ جمع کثیر از مشائخ کبار
بدیدن این درویش آمدند ویکے ازاں جملہ شیخ
نجم الدین کبری بود قدس سرہ العزیز در آنحالت
از شیخ سوال کردم از اذکار کدام فاضل تر
ست کہ بمواظبت آں قربت بندہ بحق
بیسر شود شیخ فرمود کہ در جملہ اخبار واردہ و
احادیث صحیحہ نظر کردم آن عظمتی کہ دریں تسبیح
یافتم در ہیچکدام نیافتم چوں بخود باز آمدم
این حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم بخاطر آمد کہ کلمتان خفیفتان علی اللسان
ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن
وہما سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ
العظیم وبحمدہ استغفر اللہ صدق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشیخ محی الدین
بن العربی قدس سرہ در فتوحات آوردہ است
کہ ہر کہ بامداد صد بار این تسبیح بگوید ویرا ہیچ

طلوع ہو دو رکعت نماز سنت فجر پڑھے
جب سلام پھیرے اس تسبیح کو ایک سو
دفعہ پڑھے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان
اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ نقل ہے
ان حضرت سے کہ اپنے منشیات میں لکھا ہے
کہ جب میں سراندیب میں واسطے زیارت قدم
گاہ آدم صفی علیہ السلام کے گیا جب نزدیک قدمگاہ
کے پہنچا صبحکو واقع عظیم یعنی خواب دیکھا کہ بہت سے
مشائخ کبار اس درویش کے دیکھنے کو آئے ہیں انمیں
ایک شیخ نجم الدین کبری بھی تھے قدس اللہ سرہ
العزیز میں نے اس حال میں شیخ سے سوال کیا۔ کہ
کونسا ذکر بہت افضل ہے کہ اسپر مواظبت کرنے
سے بندہ کو حق تعالی کا قرب میسر ہو جائے شیخ نے
فرمایا کہ سب اخبار واردہ اور صحیح حدیثوں کو میں نے غور
سے دیکھا جو عظمت کہ اس تسبیح میں پائی کسی میں نہ
پائی جب میں ہشیار ہوا تو یہ حدیث حضرت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے یاد آئی کلمتان
خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان
حبیبتان الی الرحمن وہما سبحان اللہ
وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر
اللہ سچے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فتوحات
مکی میں لکھا ہے کہ جو کوئی اسے سو دفعہ صبح کو یہ

طوق وظائف گردن تم

ف
کلمات جو زبان پر ہلکے ہیں پر میزان پر بھاری ہیں اللہ کے پیارے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم الخ ۔۱۲

گناہ ماند و ایں از وصایائے مشائخ است۔
ہر کہ مداومت نماید برکت و صفائی آں را
مشاہدہ خواہد کرد۔ چوں صد بار بخواند ایضاً
ایں دعا را کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ
تعالےٰ عنہما از حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم روائیت می کند کہ میان سنت
و فریضہ بامداد بخواند۔ اللّٰھم انی اسئلك
رحمۃ تا آخر بخواند بعدہٗ فریضہ
نماز بامداد بگذارد چوں سلام دہد
باورادِ فتحیہ خواندن مشغول شود کہ از
تبرکات انفاس ہزار و چہار صد ولی
کامل جمع شدہ است و فتح ہر یک ازاں
در کلمہ بودہ است ہر کہ از سر حضور
ملازمت نماید برکت و صفائی آں مشاہدہ
خواہد نمود و از ولایت ہزار و چہار صد
ولی نصیب یابد واللہ ولی التوفیق،
اکنوں اگر فضائل و خواص ایں اوراد گفتہ
شد بتطویل انجامد چنانکہ آں حضرت در
مدت عمر خود معمورۂ عالم را سہ نوبت
سیر کردہ اند ہزار چہار صد ولی کامل را
یافتہ اند و چہار صد را از ایشاں در یک
مجلس سلطان محمد خدا ئے بندہ دیدہ اند
و از ہر ولی در وقت وداع دعائے در رقعہ

تسبیح پڑھے اسکا کوئی گناہ نہ رہے۔ اور یہ
مشائخ کے وصایا میں سے ہے کہ جو کوئی اسے
سو دفعہ ہمیشہ پڑھا کرے۔ اس کی برکت اور
صفائی مشاہدہ کرے گا۔ ایضاً اس دعا کو جو
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روائیت
کی ہے۔ کہ صبح کی سنتوں اور فرضوں کے
درمیان پڑھے۔ اللّٰھم انی اسئلك رحمۃ
آخر تک پڑھ کر پھر فرض صبح کے پڑھے جب
سلام پھیرے اوراد فتحیہ پڑھنے میں مشغول
ہو۔ کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کے متبرک کلام
سے جمع ہوا ہے۔ اور فتح ہر ایک کی ان میں
سے ایک کلمہ میں ہوئی ہے۔ جو حضوری کیساتھ
اپنے پہ لازم کرلے۔ اُسکی برکت اور صفائی
مشاہدہ کریگا۔ اور ایک ہزار چار سو ولی کی ولائیت
سے حصہ پائے گا۔ واللہ ولی التوفی۔ اب اگر
فضائل اور خواص اس اوراد کے بیان کئے
جائیں تو بہت طویل ہو جائے۔ اسو اسطے
کہ آں حضرت نے اپنی ساری عمر میں معمورۂ
عالم کی تین مرتبہ سیر کی ہے۔ اور چودہ سو
ولی کامل سے ملے ہیں۔ اور ان میں سے چار
سو کو ایک مجلس میں سلطان محمد خدا کے بندے
نے دیکھا ہے۔ اور ہر ولی سے رخصت کے

التماس نمودہ اند و آن رقعہا را بر جامہ
خود مرقع کردہ اند۔ و آن ادعیہ و اذکار
را کہ بے اختیار بر زبان ایشاں
جاری مے شد جمع ساختہ اند این
اوراد شدہ است منقول است از ہماں
حضرت کہ چوں دوازدہم بار بہ زیارت
کعبہ رفتم بمسجد اقصیٰ رسیدم حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را واقعہ
دیدم کہ بجانب این درویش مے آیند
برخاستم پیش رفتم و سلام بگفتم
از آستین مبارک خود جزوی
بیروں آوردند و این درویش را فرمود کہ
خذ ہذا الفتحیۃ یعنی بگیر این فتحیہ را چوں
از دست مبارک حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم گرفتم و نظر کردم ہمیں اوراد
بودند۔ بدین اشارت اوراد فتحیہ نام کردہ
شد واللہ الہادی الی الصراط مستقیم۔
فذکر الاوراد الفتحیۃ بتمامھا و وجدت
بخط سیدی الوالد قدس سرہ ختم میر
سید علی ہمدانی اول نیم شب برخیزد وضو
تازہ کند و دو رکعت نفل ادا نماید و در
ہر رکعتے بعد فاتحہ پانزدہ بار سورۂ اخلاص
بعد از سلام ہزار بار بخواند بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

وقت دعا اور رقعہ کی التماس کی ہے۔ اور ان
رقعوں کو اپنے جامہ پر مرقع کیا ہے۔ اور ان
دعاؤں کو اور ذکروں کو جو بے اختیار انکی زبان پر
جاری ہوتے تھے جمع کیا ہے یہ اوراد ہو گیا ہے
منقول ہے۔ انھیں حضرت سے کہ جب بارہویں
دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا مسجد اقصیٰ
میں پہونچا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کیطرف
تشریف لا رہے ہیں میں اٹھا اور آگے گیا اور
سلام کیا آپ نے اپنی آستین مبارک سے ایک
جزو نکالا اور اس درویش سے فرمایا کہ خذ
ھذا الفتحیہ یعنی اس فتحیہ کو لے جب میں
نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے دست مبارک سے اور نظر کی تو یہی اوراد
تھے۔ اسی اشارہ سے ان کا نام فتحیہ
رکھا گیا۔ واللہ الھادی الی صراط مستقیم۔
پس ذکر اوراد فتحیہ کا تمام ہوا۔ اور حضرت
والد قدس سرہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا۔
طریق ختم میر سید علی ہمدانی اول آدھی رات
کو اٹھے اور وضو تازہ کرے اور دو رکعت
نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد
پندرہ دفعہ سورہ اخلاص بعد سلام کے ہزار
دفعہ کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اسکے بعد ہزار

طریقہ ختم حضرت میر سید علی ہمدانی

بعد ازاں ہزار بخواند یا خفی الالطاف ادرکنی بلطفک الخفی بعدہ ہزار و یکبار یا بدوح بخواند و سر بگریبان فرود برود و مراقبہ کند بہ بیند از عالم غیب چہ چیز مشاہدہ می شود۔ بعد از فراغ دوگانہ ثواب امیر سید علی ہمدانی بخواند۔ انتہی

فصل

اما طریقہ مدینیہ را شعب بسیار است و اشہر آنہا در مغرب شعبہ مغاربہ ہست و در حضرموت شعبہ عید روسیہ از جہت سید عبداللہ روس کبیر و این فقیر را ارتباط بہر یکے واقع شدہ اخذ کردا این طریق را از شیخ ابوطاہر عن شیخی الحرم المکی الشیخ احمد نخلی والشیخ عبداللہ بن سالم البصری عن الشیخ عیسٰی المغربی عن شیخہ سعید بن ابراہیم الجزائری المفتی الشہیر بقدورہ عن الشیخ المحقق سعید بن المصری عن الولی الکامل احمد محی الوہرانی عن شیخ الاسلام العارف باللہ سیدی ابراہیم التازی عن شیخ الطریقۃ سیدی صالح بن موسٰی الزوادی عن الشیخ معمر محمد بن مخلص عن الشیخ مغلطائی بن فلیح عن ابی عبداللہ

دفعہ پڑھے یا خفی الطاف ادرکنی بلطفک الخفی اسکے بعد ایک ہزار اور ایک دفعہ یا بدوح اور سر گریبان میں جھکاوے اور مراقبہ کرے دیکھے عالم غیب سے کیا چیز مشاہدہ ہوتی ہے جب اس سے فارغ ہو دوگانہ پڑھے اسکا ثواب میر سید علی ہمدانی کو بخشے۔ انتہی

فصل

طریقہ مدینیہ کے شعبے بہت ہیں۔ ان میں بہت مشہور مغرب میں شعبہ مغاربہ ہے اور حضرموت میں شعبہ عیدروسیہ ہے سید عبداللہ عید روس کبیر کی جہت سے اور اس فقیر کو ہر ایک سے ارتباط ہے۔ حاصل کیا میں نے اس طریقہ کو شیخ ابوطاہر سے انہوں نے دو شیخوں حرم کے مکے سے شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبداللہ بن سالم بصری سے انہوں نے شیخ عیسٰی مغربی سے انہوں نے اپنے شیخ سعید بن ابراہیم جزائری مفتی عرف قدورہ سے انہوں نے شیخ محقق سعید بن مصری سے انہوں نے ولی کامل احمد محی وہرانی سے انہوں نے شیخ الاسلام عارف باللہ سیدی ابراہیم تازی سے انہوں نے شیخ الطریقۃ سیدی صالح بن موسٰی زوادی سے انہوں نے شیخ معمر محمد بن مخلص سے انہوں نے شیخ مغلطائی بن فلیح سے انہوں

سلسلہ عیدروسیہ

العریان عن والدہ الشیخ جماعۃ الطویل
النامدی عن شریف ابی محمد الناجوری
من القطب ابی محمد صالح عن قطب
الطریقۃ الشیخ ابی محمد بن المغربی ایضاً
اخذ کرد این فقیر طریقہ را از شیخ ابوطاہر
عن الشیخ احمد النخلی المکی عن السید عبد الرحمان
بن علی باعلوی تلمیذ السید عبد اللہ بن
علوی الحداد زوج ابنتہ عن السید عبد اللہ
بن علوی حداد و انتسابہ فی الطریقۃ
الی السید محمد بن علوی نزیل مکۃ عن
السید عبد اللہ بن علی صاحب الزہط
عن الشیخ بن عبد اللہ العیدروس
المقبور باحمد اباد عن والدہ السید
عبد اللہ بن الشیخ عن عمہ السید ابی
بکر العیدروس صاحب عدن عن
ابیہ القطب السید عفیف الدین
عبد اللہ العیدروس والکبیر الذی
ینسب الیہ الشعب العیدروسیہ
عن عمہ السید عمر المحضار عن
والدہ السید عبد الرحمان بن
محمد الشقاف عن ابیہ محمد بن علی
مولی الدویلہ عن ابیہ علی بن علوی
عن ابیہ علوی بن محمد عن ابیہ محمد بن

نے ابوعبداللہ عریاں سے انہوں نے اپنے والد
شیخ جماعت طویل نامدی سے انہوں نے شریف
ابو محمد ناجوری سے انہوں نے قطب ابو
محمد صالح سے انہوں نے قطب الطریقہ شیخ
ابو محمد بن مغربی سے اور نیز حاصل کیا۔ یہ
طریقہ اس فقیر نے شیخ ابوطاہر سے انہوں نے
شیخ احمد نخلی مکی سے انہوں نے سید عبد الرحمن
بن علی باعلوی شاگرد سید عبداللہ بن علوی
حداد اپنے داماد سے انہوں نے سید عبداللہ
بن علوی حداد سے اور انکی نسبت طریقہ
میں ہے سید محمد بن علوی نزیل مکہ کیطرف
انہوں نے سید عبداللہ بن علی صاحب الزہد
سے انہوں نے شیخ بن عبداللہ عیدروس سے
جنکی قبر احمد آباد میں ہے۔ انہوں نے اپنے والد
سید عبداللہ بن شیخ سے انہوں نے اپنے چچا سید
ابوبکر عیدروس صاحب عدن سے انہوں نے
اپنے والد قطب سید عفیف الدین عبداللہ
عیدروس سے اور وہ بزرگ جن کی طرف
نسبت کیا جاتا ہے۔ شعبہ عیدروسیہ انہوں
نے اپنے چچا سید عمر محضار سے انہوں نے
اپنے والد سید عبدالرحمن بن شقاف سے
انہوں نے اپنے والد محمد بن علی مولی دویلہ سے
انہوں نے اپنے والد علی بن علوی سے انہوں نے

علی وھو جد آل سادہ علوی عن الشیخ ابی مدین المغربی بواسطۃ رجلین الشیخ عبد اللہ الصالح المغربی والشیخ عبد الرحمن المقعد المغربی وکان الشیخ ابومدین ارسل الشیخ عبد الرحمن یلبس الفقیہ المقدم محمد بن علی فمرض بمکۃ فارسل الشیخ عبد اللہ الی حضرموت فالبسہ الخرقۃ ثم الشیخ المقتدی ابومدین شعیب بن حسن المغربی اخذ الطریقۃ ولبس الخرقۃ عن شیخ ابی یعزا عن الشیخ علی بن حرزہم عن الفقیہ الحافظ القاضی ابی بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد المعاضری المعروف بابی بکر بن العربی الاندلسی الاشبیلی عن الامام حجۃ الاسلام ابی حامد محمد الغزالی عن امام الحرمین عبد الملک عن والدہ الشیخ ابی محمد عبد اللہ بن یوسف الجوینی عن الشیخ العالم العارف ابیطالب المکی محمد بن علی بن عطیہ الحارثی عن ابی بکر دلف بن جحدر الشبلی عن السید الطائفہ ابی القاسم جنید البغدادی والمحمد بن علی الفقیہ المقدم طریقۃ اخرٰی ھی

اپنے والد علوی بن محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی سے کہ وہ جد ہیں آل سادہ باعلوی کے انہوں نے شیخ ابومدین مغربی سے بواسطہ دو شخصوں کے ایک شخص عبد اللہ صالح مغربی اور ایک شخص عبد الرحمٰن مقتدی مغربی اور شیخ ابومدین نے بھیجا تھا شیخ عبد الرحمٰن کو کہ خرقہ پہنائے فقیہ مقدم محمد بن علی کو سو وہ بیمار ہو گئے مکہ میں تو بھیجا شیخ عبد اللہ نے حضرموت کی طرف توانکو خرقہ پہنایا پھر شیخ مقتدی ابومدین شعیب بن حسن مغربی نے طریقہ اخذ کیا اور خرقہ پہنا اپنے شیخ ابو یعزا سے انہوں نے شیخ علی بن علی حرزہم سے انہوں نے فقیہ حافظ قاضی ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن محمد معاضری عرف ابوبکر بن عربی اندلسی شبیلی سے انہوں نے امام حجۃ الاسلام ابوحامد محمد غزالی سے انہوں نے امام الحرمین عبد الملک سے انہوں نے اپنے والد شیخ امیر محمد عبد اللہ بن یوسف جوینی سے انہوں نے شیخ عالم عارف ابوطالب مکی محمد بن علی بن عطیہ حارثی سے انہوں نے ابوبکر دلف بن جحدر شبلی سے انہوں نے سید طائفہ ابوالقاسم جنید بغدادی سے اور محمد بن علی فقیہ مقدم کو دوسری جہت سے طریقہ کی کہ وہ آبائی و اجدادی ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے طریقہ اخذ کیا اپنے

طریقۃ الاباء والجد وھی انہ اخذ عن ابیہ علی وھو اخذ عن والدہ محمد صاحب مرباط عن ابیہ علی خالع قسم عن ابیہ علوی عن ابیہ محمد عن ابیہ علوی عن ابیہ عبد اللہ عن والدہ المہاجر فی اللہ احمد عن ابیہ عیسٰی عن ابیہ محمد عن ابیہ علی العریضی عن ابیہ الامام جعفر الصادق وکذلک لابی مدین طریقہ آخری ترجع الی النوری و ھی ان الشیخ ابامدین اخذ الطریقۃ عن الشیخ ابی یعزا ابنور وھو عن الشیخ ابی شعیب ایوب الساریہ بن سعید الصناجی وھو عن الشیخ عبد الجلیل وھو عن الشیخ ابی الفضل الجوھری وھو عن والدہ ابی عبد اللہ الحسین الجوھری وھو عن الشیخ ابی الحسین النوری المعروف بابن البغوی رفیق الجنید وھو عن السری وایضاً لبس الشیخ ابومدین عن الامام ابی بکر الطرطوسی عن الشاشی عن الشبلی عن الجنید وکذالک الامام حجۃ الاسلام طریقۃ آخری من جھۃ ابی علی الفارمدی وکذالک لابیطالب المکی

اپنے والد علی سے اور انہوں نے اپنے والد محمد صاحب مرباط سے انہوں نے اپنے والد خالع قسم سے انہوں نے اپنے والد علوی سے اُنہوں نے اپنے والد عبد اللہ سے اُنہوں نے اپنے والد مہاجر فی اللہ احمد سے اُنہوں نے اپنے والد عیسٰی سے اُنہوں نے اپنے والد محمد سے اُنہوں نے اپنے والد علی عریضی سے اُنہوں نے اپنے والد امام جعفر صادق سے اور اسی طرح ابومدین کا طریقہ دوسرا ہے کہ رجوع ہوتا ہے۔ نوری کی طرف اور وہ یہ ہے کہ شیخ ابومدین نے اخذ طریقہ کیا شیخ ابو لیعزا ابنور سے اور انہوں نے شیخ ابوشعیب ایوب ساریہ بن سعید صنہاجی سے انہوں نے شیخ عبد الجلیل سے انہوں نے شیخ ابوفضل جوہری سے اُنہوں نے اپنے والد ابوعبد اللہ حسین جوہری سے انہوں نے شیخ ابوحسین نوری عرف البغوی رفیق جنید سے اُنہوں نے سری سے اور نیز خرقہ پہنا ابومدین نے امام ابوبکر طرطوسی سے اُنہوں نے شاشی سے انہوں نے شبلی سے اُنہوں نے جنید سے اور اسی طرح امام حجۃ الاسلام کا دوسرا طریقہ ہے جہت ابوعلی فارمدی سے اور اسیطرح ابوطالب مکی کا طریقہ دوسرا ہے

سند کتاب قوت القلوب

طریقة اخری علیها اعتمد صاحب
النفحات وهی انه اخذ الطریقة عن
ابی الحسن محمد بن ابی عبد الله احمد بن
سالم البصری عن سهل بن عبد الله
التستری والشیخ ابو طالب المکی هو
صاحب کتاب قوة القلوب قالوا لم
تصنیف فی الاسلام مثله فی دقایق
الطریقة قلت هذا الکتاب هو اصل
التصوف وکل ماصنف فی السلوک
فهو مخرج علی قوت القلوب مثل
الاحیاء وغنیة الطالبین والعوارف
واسنادی فی کتاب قوت القلوب الی
اخذته اجازة عن الشیخ ابو طاهر
عن الشیخ احمد النخلی عن الشیخ محمد
بن العلاء البابلی عن احمد بن عیسی بن
جمیل الکلبی عن علی بن ابی بکر القرافی
عن ابی الفضل جلال الدین سیوطی عن
الشهاب احمد بن الحجازی عن ابی اسحاق
برهان التنوخی عن ابی العباس احمد
بن ابیطالب الحجازی عن عبد العزیز
بن دلف عن ابی الفتح محمد بن یحیی البروانی
عن ابی علی محمد بن محمد بن عبد العزیز
المهدوی قال اخبرنا عمر بن ابیطالب

جس پر اعتماد کیا ہے صاحب نفحات
نے اور وہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے اخذ کیا طریقہ
ابوالحسن محمد بن ابوعبداللہ احمد بن سالم
بصری سے انہوں نے سہل بن عبداللہ تستری
سے اور شیخ ابوطالب مکی ہیں۔ صاحب کتاب
قوت القلوب لوگوں نے کہا ہے۔ کہ کوئی
تصنیف اسلام میں اسکی مثل نہیں دقایق
طریقہ میں میں کہتا ہوں یہی کتاب اصل تصوف
ہے سوائے اسکے اور جو کتابیں سلوک
میں تصنیف ہوئیں اس سے نکالی گئیں۔
جیسے احیاء اور غنیۃ الطالبین اور عوارف
اور میری اسناد قوت القلوب کی یہ ہے
کہ میں نے حاصل کی اجازت شیخ ابوطاہر سے
انہوں نے شیخ احمد نخلی سے انہوں نے
شیخ محمد بن علاء البابلی سے انہوں نے
احمد بن عیسیٰ بن جمیل کلبی سے انہوں نے
علی بن ابی بکر قرافی سے انہوں نے ابوالفضل
جلال الدین سیوطی سے انہوں نے شہاب احمد
بن محمد حجازی سے انہوں نے ابواسحاق
برہان تنوخی سے انہوں نے ابوالعباس احمد
بن ابوطالب حجازی سے انہوں نے عبدالعزیز
بن دلف سے انہوں نے ابوالفتح محمد بن یحیٰ
بروانی سے انہوں نے ابوعلی محمد بن محمد بن

قال اخبرنا والدی ابو طالب المکی فذکرہ
مزید بزائ معجمہ امیلہ بفتح الف
وکسرہ میم وسکون تحتیہ بعد آن لام
است کذا ضبطنا اللفظتین عن ابی طاہر
مراغی بغین معجمہ وفتح میم نسبت بمراغہ
شہر است بہ آذربیجان فاروث بوزن
فاروق آخر آن مثلثہ است قریہ است
درمیان واسطہ و بصرہ قال الیافعی فی
سنہ ۶۲۸ ان الزواوی نسبۃ الی
الزواوہ قبیلہ کبیرۃ ذات بطون واتخاذ
مسکنہا اعمال اولسیقیہ انتہی۔ وھط
بفتح واو وسکون ہا آخر آن طاء مہملہ است
دیہہ ست نزدیک عدن۔ عدن بفتحتین
شہری ست از یمن بر ساحل بحر عتیبروس
بتحتیہ ومثناۃ از اسماء شہر ست مشتق از
عترسہ بمعنی اخذ بعنف وشدت وآن لقب
شیخ عبداللہ است۔ ثم قیل عیدروس
فجعلت التاء دالا وھو بعین مہملۃ ثم
بیاء مثناۃ ساکنۃ وبدال مہملۃ فراء مضمومۃ
فواو ساکنۃ فسین مہملۃ محضار بکسر المیم
وسکون الحاء المہملۃ وفتح الضاد المعجمۃ
آخرہ راء مہملۃ لقب بالمحضار لسرعۃ
حضورہ عند الاستغاثۃ بہ سقاف

عبدالعزیز مہدوی سے کہا خبر دی ہم کو عمر ابن
ابی طالب نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے والد
ابو طالب مکی نے پھر ذکر کیا مزید زا معجمہ سے ہے
امیلہ بفتح الف وکسرہ میم وسکون تحتیہ بعد اسکے لام
ہے اسی طور ضبط کئے ہیں ہم نے دونوں لفظ
ابو طاہر سے مراغی بغین معجمہ و فتح میم نسبت
ہے۔ مراغہ کیطرف وہ ایک شہر ہے آذر
بیجان میں فاروث بر وزن فاروق آخر میں
ثا مثلثہ ایک قریہ ہے۔ درمیان واسطہ
اور بصرہ کے کہا ہے یافعی نے سنہ ۶۲۸ھ میں
کہ زواوی نسبت ہے زواوہ کی طرف
وہ ایک بڑا قبیلہ ذات بطون واتخاذہی
اور اس کا مسکن اعمال اولسیقیہ ہے انتہی
وھط بفتح واؤ وسکون ہا آخر اسکے طاء
مہملہ ایک گاؤں ہے نزدیک عدن کے
عدن ایک شہر ہے یمن میں سے کنارہ پر دریا
کے عتیبروس بتحتیہ اور مثناۃ شہر کے ناموں
میں سے مشتق ہے عترسہ سے بمعنی اخذ بعنف
وشدت کے اور وہ لقب شیخ عبداللہ کا ہے
پھر بولنے لگے عیدروس تا دال ہو گئی ہے اور
وہ بعین مہملہ اور یاء مثناۃ ساکنہ اور دال مہملہ
اور رائے مضموم پھر واؤ ساکن حاء مہملہ و فتح
ضاد معجمہ آخر اسکے رائے مہملہ لقب ہے

بسین مفتوحۃ فقاف مشددۃ مفتوحۃ آخرہ فاء لقب بالقاف للمبالغۃ فی سرحال مولی الدولیہ یعنی صاحب الشہر کھنہ المقدم یعنی ھو مقدم التربتہ در مقبرہ نخست اوزیارت می کنند بعد ازاں سائر سادات را پس او رامقدم التربتہ گفتہ شد ابو مدین بفتح المیم وسکون الدال المہملہ وبفتح التحتیہ آخرہ نون ابو العزاء بالفتح التحتانیہ والعین المہملہ والزاء المعجمہ حرزھم بکسر حاء المہملہ وسکون الراء المہملہ وکسر الزاء المعجمہ آخرہ ضمیر الجمع المذکر معافری بفتح المیم والعین المہملہ وبعد الالف فاء مکسورۃ ثم راء مہملہ غزالہ بفتح الغین المعجمہ وتخفیف الزاء المعجمہ قریۃ من مضافات طوس جوینی بضم الجیم والفتح الواو وسکون التحتیۃ بعدھا نون فیاء النسبۃ لنسبۃ الی جوین ناحیۃ کبیرۃ من نواحی نیشاپور ابو طالب محمد بن عطیۃ الحارثی عطیۃ بفتح عین مہملۃ وکسر طاء مہملۃ ویاء مثناۃ تحتانیۃ حارثی بحاء وراء مہملتین وثاء مثلثہ دلف بضم

بسبب جلدی حاضر ہونے کے وقت فریاد کے۔ سقاف بسین مفتوح وقاف مشددہ مفتوحہ آخر اسکے فالقب ہے۔ صیغہ مبالغہ سے بیچ سرحال کے مولی الدولیہ یعنی صاحب شہر کہنہ المقدم یعنی مقدم التربت مقبرہ میں پہلے انکی زیارت کرتے ہیں اسکے بعد باقی سادات کی پس اسلئے اسکو مقدم التربتہ کہتے ہیں ابو مدین بفتح میم وسکون دال مہملہ و فتح تحتیہ آخر اسکے نون ابو العزا بالفتح تحتیہ وعین مہملہ وزائے معجمہ حرزہم بکسر حائے مہملہ وسکون رائے مہملہ وکسر زائے معجمہ آخر جمع مذکر معافری بفتح میم وعین مہملہ وبعد الف فائے مکسورہ پھر رائے مہملہ غزالہ بفتح غین معجمہ تخفیف زائے معجمہ ایک قریہ ہے مضافات طوس سے جوینی بفتح جیم وبفتح واؤ وسکون تحتیہ اسکے بعد نون اور یائے نسبت جوین ایک ناحیہ بڑا ہے۔ نیشاپور کے نواحی ہیں۔ ابوطالب محمد بن عطیہ حارثی عطیہ بفتح عین مہملہ وکسر طاء مہملہ ویائے مثناۃ تحتیہ حارثی بحائے ورائے مہملتین وثاء مثلثہ دلف بضم دال مہملہ وفتح لام آخرہ فا جحدر بفتح جیم وسکون حاء مہملہ وفتح دال مہملہ ورائے مہملہ شبلی بکسر شین معجمہ

الدال المهملة وفتح اللام آخره فاجدة
بفتح جيم وسكون حاء مهملة وفتح دال
مهملة وراء مهملة شبلي بكسر الشين المعجمة
وسكون الموحدة بعدها لام نسبت
الى شبلة قرية من قرى ۔
اسروشنة بضم الهمزة وسكون السين
المهملة وضم الراء المهملة وفتح الشين
المعجمة وفتح النون بعدها هاء ساكنة
بلدة عظيمة، وراء سمرقند من بلاد ماوراء
النهر صاحب مرباط اى مدينة ظفار القديمة
لانه قطن بها في القاموس مرباط كمحراب
بلد بساحل الهند خالع قسم اشترى
ارضا لعشرين الف دينار وسماها قسم باسم
ارض بالبصرة كانت لاهله وغرس بها
نخلا ثم صارت قرية ثم انتقال منها الى
قرية اخرى فقيل له خالع قسم عريض
مصغر اسم وادى قريب المدينة المشرفة
نسب اليها علي العريضي نقلنا هذه السلسلة
العيدروسيه وضبط الكثر ما فيها من
الاسماء المبهمة عن النفحات القدسيه
فى الخرقة العيدروسية السيد عبد القادر
العيدروس وعن المشروع المردودى
فى ال باعلوى السيد محمد شبلي

وسکون موحدہ بعد اسکے لام نسبت ہے
طرف شبلہ کے جو ایک گاؤں ہے۔
اُسروشنہ بضم ہمزہ و سکون
سین مہملہ وضم رائے مہملہ وفتح شین
معجمہ وفتح نون بعد اُس کے ہائے ساکنہ
ایک بہت بڑا شہر ہے۔
سمرقند کے اُس طرف ماوراء النہر
کے شہروں میں سے صاحب مرباط یعنی
شہر ظفار قدیمیہ قاموس میں کہا ہے
مرباط بر وزن محراب ایک شہر ہے
کنارہ ہند کے خالع قسم نے خرید کی تھی
ایک زمین بیس ہزار دینار کو اور قسم نے اس
کا نام وہی رکھا جو بصرہ میں اُسکے کنبے کے
لوگوں کے زمین کا تھا اور وہاں درخت لگائے
پھر وہ قریہ ہو گیا پھر منتقل ہوا اُس سے
دوسرے قریہ کیطرف تو بولنے لگے خالع قسم
عریض مصغر نام ہے۔ ایک وادی کا
جو قریب مدینہ مشرفہ کے ہے۔ اس کی
طرف منسوب ہیں علی عریضی ہم نے نقل کیا
یہ سلسلہ عیدروسیہ سید عبد القادر عید
روس کا اور ضبط اسماء مبہم کئے نفحات
قدوسیہ سے خرقہ میں عیدروسیہ سید عبد القادر
کے اور مشروع مردودی کے بیچ آل باعلوی کے

اخبرنا الشیخ ابو طاہر اخبرنا الشیخ
احمد النخلی قال اجازت بقرأۃ ھذہ
الدعا عقب کل صلوٰۃ من الخمس السید
عبد الرحمن بن علی باعلوی تلمیذ السید
عبد اللہ الحداد وزوج ابنتہ عن
شیخہ السید عبد الرحمن بن علوی
الحداد باعلوی وھو ھذا یا اللہ یا
لطیف یا رزاق یا قوی یا عزیز اسئلک
تالھا الیک واستغراقا فیک وفنائک
عمن سواک ولطفا شاملا جلیا وخفیا ورزقا
طیبا ھنیا ومریئا وقوۃ فی الایمان والیقین
وصلابۃ فی الحق والدین وعمرا ابدا یدوم و
تخلد وشرفا یبقی وبنیانہ لا یخالطہ
تکبر ولا تملو وارادۃ فساد فی الارض و
لا علوا انک سمیع قریب وصلی اللہ علی سیدنا
محمد وآلہ وصحبہ وسلم قلت وللسید عبد اللہ
الحداد دیوان شعر فی غایۃ اللطف و
الفصاحۃ غالبۃ فی النصیحۃ والسلوک
ناولنی بعض قصائدہ ابن بنتہ السید
عبد اللہ العیدروس والعیدروسی قلت
واخبرنی جماعۃ من سادات ال باعلوی
منھم السید عبد اللہ بن جعفر مدھر ان
سادات ال باعلوی لم یزالو طبقہ یوصون

سید محمد شبلی کے خبر دی ہمکو شیخ ابو طاہر انکو شیخ
احمد نخلی نے انہوں نے کہا ہمکو اجازت دی
اس دعا کے پڑھنے کی پانچوں نمازوں کے بعد
سید عبد الرحمان بن علی باعلوی شاگرد سید
عبد اللہ حداد اور ان کے داماد نے اپنے
شیخ سید عبد اللہ بن علوی حداد باعلوی
سے اور وہ یہ ہے۔ یا اللہ یا لطیف یا رزاق
یا قوی یا عزیز اسئلک تالھا الیک و
استغراقا فیک وفناء ذیلک عمن سواک
ولطفا شاملا جلیا وخفیا ورزقا طیبا ھنیا
ومریئا وقوۃ فی الایمان والیقین وصلابۃ
فی الحق والدین وعمرا ابدا یدوم وتخلد
وشرفا یبقی وبنیانہ لا یخالطہ تکبر ولا تملو
وارادۃ فساد فی الارض ولا علوا انک سمیع
قریب وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ وصحبہ
وسلم میں کہتا ہوں سید عبد اللہ حداد کا ایک
دیوان ہے اشعار کا نہایت لطف وفصاحت
کے ساتھ اکثر اس میں نصیحت اور سلوک ہے
ان کے بعض قصیدے مجھ لاکر دیئے انکے
بھانجے سید عبد اللہ عیدروس و عیدروسی
نے میں کہتا ہوں مجھ کو خبر دی ایک جماعت
نے آل باعلوی کی ان میں سے سید عبد اللہ
بن جعفر مدہر نے کہ حضرات باعلوی ہمیشہ

بقراءۃ الاحیاء وحفظہ والعمل بما فیہ
والمواظبت علی اورادہ فانہ مذھبھم فی
العقائد مذھب اھل السنۃ والجماعۃ
ومذھبھم فی الفقہ مذھب الشافعی
ومذھبھم فی السلوک القیام مافی
الاحیاء واللہ اعلم۔

اما طریقۃ شاذلیۃ پس این
فقیر خرقہ پوشید از دست شیخ
ابو طاہر از والد خود شیخ ابراہیم کردی
وھو عن الشیخ احمد القشاشی و
ھو عن الشیخ احمد الشناوی
وھو اخذ عن جماعۃ منھم سیدی احمد
بن قاسم العلامہ والولی الکبیر سیدی
حسن الانجیھی والشیخ ابراھیم العلقمی
وسیدی محمد بن زین الدین کلھم صحبو
الشیخ الاسلام کمال الدین الطویل و
تادبوا باداب ولبسوا منہ وھو صحب
العلامۃ محمد بن محمد بن الجزری و
ھو صحب واخذ الخرقۃ عن التاج
السبکی وھو صحب واخذ عن سیدی
احمد بن عطاء اللہ الاسکندری صاحب
الحکم وھو صحب واخذ عن سیدی
ابی العباس المرعشی وھو صحب واخذ

ایک طبقہ کی وصیت کرتے آئے ہیں احیاء
العلوم کے پڑھنے کی اور اسکے یاد کرنیکی اور اس
پر عمل کرنیکی اور اسکے اوراد کی مواظبت کی
اور اُنکا مذہب عقائد میں اہل سنت وجماعت
ہے اور فقہ میں انکا نام مذہب شافعی ہے سلوک
میں جو احیاء العلوم میں ہے اُس پر قیام کرتا
ہے واللہ اعلم۔

طریقہ شاذلیہ کا اس فقیر نے خرقہ پہنا ہاتھ سے
شیخ ابو طاہر کے انہوں نے اپنے والد شیخ ابراہیم
کردی سے انہوں نے شیخ احمد قشاشی سے انہوں نے
اخذ کیا ایک جماعت سو کہ اُن میں سے سیدی احمد
بن قاسم علامہ وولی کبیر سیدی حسن
الانجیہی اور شیخ ابراہیم علقمی اور سیدی محمد بن
زین الدین ان سب نے صحبت پائی ہے شیخ
الاسلام کمال الدین طویل کی اور آداب یافتہ
ہوئے ہیں۔ ان کے آداب سے اور خرقہ پہنا
ہے۔ انکے ہاتھ سے اور وہ صحبت میں رہے
ہیں۔ علامہ محمد بن محمد جزری کے اور انہوں
نے صحبت پائی ہے۔ اور اخذ خرقہ کیا
ہے تاج سبکی سے اور انہوں نے سیدی بن
عطاء اللہ اسکندری صاحب حکم سے اور انہوں نے
سیدی ابو العباس مرعشی سے اور انہوں نے
قطب ابو الحسن شاذلی سے اور شیخ ابو طاہر

ن المرسی

ولبس عن القطب ابی الحسن الشاذلی
ولبس الشیخ ابوطاهر الخرقة و
اخذ التلقین عن الشیخ الحرام احمد
النخلی والشیخ عبد الله بن سالم الشیخ
عیسٰی المغربی عن الشیخ ابی عثمان
سعید بن ابراهیم الجزائری ایضا لبس
الشیخ اباطاهر خرقة شیخه بالکتابة و
الاجازة الشیخ محمد بن محمد بن سلیمان
المغربی نزیل مکة طلب الشیخ ابراهیم
من الخرقة لاولاده فارسلها الی المدینة
لهم وکتب لهم بالاجازة لما تصح له
روایة ولم یجمع الشیخ ابوطاهر معه
ملباسه من ید شیخه ابی عثمان الجزائری
بلباسه لهما من ابی عثمان المغربی
بلباسه لهما من ابی العباس احمد حجی الوهرانی
بلباسه لهما من ابی سالم سیدی ابراهیم
التازی بلباسه لهما من صالح بن موسٰی
الزواوی من ابی عبد الله محمد بن محمد
بن مخلص الطبسی عن علاء الدین مغلطای
عن السید زین الدین ابی بکر والسید ابی عبد الله
بن السید ابی الحسن الشاذلی وهما من القطب ابی
الحسن الشاذلی ثم القطب نور الدین ابو الحسن علی بن
عبد الله بن عبد الجبار الشهیر بالشاذلی اخذ

نے خرقہ پہنا اور اخذ تلقین کیا شیخ حرم شیخ
احمد نخلی سے اور شیخ عبداللہ بن سالم سے اور
اور انہوں نے شیخ عیسٰی مغربی سے انہوں
نے شیخ ابوعثمان سعید بن ابراہیم جزائری
سے اور نیز پہنایا ابوطاہر کو شیخ نے خرقہ
اپنے شیخ کا کتابت اور اجازت کیساتھ شیخ محمد
بن محمد بن سلیمان مغربی نزیل مکہ سے طلب
کیا تھا۔ شیخ ابراہیم نے اُن سے خرقہ اپنی اولاد
کیواسطے انہوں نے خرقہ بھیجا۔ ان کیواسطے
طرف مدینہ کے اور جازت لکھی جس وقت صحیح
ہوئی یہ روائیت اور مجتمع نہیں ہوئے شیخ
ابوطاہر اُن سے خرقہ پہنے میں ان کے شیخ ابوعثمان
جزائری کے ہاتھ سے خرقہ پہنے کو ابوعثمان مغربی
سے اُنہوں نے پہنا ابوالعباس احمد حجی وہرانی
سے اُنہوں نے ابوسالم سیدی ابراہیم تازی سے
اُنہوں نے صالح بن موسٰی زواوی سے انہوں
نے ابوعبداللہ محمد بن محمد بن مخلص طبسی سے
اُنہوں نے شیخ علاؤالدین مغلطائی سے انہوں
نے سید زین الدین ابوبکر اور سید ابوعبداللہ بن
سید ابوالحسن شاذلی سے پھر قطب نورالدین
ابوالحسن علی ابن عبداللہ بن عبدالجبار مشہور
شاذلی نے اخذ طریقہ کیا اور خرقہ پہنا اپنے شیخ
عبدالسلام بن مشیش سے اور اُنہوں نے

الطریقۃ ولبس الخرقۃ عن شیخہ عبد السلام من مشیش وھو عن السید عبد الرحمن بن زیات المدنی وھو عن الشیخ تقی الدین الصوفی المعروف بالفقیر مصغر و ھو عن الشیخ فخر الدین وھو عن الشیخ ابی الحسن علی وھو عن الشیخ تاج الدین بن محمد وھو عن الشیخ شمس الدین محمد وھو عن الشیخ زین الدین محمد القزوینی وھو عن الشیخ ابی اسحاق ابراہیم البصری وھو عن الشیخ ابی القاسم المروانی وھو عن الشیخ فتح السعود وھو عن الشیخ سعید القروانی وھو عن الشیخ ابی محمد جابر وھو عن السید الشہید الامام حسین بن علی و ھو عن ابیہ الامام امیر المومنین علی ابن ابی طالب وھو عن السید المرسلین وشفیع المذنبین قائد الغر المحجلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فقیر حزب البحر اخذ کرد از شیخ ابو طاہر عن الشیخ احمد النخلی عن الشیخ محمد بن العلاء عن سالم السنہوری عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا عن العز عبد الرحیم بن فرات عن التاج عبد الوہاب بن علی السبکی عن الشیخ

سید عبد الرحمن بن زیات مدنی سے انہوں نے شیخ تقی الدین صوفی عرف بالفقیر مصغر اور انہوں نے شیخ فخر الدین سے انہوں نے شیخ ابو الحسن علی سے انہوں نے شیخ تاج الدین محمد سے انہوں نے شیخ شمس الدین محمد سے انہوں نے شیخ زین الدین محمد قزوینی سے انہوں نے شیخ ابو اسحاق ابراہیم بصری سے انہوں نے شیخ ابو القاسم مروانی سے انہوں نے شیخ فتح المسعود سے انہوں نے شیخ سعید قروانی سے انہوں نے شیخ ابو محمد جابر سے انہوں نے سید الشہید امام حسین بن علی سے انہوں نے اپنے والد امام المومنین علی ابن ابی طالب سے انہوں نے سید المرسلین شفیع المذنبین قائد الغر المحجلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اس فقیر نے حزب البحر اخذ کیا شیخ ابو طاہر سے انہوں نے شیخ احمد نخلی سے انہوں نے شیخ محمد بن علاء سے انہوں نے سالم سنہوری سے انہوں نے نجم غیطی سے انہوں نے شیخ الاسلام زکریا سے انہوں نے عز عبد الرحیم بن فرات سے انہوں نے تاج عبد الوہاب بن علی سبکی سے انہوں

سند حزب البحر

التقی علی بن الکافی السبکی عن الشیخ
احمد بن عطاء اللہ عن الامام الشیخ
ابی العباس احمد بن عمر المرسی عن
ابی الحسن الشاذلی واخذ کرد حکم ایں
عطاء بہمیں سند الشیخ احمد بن عطاء
واخبرنی الشیخ ابوطاہر قال اخبرنا
الشیخ احمد النخلی قال اخبرنی الشیخ
یحیی الشاوی بتلقینہ عن الشیخ سعید
الجزائری عن الشیخ سعید المقری
عن الولی الکامل احمد حجی عن العارف
باللہ سیدی ابراھیم بقراءۃ اربع
سورۃ من القرآن فی کل یوم ولیلۃ
وھی اقرأ باسم ربک الذی خلق و انا
انزلناہ فی لیلۃ القدر و اذا زلزلت
الارض زلزالھا و لایلاف قریش

طریقہ شطاریہ

واما طریقہ شطاریہ دریں دیار ہمیں یکجہت است
جہت شیخ محمد غوث گوالیری بحقیقت پیش از شیخ
محمد غوث گوالیری چنداں ایں طریقہ شہرت
نداشت و اول کسیکہ ایں طریقہ در ہندوستان
از وے جاری شد عبد اللہ شطاری ست
و اول کسیکہ ایں طریقہ ابتدار کرد شیخ خدا قلی

نے اپنے والد تقی علی بن کافی سبکی سے
انہوں نے شیخ احمد بن عطاء اللہ سے انہوں
نے امام ابوالعباس احمد بن عمر مرسی
سے انہوں نے ابوالحسن شاذلی سے اور
اخذ کیا حکم اس عطا کا اسی سند سے شیخ احمد
بن عطا سے اور مجھ کو خبر دی شیخ ابوطاہر
نے کہا خبر دی ہم کو شیخ احمد نخلی نے کہا
خبر دی مجھے شیخ یحیی شاوی نے اس کی
تلقین کی شیخ سعید جزائری نے انہوں
نے شیخ سعید مقری سے انہوں نے ولی
کامل احمد حجی سے انہوں نے عارف باللہ سیدی
ابراہیم سے واسطے پڑھنے چار سورتیں قرآن کے
ہمیشہ شب و روز میں اور وہ یہ ہیں۔ اقرأ باسم
ربک الذی خلق۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر
اذا زلزلت الارض زلزالہا و لایلاف قریش

طریقہ شطاریہ

اور طریقہ شطاریہ کی اس ملک میں بھی ایک جہت
ہے۔ شیخ محمد غوث گوالیری سے اور فی الحقیقت
شیخ محمد غوث گوالیری سے پہلے کچھ اس طریقہ کی
شہرت تھی اور ہندوستان میں جو پہلے ہوا عبد اللہ
شطاری سے ہوا اور جس نے پہلے یہ طریقہ جاری
کیا وہ شیخ خدا قلی ماوراء النہری ہیں۔ غرض اس

ماوراء النہری است بالجملہ ایں فقیر خرقہ از دست
شیخ ابوطاہر کردی پوشید وایشاں بعمل آنچہ در جواہر
خمسہ ہست اجازت دادند عن ابیہ الشیخ ابراہیم
الکردی عن الشیخ احمد القشاشی عن
الشیخ احمد شناوی وعن سید صبغۃ
اللہ عن الشیخ وجیہ الدین العلوی
الگجراتی عن الشیخ محمد غوث الگوالیری
وایضاً لبسہا الشیخ ابوطاہر عن الشیخ
احمد النخلی عن السید میر کلاں عن
الشیخ عیسی السندی البرہان پوری
عن الشیخ لشکر محمد عن الشیخ محمد غوث
ثم الشیخ محمد غوث صاحب الجواہر الخمسۃ و
ناشر الطریقۃ الشطاریہ اخذ ہا عن
الشیخ ظہور عن الشیخ ہدیۃ اللہ سرمست
عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ محمد قاضی عن
الشیخ عبد اللہ شطاری عن الشیخ محمد عارف
عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ خدا قلی
الماوراء النہری عن ابی الحسن الخرقانی عن
ابی المظفر ترک الطوسی عن الشیخ ابی یزید
العشقی عن الشیخ محمد المغربی تلقن من روحانیۃ
الشیخ ابی یزید البسطامی تلقن من روحانیۃ
سیدنا الامام جعفر الصادق بسندہ السابق
ایں فقیر در سفر حج چوں بہ لاہور رسید و دست

فقیر نے خرقہ شیخ ابوطاہر کردی کے ہاتھ سے
پہنا اور انہوں نے اسکے عمل کی اجازت دی
جو جواہر خمسہ میں ہیں اپنے والد شیخ ابراہیم کردی
سے انہوں نے شیخ احمد قشاشی سے انہوں
نے شیخ احمد شناوی سے انہوں نے سید
صبغۃ اللہ سے انہوں نے شیخ وجیہ الدین علوی
گجراتی سے انہوں نے شیخ محمد غوث گوالیری سے
اور نیز پہنایہ خرقہ شیخ ابوطاہر نے شیخ احمد نخلی
سے انہوں نے سید میر کلاں سے انہوں نے
شیخ عیسی سندی برہان پوری سے انہوں نے
شیخ لشکر محمد سے انہوں نے شیخ محمد غوث سے
پھر شیخ محمد غوث گوالیری صاحب جواہر خمسہ اور
رواج دینے والے طریقہ شطاریہ کے نے
اخذ کیا طریقہ شیخ ظہور سے انہوں نے شیخ
ہدایۃ اللہ سرمست سے انہوں نے شیخ محمد قاضی سے
انہوں نے شیخ عبد اللہ شطاری سے انہوں نے
شیخ محمد عارف سے انہوں نے شیخ محمد عاشق سے
انہوں نے شیخ خدا قلی ماوراء النہری سے
انہوں نے ابوالحسن خرقانی سے انہوں نے ابوالمظفر
ترک طوسی سے انہوں نے شیخ ابو یزید عشقی
سے انہوں نے شیخ محمد مغربی سے انہوں نے تلقین
پائی روحانیت سے شیخ ابویزید بسطامی سے انہوں
نے تلقین پائی روحانیت سے سیدنا امام جعفر صادق

بوس شیخ محمد سعید لاہوری یافت ایشاں اجازت دعائے سیفی دادند بل اجازت جمیع اعمال جواہر خمسہ و سند خود بیان کردند وایشاں دریں زمانہ یکے از اعیان مشائخ طریقہ احسنیہ و شطاریہ بودند۔ وچوں کسے را اجازت مے دادند اورا دعوت رجعت نمے شد۔ رحمتہ اللہ تعالیٰ

سند قال الشیخ المعمر الثقہ حاجی محمد سعید اللاہوری اخذ الطریقۃ شطاریہ واعمال الجواہر الخمسہ من السیفی وغیرہ عن الشیخ محمد اشرف اللاہوری عن الشیخ عبد الملک عن الشیخ البایزید الثانی عن الشیخ وجیہہ الدین الگجراتی عن الشیخ محمد غوث الگوالیری وایضاً ایں فقیر را اجازت طریقہ شطاریہ حاصل شد از حضرت والد بزرگوار قدس سرہٗ عن شیخ لال میرٹھی عن الشاہ پیر میرٹھی بسند لا یحضرنی الان وحدت فی کتاب العزیزیہ اداہ عن السید ابراہیم الایرجی عن الشیخ بہاء الدین الشطاری انہ قال بدانکہ ذکر مشرب شطار اسم ذات بزبان یا دل گویدو ملاحظہ اسماء صفات کند یعنی سمیع د

سے بموجب سند سابق کے اور نیز یہ فقیر حج کے سفر میں جب لاہور پہنچا اور دست بوسی شیخ محمد سعید لاہوری کی حاصل کی۔ اُنہوں نے دعائے سیفی کی اجازت بلکہ اجازت جمیع اعمال جواہر خمسہ کے بیان کی اور یہ اس زمانہ میں بہت بڑے مشائخ طریقہ احسنیہ و شطاریہ کے تھے۔ اور جب کسی کو اجازت دیتے تھے اُسکو دعوت کی رجعت نہ ہوتی تھی۔ رحمتہ اللہ تعالیٰ۔

سند کہا ہے شیخ معمر ثقہ حاجی محمد سعید لاہوری نے کہ میں نے اخذ کیا طریقہ شطاریہ اور اعمال جواہر خمسہ سیفی وغیرہ شیخ محمد اشرف لاہوری سے اُنہوں نے شیخ عبد الملک سے اُنہوں نے شیخ بایزید ثانی سے اُنہوں نے شیخ وجیہہ الدین گجراتی سے اُنہوں نے شیخ محمد غوث گوالیری سے اور نیز اس فقیر کو اجازت طریقہ شطاریہ کی حاصل ہوئی حضرت والد بزرگوار قدس سرہٗ سے انکو شیخ لال میرٹھی سے انکو شاہ پیر میرٹھی سے ان کی سند اسوقت مجھے یاد نہیں میں نے کتاب عزیزیہ میں پائی معلوم ہوتی ہے سید ابراہیم ایرجی سے انکو شیخ بہاؤ الدین شطاری سے کہ اُنہوں نے کہا ہے۔ کہ جان لینا چاہیئے کہ ذکر مشرب شطاریہ کا اسم ذات ہے زبان سے

سند دعائے سیفی و جواہر خمسہ

بصیرؔ و علیمؔ در خیال آرد و برزخ یعنی صورت واسطہ پیش نظر دارد و مد کشد و شد کند و از زیر ناف آغاز کند و مفہوم ملاحظہ یعنی شنوا و بینا و دانا در دل قرار دہد و در یک دم بگوید. از اول دم تا آخر دم ایں در غیر محاربہ کبیر است فاما در محاربہ کبیر اگر در یک دم دو صد بار و زیادہ بگوید پس بہتر است. چوں دریں صفات استقرار یافت صفات دیگر تلقین کند کہ آں صفات را ثبات گویند. یعنی سمیعؔ بصیرؔ۔ علیمؔ شنواؔ دائمؔ۔ بیناؔ۔ داناؔ۔ قائمؔ۔ حاضرؔ۔ ناظرؔ۔ شاہدؔ چوں مدتے دریں شغل استقامت مے فرمایند۔ یعنی قادرؔ۔ واحدؔ۔ حیؔ۔ قیومؔ ظاہرؔ۔ باطنؔ۔ رؤفؔ۔ نورؔ۔ ہادیؔ و بدیعؔ و باقیؔ و عروجؔ و نزول۔ در ہر ذکرے داسمی شرط است. چوں زمانے بدیں شغل استقامت گرفتہ باشد بعدہٗ ملفوظات تلقین کند یعنی العلی الاعلیٰ العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب الاقرب اللطیف الالطف الکریم الاکرم النور الانور العلیم الاعلم۔ بعد ازاں بہ محاربہ کبیر شغل کنانند کہ دم

یا دل میں کہے۔ اور ملاحظہ اسماء صفات کا کرے۔ یعنی سمیع۔ بصیر۔ علیم خیال میں لائے اور برزخ یعنی صورت واسطے کی پیش نظر رکھے۔ اور مد کھینچے اور شد کرے اور زیر ناف سے شروع کرے اور معنی ملاحظہ کرے یعنی سننے والا اور دیکھنے والا اور جاننے والا دل میں قرار دے اور ایک دم میں ایک دفعہ کہے، دم کے اول سے دم کے آخر تک ہیں اور یہ جب ہے کہ محاربہ کبیر نہ ہو۔ اور جو محاربہ کبیر ہو۔ تو دو سو دفعہ اور زیادہ کہے تو اور اچھا ہے۔ جب صفات قرار پا جائیں تو اور صفات تلقین کرے کہ اُن صفات کو ثبات کہتے ہیں یعنی سمیعؔ۔ بصیرؔ۔ علیمؔ۔ شنواؔ۔ بیناؔ۔ داناؔ۔ دائمؔ قائمؔ، حاضرؔ شاہدؔ ہے۔ جب ایک مدت اس شغل میں مستقیم ہو جائے۔ تو فرماتے ہیں۔ یعنی قادرؔ، واحدؔ۔ حیؔ۔ قیومؔ۔ ظاہرؔ۔ باطنؔ۔ رؤفؔ نورؔ۔ ہادیؔ۔ بدیعؔ۔ باقیؔ۔ عروجؔ۔ نزولؔ ہر ذکر واسم میں شرط ہے۔ جب ایک مدت اس میں مستقیم ہو جائے تو ملفوظات تلقین فرمائیں یعنی العلی الاعلیٰ العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب الاقرب اللطیف الالطف الکریم الاکرم النور الانور العلیم الاعلم۔ اسکے بعد محاربہ کبیر کا شغل کرائیں کہ دم روک

گفتہ شد تمام با تصور ملاحظہ چنداں ذکر گوید
کہ خوئے از اندام طریق باراں رواں شود
و گوینده ذکر بیہوش گردد و فائده آنست
کہ آنچہ بگرسنگی و بیداری بسیار حاصل
مے شود۔ آں ہمہ بدین حاصل مے شود
و ایں مقدار کافی است باقی از مرشد
معلوم گردد بدانکہ مراقبہ بر سہ طریق

مراقبہ تین طرح پر ہے

است۔ اول آنکہ بجلسہ صلوٰۃ بنشینی
و التزام علم بدین کنی۔ کہ باری تبارک
و تعالےٰ بینا و شنوا و داناست و چون
ازیں علم لمحہ غافل شوی مراقب نباشی
و دریں مراقبہ ربط شیخ لازم گیرد و در
نماز و تلاوت و جمیع احوال ملازم ازیں
علم باشد و چوں دریں استقامت شود

دوسرا مراقبہ مشاہدہ

در مراقبہ ثانی آنرا مشاہدہ نیز گویند
شروع کنی و ایں ہم بر آں ہیئت مذکورہ
بنشینی و روے را بجانب دل مائل گردانی
و چشم را بندی و بہ چشم باطن سوئے دل
نگری و تصور کنی کہ خدای عزوجل را می
بینی و چوں ایں شغل بہ کمال رسد حجاب
تشبیہ برخیزد و بہ تحقیق بدانی کہ خدائے
تعالیٰ را می بینی پس ازیں ترقی کن در مراقبہ

تیسرا مراقبہ معائنہ

ثالث کہ آنرا معائنہ نیز نامند مشغول شود

کہ خوب شدت سے ساتھ تصور ملاحظہ کے اتنا
ذکر کہے۔ کہ بدن سے پسینہ مینہ کیطرح برسنے لگے
اور ذکر کرنیوالا بیہوش ہو جائے۔ اور فائدہ یہ
ہے کہ جسقدر بھوکے رہنے سے اور بہت جاگنے
سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ سب اس سے حاصل
ہو جاتا ہے۔ اور اس قدر کافی ہے۔ باقی مرشد
سے معلوم ہو جائے گا۔ جاننا چاہیئے۔ کہ مراقبہ
تین طور پر ہے۔ ایک تو یہ کہ اسطرح بیٹھے
جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں۔ اور اس علم کو لازم کرے
یعنی یقین سے یوں جانے کہ اللہ تعالےٰ دیکھتا
اور سنتا اور جانتا ہے۔ اور جب اس عالم سے ایک
لمحہ بھی غافل ہو تو مراقبہ نہیں۔ اور اس مراقبہ
میں ربط شیخ لازم ہے۔ اور نماز و تلاوت اور
تمام احوال کو لازم جانے اور جب اسمیں استقامت
ہو جائے۔ دوسرا مراقبہ جسے مشاہدہ بھی کہتے
ہیں شروع کرے۔ اور اسمیں بھی اسی شکل
سے بیٹھے اور منہ دل کے وسط کی طرف جھکائے
اور آنکھیں بند کرے اور چشم باطن سے دل کو
دیکھیں۔ اور تصور کرے کہ خدا عزوجل کو دیکھتا
ہے۔ اور جب یہ شغل کمال کو پہنچ جائے۔ حجاب
تشبیہ کا اٹھ جائیگا۔ تو تحقیق جانیگا کہ خدائے
تعالیٰ کو دیکھتا ہے۔ پھر اس سے ترقی کرے۔
تیسرے مراقبہ میں کہ اسے معائنہ بھی کہتے ہیں

آن ست کہ بر صفات مسطورہ بہ نشیند الا آنکہ نظر سوئے آسمان داری و چشم فراز کردہ بر ہیئت محتضر تصور کنی کہ روحم از قالب بیرون رفت و از سماوات گزشت و بمعائنہ حق تعالےٰ مشغول شد اگر کسے برین استقامت یابد رشتہ سبز پیدا آید یک جانب رشتہ بالائے ہفتم آسمان باشد و دو جانب رشتہ در دل او باشد و اعلیٰ مرتبہ طریق است و مشغولی کہ مشائخ می گویند ہمیں است و درین واسطہ درست نیست۔

بیان سبحہ

وما سبحہ فناولنی ھا السید عمر ابن بنت الشیخ عبد اللہ البصری المکی قالناولنی ھاجدی الشیخ عبد اللہ ناولہ ایاھا شیخہ محمد بن محمد بن سلیمان المغربی وقال ناولنی ایاھا ابو عثمان الجزائری عن ابی عثمان المقری عن سیدی احمد حجی عن سیدی ابراھیم التازی عن ابی الفتح المراعی عن ابی العباس احمد بن ابی بکر الرداد عن مجد الدین محمد بن یعقوب بن محمد الفیروز ابادی اللغوی عن جمال الدین یوسف بن محمد الدمیری

اسمیں مشغول اور وہ یہ ہے کہ اسی طور سے بیٹھے مگر نظر آسمان کی طرف کرے اور آنکھیں اونچی کرے اسی طرح جیسے مرنیکے وقت یہ خیال کرے کہ میری روح قالب سے نکل گئی اور آسمانوں سے گذر گئی اور حقتعالیٰ کے معائنہ میں مشغول ہوئے اگر کسی کو اس پر استقامت حاصل ہو گی تو ایک ڈورا سبز ظاہر ہو گا۔ اسکا ایک سرا ساتویں آسمان پر ہو گا۔ اور دوسرا سرا اسکے دل میں اور ایک اعلیٰ مرتبہ اور مشغولی جو مشائخ کہتے ہیں۔ یہی ہے اور اسمیں واسطہ درست نہیں۔

تسبیح کی سند

دہ مجھکو دی سید عمر شیخ عبد اللہ بصری مکی کے نواسے نے کہا مجھکو دی میرے نانا شیخ عبد اللہ نے انکو دی انکے شیخ محمد بن محمد بن سلیمان مغربی نے اور کہا مجھکو دی۔ ابو عثمان جزائری نے انکو ملی ابو عثمان مقری سے انکو سید احمد حجی سے انکو سید ابراہیم تازی سے۔ انکو ابو الفتح مراعی سے ان کو ابو العباس احمد بن ابو بکر رداد سے انکو مجد الدین محمد بن یعقوب بن محمد فیروز آبادی لغوی سے انکو جمال الدین یوسف بن محمد دمیری سے انکو تقی الدین بن ابو ثنا محمود

عن تقی الدین بن ابی الثناء محمود بن یعلی
عن مجد الدین عبد اللّٰہ بن ابی الجیش
المقری عن ابیہ عن ابی الفضل محمد بن
ناصر عن ابی محمد عبد اللّٰہ السمرقندی
عن ابی بکر محمد بن علی السلامی الحداد
عن ابی نصر عبد الوھاب بن عبد اللّٰہ
بن عمر عن ابی الحسن علی بن الحسن بن
القاسم الصوفی قال سمعت ابا الحسن المالکی
وقد رائیتہ وفی یدہ سبحۃ فقلت یا اوستاذ
انت الی الاٰن مع السبحۃ یقول کذا رائیت
اُستاذی الجنید وفی یدہ سبحۃ فقلت یا
استاذی وانت الی الاٰن مع السبحۃ فقال
کذا رائیت استاذی سری بن المفلس السقطی
وفی یدہ سبحۃ فقلت یا استاذ وانت
مع السبحۃ فقال کذا رائیت اُستاذی معروف
الکرخی وفی یدہ سبحۃ فسألت عما سألتنی
عنہ فقال کذا رائیت استاذی بشر
الحافی وفی یدہ سبحۃ وسألت عما سألتنی
عنہ فقال رائیت استاذی عمر المکی و
فی یدہ سبحۃ فسألتہ عما سألتنی
عنہ فقال رائیت الحسن البصری
وفی یدہ سبحۃ فقلت یا استاذ مع
عظم شانک وحسن عبادتک وانت

بن یعلی سے اُنکو مجد الدین عبد اللہ بن
ابو الجیش مقری سے اُن کو اپنے والد
سے اُن کو ابو الفضل محمد بن ناصر سے اُن
کو ابو محمد عبد اللہ سمرقندی سے اُن
کو ابو بکر محمد بن علی سلامی حداد سے
اُنکو ابو نصر عبد الوہاب بن عبد اللہ بن عمر
سے اُنکو ابو الحسن علی بن حسن بن قاسم
صوفی سے اُنہوں نے کہا مَیں نے سُنا ہے حسن
مالکی سے اور تحقیق مَیں نے دیکھا انکو تسبیح انکے
ہاتھ میں ہے تو مَیں نے کہا اے حضرت ابھی تک
آپ تسبیح ہاتھ میں رکھتے ہیں۔ کہا اُنہوں نے
یونہی دیکھا تھا اپنے حضرت جنید کو اور اُنسے
کہا تھا حضرت ابھی تک آپ تسبیح ہاتھ میں رکھتے
ہیں اُنہوں نے کہا مَیں نے ایسا ہی دیکھا تھا۔
اپنے مرشد سری بن مفلس سقطی کو اور ان کے
ہاتھ میں تسبیح تھی تو مَیں نے کہا۔ اے حضرت ابھی
تک آپ تسبیح رکھتے ہیں انہوں نے کہا مَیں نے ایسا
ہی دیکھا تھا اپنے مرشد معروف کرخی کو اور انکے
ہاتھ میں تسبیح تھی اور مَیں نے یونہی پوچھا تھا جسطرح
تم نے مجھ سے پوچھا تو اُنہوں نے کہا۔ ہم نے
یونہی دیکھا تھا اپنے مرشد بشر حافی کو اُن سے
یونہی دریافت کیا جیسے تم نے مجھ سے اُنہوں نے
کہا مَیں نے دیکھا اپنے حضرت عمر مکی کو اُن کے

الی الآن مع السبحۃ فقال لی ھذا الشئ کنا استعملناہ فی البدایات ماکنا نترکہ فی النھایات انا احب انی اذکر اللہ بقلبی ویدی ولسانی قال الشیخ ابو العباس الردادتبین من قول الحسن البصری السبحۃ کانت موجودۃ متخذۃ فی عھد الصحابۃ لقولہ ھذا الشئ کنا استعملناہ فی البدایات وبدایت الحسن من غیر شک کانت مع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم فانہ ولد لسنتین بقیا من خلافۃ عمر ورائے عثمان وعلیا وطلحۃ رضی اللہ عنھم وحضر یوم الدار فی قضیۃ عثمان وعمرہ اربع عشرۃ سنۃ وروی عن عثمان وعلی وعمران بن حصین ومعقل بن یسار وابی بکرۃ و ابی موسیٰ وابن عباس وجابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنھم۔

ہاتھ میں تسبیح بھی میں نے سوال کیا اسیطرح جسطرح تم نے مجھ سے۔ اُنہوں نے کہا میں نے دیکھا اپنے استاد حسن بصری کو ان کے ہاتھ میں تسبیح تھی میں نے کہا اے حضرت آپ باوجود ایسی عظمت شان اور ایسی نیک عبادت کی اور ابھی آپکے ہاتھ میں تسبیح ہے انہوں نے کہا کہ یہی ایک ایسی شے ہے کہ ہم ابتدا میں اسکا استعمال کرتے تھے۔ تو ہم نے نہائیت میں بھی نہ ترک کیا میں دوست رکھتا ہوں اس امر کو کہ ذکر اللہ دل سے کروں اور ہاتھ سے اور زبان سے شیخ ابو العباس فرماتے ہیں۔ کہ حسن بصری کے قول سے روشن ہوا کہ تسبیح موجود اور متخذ تھے اصحابہ کے عہد میں جو انہوں نے کہا یہ ایسی شے ہے کہ ہم ابتدا میں کیا کرتے تھے۔ اور ابتداء حسن بصری کی بیشک تھی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیساتھ کیونکہ وہ پیدا ہوئی جبکہ دو برس خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہوئے تھے۔ اور انہوں نے دیکھا حضرت عثمان وعلی وطلحہ رضی اللہ عنہم کو اور جب حاضر ہوئے یوم الدار کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قضیہ میں تو انکی عمر چودہ[۱۴] برس کی تھی اور انہوں نے حدیث کی روایت کی ہے عثمان وعلی وعمران بن حصین ومعقل بن یسار وابو بکرہ و ابو موسیٰ وابن عباس وابن جابر بن عبد رضی اللہ عنہم سے

سند دلائل الخیرات

قصیدہ بردہ کی سند

وخلق کثیر من الصحابۃ والخلاف فی روایۃ عن علی رضی اللہ عنہ مشہور انتھی وأما

دلائل الخیرات :-

فاخبرنا بہ شیخنا ابوطاھر عن الشیخ احمد النخلی عن السید عبد الرحمان الادریسی المشہور بالمحجوب عن ابیہ احمد بن جدہ محمد عن ابی جدہ احمد عن مولف السید الشریف محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ وأما

قصیدۃ البردہ :- فاخبرنا بھا ابوطاھر عن الشیخ احمد النخلی عن محمد بن العلاء العاملی عن سالم السھوری عن النجم الغیطی عن الشیخ الاسلام زکریا عن ابی اسحاق الصالحی عن الصلاح محمد بن محمد بن الحسن الشاذلی عن علی بن جابر الھاشمی عن ناظمہا شرف الدین محمد بن سعید حماد البوصیری رحمۃ اللہ علیہ کاتب حروف گوید این است آنچہ از بیان سلاسل درین رسالہ میسر شد بعد ازاں ذکر بعض اسانید علم حدیث و علم فقہ وغیرہما خواہد آمد والحمد للہ اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اور بہت صحابہ سے اور انکا حضرت علی سے روایت کرنے میں خلاف مشہور ہے۔ انتہی

دلائل الخیرات کی سند :-

اور دلائل الخیرات کی ہم کو اجازت دی ہمارے شیخ ابوطاہر انہوں نے شیخ احمد نخلی سے انہوں نے سید عبدالرحمان ادریسی مشہور محجوب سے انہوں نے اپنے والد احمد سے انہوں نے انکے دادا محمد سے انہوں نے انکے پیردادا احمد سے انہوں نے اسکے مصنف سید شریف محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ سے

قصیدہ بردہ کی سند - ہم کو خبر دی قصیدہ بردہ کی ابوطاہر نے شیخ احمد نخلی سے انہوں نے محمد بن علاء عاملی سے انہوں نے سالم سہوری سے انہوں نے نجم غیطی سے انہوں نے شیخ الاسلام ذکریا سے انہوں نے ابواسحاق صالحی سے انہوں نے صلاح محمد بن محمد بن حسن شاذلی سے انہوں نے علی بن جابر ہاشمی سے انہوں نے اسکے ناظم شرف الدین بن محمد بن سعید حماد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سے کاتب حروف کہتا ہے یہ ہی بیان سلاسل کا اس رسالہ میں میسر ہوا اور علم حدیث و فقہ وغیرہما کی سند کا ذکر بعد ہوگا فقط و الحمد للہ اولاً وآخراً وظاہراً وباطناً وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

اَوْرَادِ فَتْحِیَّه

لنہ
لنہ ۱۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بنام خدا بخشاشندہ مہربان

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ ۳ بار اَلَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ

آمرزش میخواہم از خدائے بزرگ۔ خدائے کہ نیست معبود برحق جز وے کہ زندہ است

اَلْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ وَاَسْاَلُهُ التَّوْبَةَ ط اَللّٰهُمَّ اَنْتَ

قائم و زندہ ہمہ چیز ہا و باز میگردم بسوئے او و سوال میکنم از وے قبول توبہ را الٰہی تو ئی

السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا

سلامت نہندہ و از تست سلامتی مخلوقات و بتو خواہد گردید سلامتی۔ زندہ دار ما را

رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ

اے پروردگار ما بسلامتی و در آر ما را در بہشت بسیار است خیر تو اے پروردگار ما و برتری تو

یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا یُّوَافِیْ

اے صاحب بزرگی و فضل الٰہی ترا است حمد حمدے کہ وفا کند

نِعَمَكَ وَیُكَافِیْ مَزِیْدَ كَرَمِكَ اَحْمَدُكَ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِكَ

بہمہ نعمت ہائے تو و برابری کند زیادتی کرمہائے تو حمد میکنم ترا بتمامی حمد ہائے تو

مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَعَلٰی جَمِیْعِ نِعَمِكَ مَا

آنچہ دانستہ ام از انہا و آنچہ ندانستہ ام و بر تمامی نعمتہائے تو آنچہ

عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ

دانسته ام از انها و آنچه ندانسته ام و بر همه حال پناه میگیرم بخدا

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ

از شیطان رانده شده الله نیست معبودے جز وے و زنده است قائم دارنده همه چیز

لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي

نے گیرد اورا پینگی و نه خواب او راست آنچه در آسمانهاست و آنچه در

الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ

زمین است کیست آن که شفاعت کند نزدیک او مگر بحکم او می داند

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ

آنچه پیش دست ایشان است و آنچه پس پشت ایشان است و نمی گیرند مردمان چیزے از

عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

معلومات او مگر آنچه وے خواسته است فرا گرفته است کرسی و آسمانها و زمین را

وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ سی

و نمی سازد اورا نگهبانی آن هردو و او است برتر بزرگ منزه و پاک است خدا

۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سی ۳۳ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ سی چهار ۳۴ بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

۳۳ بار جمیع ستائش مر خدائے راست ۳۳ بار خدائے بسیار بزرگ است (۳۴) بار نیست معبود جز خدائے تعالیٰ

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى

که یکتا است نیست شریکے او را او راست ملک و او راست ستائش و او ست بر

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ده بار بخواند لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْجَبَّارُ لَا إِلٰهَ

همه چیزها قادر (۱۰) بار نیست معبودے برحق جز خدائے تعالیٰ که بادشاه زور آور است نیست معبودے بر

إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ لَا

حق جز خدائیتعالیٰ که یکتا است غالب بر همه چیزے نیست معبودے جز خدائیتعالیٰ که غالب است بغالب آمرزنده نیست

إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْكَرِيمُ السَّتَّارُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالُ

معبودے برحق جز خدائیتعالیٰ که کریم است پوشنده گناهان نیست معبودے برحق جز خدائیتعالیٰ که بزرگ و فائق است

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِقُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْمَعْبُودُ

نیست معبودے برحق جز خدائیتعالیٰ که آفریننده شب و روز است نیست معبودے برحق جز خدائیتعالیٰ که پرستیده شده

بِكُلِّ مَكَانٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْمَذْكُورُ بِكُلِّ لِسَانٍ لَا إِلٰهَ

است در هر جا نیست معبودے برحق جز خدائیتعالیٰ که کرده شده است بهر زبان نیست معبودے برحق

إِلَّا اللّٰهُ الْمَعْرُوفُ بِكُلِّ إِحْسَانٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كُلَّ يَوْمٍ

جز خدائیتعالیٰ که شناخته شده است بهر نیکی ها نیست معبودے برحق جز خدائیتعالیٰ که هر روز

هُوَ فِي شَأْنٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِيمَانًا بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَمَانًا

در یک کار است نیست معبودے برحق جز خدائیتعالیٰ درحالیکه ایمان است بخدا نیست معبودے برحق جز خدائیتعالیٰ درحالیکه

مِنَ اللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَمَانَةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

از خدا ایمنی است نیست معبودے برحق جز خدائیتعالیٰ درحالیکه امانت است از خدائے تعالیٰ نیست معبودے برحق جز خدائیتعالیٰ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ

و نیست بازماندن از گناه و نه قدرت بر نیکی مگر بتوفیق خدا نیست معبودے برحق جز خدائیتعالیٰ و نمی پرستیم مگر او را

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيْمَانًا وَّصِدْقًاه

نیست معبودے برحق جز خدایتعالی کہ بتحقیق متحقق الوجود است نیست معبودے برحق جز خدایتعالی از روئے ایمان و تصدیق

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَلَطُّفًا وَّرِفْقًا ۝

نیست معبودے برحق جز خدایتعالی از روئے عبادت و بزرگی نیست معبودے برحق جز خدایتعالی از جهت مهربانی و سازگاری

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ ۝

نیست معبودے برحق جز خدایتعالی کہ پیش از ہمہ چیز است نیست معبودے برحق جز خدایتعالی پس از ہمہ چیزہا خواہد ماند

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْقٰى رَبُّنَا وَيَفْنٰى وَيَمُوْتُ كُلُّ شَيْءٍ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

نیست معبودے برحق جز خدایتعالی کہ باقی خواہد ماند پروردگار ما ونیست خواہد شدہ ومردہ خواہد شد ہمہ چیزہا نیست معبودے برحق جز

اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ

خدایتعالی کہ بادشاہ است متحقق الوجود وظاہر است نیست معبودے برحق جز خدایتعالی کہ بادشاہ است وسزاوار بادشاہی

الْيَقِيْنُ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کہ یقین است نیست معبودے برحق جز خدایتعالی کہ برتر وبزرگ است نیست معبودے برحق جز خدایتعالی

الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ

کہ بردبار وبزرگوار است نیست معبودے برحق جز خدایتعالی کہ پروردگار ہفت آسمان است و

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ

پروردگار عرش بزرگ است نیست معبودے برحق جز خدایتعالی کہ بزرگترین بزرگان است

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَبِيْبُ

نیست معبودے برحق جز خدایتعالی کہ مہربان مہربانان است نیست معبودے برحق جز خدایتعالی کہ دوست دارندہ

التَّوَّابِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَاحِمُ الْمَسَاكِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

توبہ کنندگاں است نیست معبودے برحق جز خدایتعالیٰ کہ رحمت کنندہ بیچارگان است نیست معبودے برحق جز خدایتعالیٰ

هَادِی الْمُضِلِّيْنَ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَلِيْلُ الْحَائِرِيْنَ ۝ لَآ اِلٰهَ

کہ راہ نمائے گمراہاں است نیست معبودے برحق جز خدایتعالیٰ کہ راہنمائے حیرت زدگان است نیست معبودے برحق

اِلَّا اللّٰهُ اَمَانُ الْخَائِفِيْنَ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ غِيَاثُ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ ۝

جز خدایتعالیٰ ایمن کنندہ و ترسندگان است نیست معبودے برحق جز خدایتعالیٰ کہ فریادرس فریادخواہان است

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ النَّاصِرِيْنَ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الْحٰفِظِيْنَ ۝

نیست معبودے برحق جز خدایتعالیٰ کہ بہترین یاری کنندگان است نیست معبودے برحق جز خدایتعالیٰ کہ بہترین حفاظت کنندگان است

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

نیست معبودے برحق جز خدایتعالیٰ کہ بہترین میراث گیرندگان است نیست معبودے برحق جز خدایتعالیٰ کہ بہترین حاکمان است

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ۝

نیست معبودے برحق جز خدایتعالیٰ کہ بہترین روزی دہندگان است نیست معبودے برحق جز خدایتعالیٰ کہ بہترین کشائندگان است

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ۝ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ

نیست معبودے برحق جز خدایتعالیٰ کہ بہترین آمرزندگان است نیست معبودے برحق جز خدایتعالیٰ کہ بہترین مہربان است

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ

نیست معبودے برحق جز خدایتعالیٰ کہ یگانہ است و راست ساخت وعدہ خود را و یاری کرد بر بندہ خود را و غلبہ کرد لشکر خود را

وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ وَلَا شَيْءَ بَعْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

و شکست داد مخالفاں را تنہا و ہیچ چیز نماند پس او نیست معبودے برحق جز خدایتعالیٰ

أَهْلُ النِّعْمَةِ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

کہ صاحب نعمتہا اوست و مر اوراست فضل وعطا و مر اوراست ستائش نیک نیست معبودے برحق جز

اللّٰہُ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَرِضَآءَ نَفْسِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ لَآ اِلٰهَ

خدایتعالیٰ بشمار مخلوقات وے و بوزن عرش وے و بمقدار خوشنودی ذات وے و بقدر سیاہی کلمات وے نیست معبودے برحق

اِلَّا اللّٰہُ صَاحِبُ الْوَحْدَانِيَّةِ الْفَرْدَانِيَّةِ الْقَدِيْمِيَّةِ الْاَزَلِيَّةِ

جز خدایتعالیٰ کہ صاحب یگانگی است در ذات و صفات الوہیت و صاحب قدیمیت و ازلیت

الْاَبَدِيَّةِ لَيْسَ لَهٗ ضِدٌّ وَّلَا نِدٌّ وَّلَا شِبْهٌ وَّلَا شَرِيْكٌ لَآ اِلٰهَ

و ابدیت نیست او را مخالف و نہ ہمسر و نہ مانند و نہ انبار نیست معبودے برحق

اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ

جز خدایتعالیٰ کہ یکتا است نیست شریکے او را و او راست ملک و او راست ستائش زندہ دارد و میراند

وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاِلَيْهِ

و اوست زندہ کہ ہرگز نمی میرد بدست اوست نیکی و اوست بر ہمہ چیز توانا و بسوئے اوست

الْمَصِيْرُ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

بازگشت اوست نخستین از ہمہ و اوست آخرین از ہمہ و اوست آشکارا و اوست پوشیدہ و اوست بر ہمہ چیز

عَلِيْمٌ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ

دانا نیست معبودے مانند وے چیزے و اوست شنوا بینا کفایت کنندہ ما را خدائے و بہترین

الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ سہ بار بخواند غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ

کسے کہ بروے کار گزارند خوش خداوند نیست و نیک یاری دہندہ می طلبم آمرزش از ترا اے پروردگارا

اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَامُعْطِيَ لِمَامَنَعْتَ

بسوئے تست بازگشت الٰہی نیست بازدارندہ آن چیز راکہ توبخشی ونیست دہندہ آں چیزراکہ ندادی

وَلَارَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَ رَبِّيَ

ونیست بازگرداننده کہ توحکم راندی وہیچ سود نہ کند صاحب بخت را از تو بخت او پاک است پروردگار من کہ

الْعَلِيِّ الْاَعْلَى الْوَهَّابِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلَى الْوَهَّابِ

بلند تراست برتر بخشندہ پاک است پروردگار من کہ بلند تراست برتر بخشندہ

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلَى الْكَرِيْمِ الْوَهَّابِ يَا وَهَّابُ سُبْحَانَكَ

پاک است پروردگار من کہ بلند است برتر صاحب کرم بخشندہ اے بسیار بخشندہ پاک ہستی تو

مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ سُبْحَانَكَ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ

نہ پرستیدیم ترا حق پرستیدن تو پاک ہستی تو نشناختیم ترا حق شناختن تو

سُبْحَانَكَ مَا ذَكَرْنَاكَ حَقَّ ذِكْرِكَ سُبْحَانَكَ مَا شَكَرْنَاكَ حَقَّ

پاک ہستی تو نہ یاد کردیم ترا حق یاد کردن تو پاک ہستی تو نہ شکر کردیم ترا حق

شُكْرِكَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْاَبَدِيِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْوَاحِدِ

شکر کردن تو پاک است خدا ایتعالیٰ کہ جاودانی است جاودان پاک است خدا ایتعالیٰ کہ یگانہ است

الْاَحَدِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَافِعِ السَّمٰوٰتِ

در صفات ویکتا پاک است خدا کہ یکتا است بے نیاز پاک است خدا ایتعالیٰ کہ بلند سازندہ آسمان ہا است

بِغَيْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

بے ستون پاک است خدا ایتعالیٰ کہ نہ گرفت زن و نہ فرزند

سُبْحَانَ الَّذِی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ سُبْحٰنَ

پاک است خدائے تعالیٰ کہ نہ زائیدہ و نہ زائیدہ شد و نہ بودہ است او را ہمتت ہیچ کس پاک است

الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ

بادشاہے کہ پاک است از عیوب پاک است صاحب عالم ظاہر و باطن پاک است

ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْجَلَالِ وَالْجَمَالِ

صاحب عزت و عظمت و قدرت و ہیبت و بزرگی و خوبی

وَالْکَمَالِ وَالْبَقَآءِ وَالثَّنَآءِ وَالضِّیَآءِ وَالْاٰلَآءِ وَالنَّعْمَآءِ وَالْکِبْرِیَآءِ

و بے عیبی و پایندگی و ستائش و خوبی و لطفہائے ظاہر و نعمتہائے باطن و بزرگی ذات

وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِی لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ

و بزرگی صفات پاک است بادشاہے کہ زندہ است خواب نمی کند و نمی میرد و پاک است

قُدُّوْسٌ رَّبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ

از ہر نقصان و دور است از عیب و پروردگار فرشتگان و روح است پاک است خدائیتعالیٰ جمیع ستائش

لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ

مر خدا راست و نیست معبودے برحق جز خدائیتعالیٰ و خدائیتعالیٰ بزرگ است و نیست باز ماندن از گناہ و نہ طاقت بر طاعت مگر توفیق خدائیتعالیٰ البلند

الْعَظِیْمِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الَّذِی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

و بزرگ الٰہی توئی بادشاہ سزاوار بخدائی کہ نیست معبودے برحق جز تو

یَا اَللّٰهُ	یَا رَحْمٰنُ	یَا رَحِیْمُ	یَا مَلِكُ	یَا قُدُّوْسُ	یَا سَلَامُ	یَا مُؤْمِنُ
اے خدا	اے بسیار بخشندہ	اے بسیار مہربان	اے بادشاہ ظاہر و باطن	اے پاک منزہ از عیوب و نقصان	اے بے عیب	اے امان دہندہ

یَا مُہَیْمِنُ	یَا عَزِیْزُ	یَا جَبَّارُ	یَا مُتَکَبِّرُ	یَا خَالِقُ	یَا بَارِئُ	یَا مُصَوِّرُ
اے نگہبان	اے غالب بے ہمتا	اے جبر کنندہ و قہر کنندہ خلق	اے صاحب کبریا	اے پیدا کنندہ چیزہا	اے آفرینندہ خلق با وجود	اے صورت نگارندہ خلق
یَا غَفَّارُ	یَا قَہَّارُ	یَا وَہَّابُ	یَا رَزَّاقُ	یَا فَتَّاحُ	یَا عَلِیْمُ	یَا قَابِضُ
اے بغایت آمرزندہ	اے غالب بر ہمہ چیز	اے بسیار بخشندہ بے عوض	اے روزی دہندہ	اے کشائندہ کارہائے مشکل	اے دانا بہمہ چیز	اے تنگ کنندہ روزی بحکمت
یَا بَاسِطُ	یَا خَافِضُ	یَا رَافِعُ	یَا مُعِزُّ	یَا مُذِلُّ	یَا سَمِیْعُ	یَا بَصِیْرُ
اے کشادہ کنندہ روزی برحمت	اے پست کنندہ متکبران	اے بلند کنندہ مومنان	اے عزت دہندہ	اے خوار کنندہ	اے نیک شنوا	اے نیک بینا
یَا حَکَمُ	یَا عَدْلُ	یَا لَطِیْفُ	یَا خَبِیْرُ	یَا حَلِیْمُ	یَا عَظِیْمُ	یَا غَفُوْرُ
اے نیک حکمت دہندہ	اے داد گر منصف	اے باریک بین و مہربان	اے باخبر ہمہ چیز	اے بردبار	اے بزرگوار مطلق	اے نیک آمرزندہ
یَا شَکُوْرُ	یَا عَلِیُّ	یَا کَبِیْرُ	یَا حَفِیْظُ	یَا مُقِیْتُ	یَا حَسِیْبُ	یَا جَلِیْلُ
اے قدر دان شاکران اندک بر عمل بسیار دہندہ	اے برتر از ہمہ	اے فائق از ہمہ چیز	اے نگہدارندہ	اے توانا و روزی دہندہ	اے کفایت کنندہ تمام عالم	اے بزرگوار مطلق
یَا کَرِیْمُ	یَا رَقِیْبُ	یَا مُجِیْبُ	یَا وَاسِعُ	یَا حَکِیْمُ	یَا وَدُوْدُ	یَا مَجِیْدُ
اے بزرگوار صاحب کرم	اے نگاہبان از حفظ [illegible] غائب نیست	اے قبول کنندہ دعا	اے فراخ عطا	اے استوار کار	اے محبوب عاشقان و محب عابدان	اے صاحب بزرگی و شرف
یَا بَاعِثُ	یَا شَہِیْدُ	یَا حَقُّ	یَا وَکِیْلُ	یَا قَوِیُّ	یَا مَتِیْنُ	یَا وَلِیُّ
اے برانگیزندہ مردگان	اے حاضر غائب نگردی	اے بحق سزاوار خدائی بے عیب	اے آنکہ کار خود باو سپرد	اے زبردست	اے استوار کار	اے یاری دہندہ
یَا حَمِیْدُ	یَا مُحْصِیُ	یَا مُبْدِئُ	یَا مُعِیْدُ	یَا مُحْیِیْ	یَا مُمِیْتُ	یَا حَیُّ
اے ستودہ شدہ	اے احاطہ کنندہ ہر چیز	اے پیدا کنندہ چیزہا از عدم	اے باز گردانندہ خلق بعد موت	اے زندہ گردانندہ	اے میرانندہ	اے زندہ بذات خود
یَا قَیُّوْمُ	یَا وَاجِدُ	یَا مَاجِدُ	یَا وَاحِدُ	یَا اَحَدُ	یَا صَمَدُ	یَا قَادِرُ
اے قائم نگاہدارندہ بے حفظ خلق	اے توانگرے کہ محتاج نگردد	اے بزرگوار مطلق	اے یگانہ در صفات	اے یکتا در ذات	اے بے نیاز	اے توانائے مطلق

يَا مُقْتَدِرُ	يَا مُقَدِّمُ	يَا مُؤَخِّرُ	يَا اَوَّلُ	يَا آخِرُ	يَا ظَاهِرُ	يَا بَاطِنُ
ای توانا بر همه چیز	ای پیش کننده هر کرا خواهد	ای پس کننده هر کرا خواهد بمقتضای خود	ای پیش از همه ذات وجود	ای باقی مانده بعد فنای خلق	ای آشکار از روی قدرت	ای پنهان از نظر خلق
يَا وَالِی	يَا مُتَعَالِی	يَا بَرُّ	يَا تَوَّابُ	يَا مُنْعِمُ	يَا مُنْتَقِمُ	يَا عَفُوُّ
ای مالک با حکمت	ای عالی برتر از صفات خلق	ای بسیار نیکوکار	ای قبول کننده توبه	ای نعمت دهنده	ای مکافات کننده	ای معاف کننده گنهگاران
يَا رَؤُفُ	يَا مَالِكَ الْمُلْكِ	يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ		يَا رَبُّ	يَا مُقْسِطُ	يَا جَامِعُ
ای بسیار رحمت کننده	ای خداوند جهان	ای صاحب بزرگی و	بخشش	ای پروردگار	ای داد دهنده	ای فراهم آرنده پراگنده
يَا غَنِیُّ	يَا مُغْنِی	يَا مُعْطِی	يَا مَانِعُ	يَا ضَارُّ	يَا نَافِعُ	يَا نُورُ
ای بی نیاز از خلق	ای بی نیاز گرداننده	ای عطا دهنده	ای باز دارنده	ای ضرر رساننده	ای نفع رساننده	ای ظاهر و ظاهر کننده دیگران
يَا هَادِی	يَا بَدِيعُ	يَا بَاقِی	يَا وَارِثُ	يَا رَشِيدُ	يَا صَبُورُ	يَا صَادِقُ
ای راه نماینده	ای آفریننده چیزها بی نمود	ای جاودان ماننده	ای ماننده بعد از فنای خلق	ای راه نمای راست تدبیر	ای آنکه تعجیل نمی کند عقوبت عاصیان	ای راست گو

يَا سَتَّارُ يَا مَنْ تَقَدَّسَ عَنِ الْاَشْبَاهِ ذَاتُهٗ وَتَنَزَّهَ عَنْ مُشَابَهَةِ

ای پوشنده عیب | ای آن که پاک است از مانند ذات او و پاک است از تشبیه نظیر

الْاَمْثَالِ صِفَاتُهٗ يَا مَنْ دَلَّتْ عَلٰی وَحْدَانِيَّتِهٖ اٰيَاتُهٗ شَهِدَتْ

دادن صفات او ای آن که می دلالت می کند بر یگانگی او نشانهای او گواهی دهد

بِرُبُوبِيَّتِهٖ مَصْنُوعَاتُهٗ وَاحِدٌ لَا مِنْ قِلَّةٍ وَمَوْجُودٌ لَا مِنْ

بر پروردگار بودن او آفریدهای او یگانه است نه از جهت کمی و پیدا است نه از

عِلَّةٍ يَا مَنْ هُوَ بِالْبِرِّ مَعْرُوفٌ وَبِالْاِحْسَانِ مَوْصُوفٌ

سببے ای آن که او به نیکی مشهور است و به احسان موصوف

مَعْرُوفٌ بِلَا غَايَةٍ وَمَوْصُوفٌ بِلَا نِهَايَةٍ أَوَّلٌ قَدِيمٌ بِلَا

کہ شناختہ شدہ است کہ حد نہ دارد و وصف کردہ شدہ است بے پایان پیش از ہمہ است دیرینہ

ابْتِدَاءٍ وَآخِرٌ كَرِيمٌ بِلَا انْتِهَاءٍ وَغَفَرَ ذُنُوبَ الْمُذْنِبِينَ كَرَمًا وَ

و پس از ہمہ ماندہ است بخشندہ است بے پایان و آمرزندہ است گناہ گنہگاران از بہت کرم و

حِلْمًا يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ حَسْبُنَا

علم اے آن کہ نیست مثل او ہیچ چیز و او است شنوا بینا بسنده است ما را

اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ غُفْرَانَكَ

خدا تعالیٰ و نیکو کار سپرندہ است نیک خداوند و نیک یاری دہندہ بخشش تو خواہم است

رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ يَا دَائِمًا بِلَا فَنَاءٍ وَقَائِمًا بِلَا زَوَالٍ وَمُدَبِّرًا

اے پروردگار ما و بسوئے تست بازگشت ہمہ اے ہمیشہ پائندہ بے زوال و اے ہمیشہ ماندہ بے فنا و اے سازندہ کار ہا بے

بِلَا وَزِيرٍ سَهِّلْ عَلَيْنَا وَعَلَى وَالِدِينَا كُلَّ عَسِيرَةٍ لَا أُحْصِي

کہ محتاج وزیر نہ آسان بر ما و مادران و پدران ما ہر دشواری ما را نمی توانم شمر

ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ

ستائش بر تو تو ئی ہمچنان کہ ثناء گفتہ بر ذات خود غالب است پناہ گیرندہ تو و بزرگ است

ثَنَاؤُكَ وَتَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُكَ وَعَظُمَ شَأْنُكَ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

ثنائے تو و پاک است نام ہائے تو و بزرگ است شان تو و نیست معبود بحق بجز تو

يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ بِقُدْرَتِهِ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ بِعِزَّتِهِ أَلَا إِلَى اللهِ

می کند خدا تعالیٰ آنچہ می خواہد بتوانائی خود و حکم می کند آنچہ می خواہد بغلبہ و قوت آگاہ باشید بسوئے اللہ

تَصِيرُ الْأُمُورُ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ

بازمی گردد همه کاره هرچیز فنا پذیر است مگر ذات او مراورا است حکم و بسوئے او

تُرْجَعُونَ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ حَسْبُنَا

خواهد گشت پس زود باشد کہ کفایت کند ترا خدائتعالی از شر اعداء و اوست شنوا بینا دانا پسنده است

اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ الْمُنْتَهٰى مَنِ

خدائتعالی و کافی شنونده است خدائتعالی هر کسے را کہ دعا کند نیست جز خدائے تعالی نهایت مقاصد هر کہ

اعْتَصَمَ بِاللّٰهِ فَقَدْ نَجٰى سُبْحَانَ مَنْ لَمْ يَزَلْ رَبًّا رَحِيمًا

چنگ زد بخدائے تعالی نجات یافت پاک است آنکه همیشه است پروردگار مهربان

وَلَا يَزَالُ كَرِيمًا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

و همیشه خواهد ماند باوجود کرم نیست معبودے برحق جز خدائتعالی بردبار بزرگوار نیست معبودے برحق جز خدائتعالی

الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْمَنَّانُ

که زنده است و قائم است بذات خود نیست معبودے برحق جز خدائتعالی که بلند و بزرگ است نیست معبودے برحق جز خدائے تعالی که احسان کننده

الْعَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْقُدُّوسُ الْقَدِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاسِعُ

بلند است نیست معبودے برحق جز خدائتعالی که پاک و قدیم است نیست معبودے برحق جز خدائتعالی که فراخ عطا است

الْحَكِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

باحکمت نیست معبودے برحق جز خدائتعالی که بسیار بخشاینده مهربان است نیست معبودے برحق جز خدائتعالی که شنوا است دانا و بینا

سُبْحَانَ اللّٰهِ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

پاک است خدائے تعالی و بابرکت خدائتعالی که پروردگار هفت آسمان است پروردگار عرش بزرگ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

وہمہ ستائش مرخدائے را است کہ پروردگار ہمہ عالم است نیست معبودے برحق جز خداتعالیٰ کہ یکے است نیست شریک

لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِّتْرًا حَيًّا قَيُّوْمًا دَآئِمًا اَبَدًا

اورا خداوند یگانہ ویکتا ذات بے نیاز یگانہ طاق زندہ قائم دارندہ ہمہ جاودان کہ پایان نزاد

لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَ

نگرفت زن ونہ فرزند راونیست او را انبازے در بادشاہی و

لَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ حَسْبُنَا اللّٰهُ

ونیست اورا کارسازے از جہت عجز وتعظیم یادکن اورا یاد کردنی خداتعالیٰ بزرگ است بسندہ است مارا خداتعالیٰ

لِدِيْنِنَا حَسْبُنَا اللّٰهُ لِدُنْيَانَا حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَا اَهَمَّنَا حَسْبُنَا اللّٰهُ

برائے کارہائے دین ما بسندہ است مارا خداتعالیٰ برائے کارہائے دنیاوی بسندہ است مارا خداتعالیٰ برائے آنچہ اندوگین سازد مارا بسندہ است مارا خداتعالیٰ

لِمَنْ بَغٰى عَلَيْنَا حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَنْ حَسَدَنَا حَسْبُنَا اللّٰهُ لِمَنْ

برائے دفع کسے کہ ظلم کند مارا بسندہ است مارا خداتعالیٰ برائے دفع کسے کہ حسد کند مارا بسندہ است مارا خداتعالیٰ کسے کہ

كَادَنَا بِسُوْءٍ حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ الْقَبْرِ

مکر کند مارا بہ بدی بسندہ است مارا خداتعالیٰ وقت مرگ بسندہ است مارا خداتعالیٰ وقت درآمدن در قبر

حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسَآئِلِ حَسْبُنَا اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبُنَا

بسندہ است مارا خداتعالیٰ وقت سوال ہائے قبر بسندہ است مارا خداتعالیٰ نزدیک عبور پل صراط بسندہ است مارا

الست ما اتخذ اللہ فی مترجم جا ہلاً ... شد دو کاه ولایت قرآن علم ... نازل ول ... ہر سبت اور ادوسی ... نازل ... طوفان جہان شرف الدین یحییٰ ... تاول عجز ... بتان بکار ... راست ودل ... ق ... ونعالب

اللهُ عِندَ الحِسَابِ حَسبُنَا اللهُ عِندَ المِيزَانِ حَسبُنَا اللهُ عِندَ الجَنَّةِ

خدا تعالی وقت حساب بسنده است مارا خدا تعالی وقت ترازو بسنده مارا خدا تعالی نزدیک جنة

وَالنَّارِ حَسبُنَا اللهُ عِندَ اللِّقَاءِ حَسبِيَ اللهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ

و دوزخ بسنده است مارا خدا تعالی وقت دیدار بسنده است مارا خدا تعالی آن کہ نیست معبودے برحق جز خدا تعالی

عَلَيهِ تَوَكَّلتُ وَإِلَيهِ أُنِيبُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ سُبحَانَ اللهِ مَا أَعظَمَ اللهَ

بر وے تکیہ کردیم و بسوے او باز میگردیم نیست معبودے برحق جز خدا تعالی پاک است خدا تعالی چہ بزرگ است خدا تعالی

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ سُبحَانَ اللهِ مَا أَحلَمَ اللهَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ سُبحَانَ اللهِ مَا أَكرَمَ اللهَ

نیست معبودے برحق جز خدا تعالی پاک است خدا تعالی چہ بردبار است خدا تعالی نیست معبودے برحق جز خدا تعالی پاک است خدا تعالی چہ جوانمرد است خدا تعالی

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ حَقًّا اَللّٰهُمَّ صَلِّ

نیست معبودے برحق جز خدا تعالی کہ یکے است نیست شریکے مر او را محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرستادہ خدا است برحق الہی رحمت کامل فرست

عَلَىٰ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ

بر محمد ہرگہ کہ یاد کنند او را یاد کنندگان و رحمت بفرست بر محمد ہرگہ غفلت ورزند از

عَن ذِكرِهِ الغَافِلُونَ رَضِينَا بِاللهِ تَعَالَىٰ رَبًّا وَّبِالإِسلَامِ دِينًا

یاد کردن او غافلون راضی شدیم بخدا تعالی بپروردگار بودنش و بہ اسلام بر دین بودنش

وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَّرَسُولًا وَّبِالقُرآنِ إِمَامًا

و بہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بر نبی بودنش و رسول بودنش و بقرآن امام بودنش

وَّبِالكَعبَةِ قِبلَةً وَّالصَّلٰوةِ فَرِيضَةً وَّبِالمُؤمِنِينَ إِخوَانًا وَّ

و بہ کعبہ بر قبلہ بودنش و نماز بر فرض بودنش و بمومنان بر برادر بودنش و

بِالصِّدِّيْقِ وَبِالْفَارُوْقِ وَبِذِى النُّوْرَيْنِ وَبِالْمُرْتَضٰى اَئِمَّةً

و به ابو بکر صدیق رض و بعمر فاروق رض و به عثمان غنی ذی النورین رض و به علی مرتضی رض به امام بودن شان

رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ مَرْحَبًا بِالصَّبَاحِ الْجَدِيْدِ

رضا و خدا تعالی باد بر ایشان همه فراخی عیش باد به پگاه نو

وَبِالْيَوْمِ السَّعِيْدِ وَبِالْمَلَكَيْنِ الْكَاتِبَيْنِ الشَّاهِدَيْنِ الْعَادِلَيْنِ

و بروز نیک و بدو فرشتگان نویسندگان که دو گواه راست اند

حَيَّانَا كَمَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِىْ غُرَّةِ يَوْمِنَا هٰذَا حَتّٰى كَتَبَا فِىْ اَوَّلِ

زنده دارد شما را خداوند تعالی در اول روز ما بنویسند در اول

صَحِيْفَتِنَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاشْهَدَا بِاَنَّا نَشْهَدُ اَنْ

اعمال نامه ما بسم الله الرحمن الرحیم و گواه باشید بدین که گواهی میدهیم که

لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

نیست معبودے بحق جز خدا تعالی تنها است نیست انبازے او را و گواهی میدهیم که محمد صلی الله علیه وسلم بنده اوست

وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ

و فرستاده اوست براه راست و دین حق تا غالب گرداند او را بر همه دین ها ے

كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ عَلٰى هٰذِهِ الشَّهَادَةِ نَحْيٰى وَعَلَيْهَا نَمُوْتُ

اگرچه ناخوش دارند این را مشرکان برین گواهی زنده باشیم و بران میریم

وَعَلَيْهَا نُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ

و بران بر انگیخته شویم اگر خواهد خدا تعالی پناه میگیرم بکلمات خدائے تعالی که کامل اند

كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ

همه از بدی آنچه آفرید بنام خدا که بهترین نامهاء است بنام خدا که پروردگار زمین است

وَرَبِّ السَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ

و پروردگار آسمان بنام خدا که ضرر نمی رساند با نام او چیزے در زمین

وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ

ونہ در آسمان و اوست شنونده دانا جمیع ستائش مر خدا تیرا است که زنده کرد ما را بعد

مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ الْبَعْثُ وَالنُّشُوْرُ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْعِزَّةُ

از آنکه میرانده بود ما را و بسوئے اوست برانگیخته شدن و پراگنده شدن صبح کردیم ما و صبح کرد تمام ملک که ازاں خدا تعالی است و غلبه

وَالْعَظَمَةُ وَالْكِبْرِيَآءُ وَالْجَبَرُوْتُ وَالسُّلْطَانُ وَالْبُرْهَانُ لِلّٰهِ وَالْاٰلَآءُ

و بزرگواری و بزرگی ذات و بزرگی صفات و بادشاهی و حجت مر خدائے راست و نعمتهائے ظاهر

وَالنَّعْمَآءُ لِلّٰهِ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ لِلّٰهِ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

و نعمتهائے باطن ازآن خدا تعالی است و شب و روز ازآن خدا تعالی است و آنچه داخل است در روز و شب ازآن خدائے است که یگانه است غالب بر همه کس

اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا

صبح کردیم ما بر آفرینش اسلام و بر کلمه اخلاص و بر دین پیغمبر خود

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا

که محمد صلی الله علیه وسلم است رحمت کامله فرستد خدا بر وے و سلام و بر روش پدر خود که ابراهیم علیه السلام است از یک جهت مائل بود بر حق و نبود

كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَاَنْبِيَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَحَمَلَةِ عَرْشِهٖ

از مشرکان درود باے خدا و فرشتگان او و پیغمبران و فرستادگان و بردارندگان عرش او

وَجَمِيعِ خَلْقِهٖ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ

و جمیع مخلوقات او بر مهتر ما محمد و بر آل او و یاران او بر وے و برایشان

اَلسَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

سلام و رحمت خدا و برکات او رحمت و سلام برتو باد اے

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ

رسول خدا رحمت و سلام برتو باد اے محبوب خدا رحمت خدا

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْلَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

و سلام برتو باد اے دوست خدا رحمت خدا و سلام برتو باد اے

نَبِيَّ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ

نبی خدا رحمت خدا و سلام برتو باد اے برگزیده خدا رحمت خدا

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

و سلام برتو باد اے بهترین خلق خدا رحمت خدا و سلام

عَلَيْكَ يَا مَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

برتو باد اے آنکه برگزیده اورا خدا رحمت خدا و سلام برتو باد

يَا مَنْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

اے آنکه باعظمت گردانیده است اورا خدا رحمت خدا و سلام برتو باد اے آنکه

مَنْ زَيَّنَهُ اللّٰهُ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

آراسته است اورا خدایتعالی رحمت خدا و سلام برتو باد اے

مَنْ شَرَّفَهُ اللّٰهُ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ

آنکه شرف داده است اورا خدایتعالی رحمت خدا و سلام برتو باد اے آنکه

كَرَّمَهُ اللّٰهُ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ عَظَّمَهُ

بزرگ کردہ است اورا خدا تعالیٰ رحمت خدا و سلام برتو باد اے آنکہ عظمت گردانیدہ است

اللّٰهُ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ اَلصَّلٰوةُ

او را خدا تعالیٰ رحمت خدا و سلام برتو باد اے مہتر رسولان رحمت خدا

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِمَامَ الْمُتَّقِيْنَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

و سلام برتو باد اے پیشوائے پرہیزگاران رحمت خدا و سلام

عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ

برتو باد اے ختم پیغمبران رحمت خدا و سلام برتو باد

يَا شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

اے شفاعت کنندہ گنہگاران رحمت خدا و سلام برتو باد اے

رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ

فرستادہ پروردگار ہمہ عالم درود ہائے خدا و فرشتگان او و

اَنْبِيَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ وَحَمَلَةِ عَرْشِهٖ وَجَمِيْعِ خَلْقِهٖ

پیغمبران او و فرستادگان او و بردارندگان عرش او و ہمہ مخلوقات

عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ عَلَيْهِ وَ

بر مہتر ما محمد و آل محمد و یاران او بر وے و

عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ

بر ایشان سلام و رحمت خدا و برکات ہائے او الہٰی

صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَوَّلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى

رحم کن بر مہتر ما محمد در پیشین و رحمت کن بر

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مہتر ما محمد در پیشینیان و رحمت کن بر مہتر ما

مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَصَلِّ
محمد در گروہ برترین تا روز قیامت و رحمت

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ وَّحِیْنٍ وَصَلِّ
کن بر مہتر ما محمد در ہر وقت و زمان و رحمت کن

عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی مَلٰٓئِکَتِکَ
بر تمامی پیغمبران و رسولان و بر فرشتگان خود

الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ وَعَلٰی
کہ مقرب بارگاہ تو اند و بر بندگان خود نیکو کاران و بر

اَهْلِ طَاعَتِکَ اَجْمَعِیْنَ وَارْحَمْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِکَ
فرمان برداران خود ہمہ و رحمت کن برما باایشان برحمت خود

یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
اے مہربان مہربانان

تمام شُد اَوراد فتحیّہ مُترجم

نَاشِر

کتب خانہ علویہ رضویہ مسجد نوری حنفیہ ڈجکوٹ روڈ لائل پور